گیتا

ہندوستانی نظم میں

مترجمہ

ستیہ پرکاش مہتاب پسروری

مصنف "بقعۂ نور"

پبلشرز
نوینتم پرکاشن ۱/۱۵۷ شنکر بھون دہلی شاہدرہ 32

قیمت دو روپے پچاس پیسے

(دلی پرنٹنگ ورکس دہلی)

دُو لفظ

آج ایک طویل مدّت کے بعد شری ستیہ پرکاش مہتاب پسرُورِی کا۔ خونِ جگر سے سینچا ہوا بوٹا قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مجھے اس بات کا فخر ہے کہ ہمارے ادارے سے شائع کردہ تمام کتابوں میں اپنی وضع کی۔ یہ پہلی اور آخری کتاب ہے۔ گیتا کو ایک بحر اور عام فہم ہندوستانی زبان میں نظم کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ جناب مہتاب پسرورِی نے ایسا جدید اور اچھوتا اندازِ بیان اختیار کیا ہے۔ جسے بھلانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ کن الفاظ میں مہتاب صاحب کا شکریہ ادا کروں ؎

قلم کو جھک کے چوم لے او آسماں
بنے عوام کی زباں مری زباں

اس کتاب کا قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنا ہی تعبیرِ خواب اور تکمیلِ آرزو ہے

پبلشر اینڈ پروپرائٹر ۔ ایس۔ پی۔ نشتر شاہدردی

ستیہ پرکاش مہتاب پسرُوری

مکان ۳۱۲ محلہ ڈونگر۔ دہلی شاہدرہ

اظہارِ رائے

بھگوت گیتا کے فلسفۂ عظیم کے منظوم ترجمے اُردو میں بیشتر اصحاب کی طرف سے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ میں نے حال ہی شری ستیہ پرکاش مہتاب پسرُوری کا وہ قلمی مسودہ بھی دیکھا ہے جس میں اِس متبرک کتاب کا منظوم ترجمہ اس پابندی کیساتھ ہے کہ کسی شعر میں فارسی عطف و اضافت نہ آنے پائے اِس قسم کی پابندی اختیار کرنے سے مہتاب صاحب کی محنت اور بھی قابلِ داد ہو جاتی ہے۔ دوسری پابندی اِس میں یہ ہے کہ دو دو اشلوک کا ترجمہ مسدس کی شکل میں کیا جائے۔ یعنی صرف تین اشعار ہیں تیسری پابندی یہ ہے کہ زبان میں فارسیت نہ ہو۔ یعنی وہ بہت سلیس۔ بہت سادہ اور ہندوستانی زبان کے رنگ میں ہو۔ مہتاب صاحب اِن پابندیوں کے باوجود اپنی کوشش میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ اِسمیں شک نہیں کہ اُنکی محنت اِن صفات کی وجہ سے بہت کچھ قابلِ ستائش ہے۔ بحر بھی مترنم ہے۔ اگرچہ لمبی بحر ہے مگر اشعار میں روانی پیدا کرنے کی کوشش سے بحر کی طوالت بھی خوشگوار ہو گئی ہے۔ میں مہتاب صاحب کو اس محنت اور اس کوشش کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اِس کے پڑھنے والے بھی میرے اظہارِ رائے کی تائید کریں گے۔

جوشؔ ملسیانی

نکودر

میں نے شری ستیہ پرکاش مہتاب کا ترجمہ بھگوت گیتا کہیں کہیں سے دیکھا۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے زیادہ مطالعہ تو نہیں کر سکا لیکن جسقدر بھی نظر سے گزرا اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہتاب صاحب نے بہت کاوش سے کام لیا ہے اُردو نظم میں اضافت کے بغیر کام چلانا سخت مشکل ہے۔ اِس میں وہ کامیاب ہوئے ہیں اور ترجمہ کی یہ خوبی اُن پڑھنے والوں سے جو فارسی سے ناآشنا ہیں۔ دادو تحسین حاصل کرے گی۔

تلوک چند محروم

ہندوستانی ادب میں معقول اضافہ

اُردو میں بھگوت گیتا کے جسقدر نثری اور شعری ترجمے ہوئے ہیں شاید ہی کسی اور مقدّس کتاب کے ہوئے ہوں۔ تقریباً ہر سال ایک نہ ایک قابل قدر اضافہ اِن تراجم میں ہوتا ہے۔ میری نظر سے تمام ترجمے تو نہیں بیشتر تراجم گزرے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ گیتا کے منظوم تراجم میں ایک اور حسین اضافہ ہُوا ہے۔ میرے عزیز دوست اور خیام الہند حضرت حیدؔر دہلوی کے قابل شاگرد ستیہ پرکاش مہتاب پسروری نے بھی اِس دشوار گذار کوچے میں قدم رکھنے کی ہمت کی ہے۔ اِن کا ترجمہ مسدس میں ہے۔ مسدّس کی صنف میں لکھنؤ کے مشہور مسٹر جسٹس شنکر دیال مرحوم (سیشن جج) نے بھی گیتا کا ترجمہ کیا تھا لیکن فنی اعتبار سے وہ ترجمہ زیادہ کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ مہتاب صاحب نے اپنا ترجمہ خاص پابندی کے ساتھ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے اِن کا کام اور بھی مشکل ہو گیا۔ اوّل تو انہوں نے ہندی الفاظ کا استعمال دانستہ روا رکھا ہے۔ دوسرے یہ کہ اِنکا ترجمہ بغیر فارسی عطف و اضافت ہے۔ اِس قسم کی پابندیوں سے بعض مرتبہ کیفیت کے فقدان کا اندیشہ رہتا ہے لیکن مہتاب صاحب کے ترجمے میں روانی کے ساتھ ساتھ کیفیت بھی پائی جاتی ہے۔

مہتاب صاحب کی یہ کوشش خاص طور پر اِس دور میں قابلِ تعریف ہے۔ جب کہ یہ خیال روز بروز زیادہ سے زیادہ زور پکڑتا جا رہا ہے کہ ہماری

ادبی زبان سہل سے سہل ہونا چاہیئے۔ دوسرے الفاظ میں وہ زبان استعمال ہونا چاہیئے جسے بقول مہاتما گاندھی ہندوستانی کہتے ہیں۔ بڑی احتیاط کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مہتاب صاحب کا ترجمہ خالص ہندوستانی زبان میں ہے۔

اسلوب نگارش ہر شخص کا جدا ہوتا ہے۔ میرے ترجمے کی زبان اگرچہ حتی الوسع سریع الفہم ہے لیکن اس میں فارسیت کا عنصر غالب ہے۔ مہتاب صاحب کے ترجمے میں نہ فارسیت غالب ہے نہ سنسکرت۔ اسلئے عامتہ الناس کے لئے اس کا مطالعہ زیادہ مفید ہوگا۔

میں ان کے مزاج سے آشنا ہوں وہ مخلص قسم کے انسان ہیں اور جو چیز ایک مخلص انسان کی کاوش کا نتیجہ ہوگی وہ خاص وعام میں لازمی طور پر مقبول ہوگی۔

امید ہے کہ مہتاب صاحب کا یہ ترجمہ بھی ہندوستانی ادب میں ایک معقول اضافہ قرار دیا جائے گا۔

بشیشور پرشاد منوّر لکھنوی

ہندوستانی نظم میں گیتا

ہندو اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق گیتا کو مقدّس ویدوں کے برابر درجہ دیتے ہیں اس لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ گیتا کا اردو میں ترجمہ نہ ہوتا۔ چنانچہ اُردو میں گیتا کے سینکڑوں ترجمے موجود ہیں جن میں کچھ منظوم ہیں اور ان کے مترجم بھی اُردو کے مشہور اور مستند شاعر مانے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ترجمہ خواجہ دل محمد کا کیا ہوا ہے اور وہ کافی مقبول ہے۔ اور اس میں ایک دوسرا ترجمہ شری بشیشر پرشاد منور لکھنوی کا ہے۔ منور صاحب مشہور اور بزرگ شاعر ہے مگر اُن کا ترجمہ اس قدر فارسی آمیز ہے کہ عام آدمی کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

اب ایک نیا ترجمہ ہمارے دوست ستیہ پرکاش مہتاب لسپروری نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کی پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ انہوں نے نہایت سلیس اور سادہ زبان استعمال کی ہے۔ اور اضافتوں کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہندی اور سنسکرت کے مروّج الفاظ کا استعمال نہایت موزوں اور برمحل کیا ہے۔ اس ترجمے کی دوسری خصوصیت اختصار ہے۔ اس میں نہ کوئی لفظ زائد ہے اور نہ اصل میں سے کچھ چھوٹنے پایا ہے۔

اس ترجمے کی تیسری خوبی یہ ہے کہ انہوں نے شروع سے آخر تک

صرف ایک ہی بحر استعمال کی ہے اور یہ بحر ایسی ہے کہ اسے گایا جاسکتا ہے اور اِس میں تمام نام موزوں ہو گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جن لوگوں کی اُردو زبان کی استعداد کم ہے۔ اِس ترجمے سے وہ بھی محظوظ اور فیضیاب ہو سکیں گے۔

اِن خوبیوں کے علاوہ مہتاب صاحب نے ادبی معیار بھی قائم رکھا ہے۔ جو لوگ شعر اور زبان کی نزاکتوں کو سمجھتے ہیں۔ وہ بھی مہتاب صاحب کی اِس کاوش کی بے ساختہ داد دیں گے۔

ہمیں امید ہے کہ اُن کے اِس ترجمہ کو اُردو ادب میں ایک مناسب مقام حاصل ہوگا۔ اور لوگ اِسے شوق و ذوق سے پڑھیں گے۔

ہنس راج رہبر

نوین شاہدرہ دہلی ۳۲

گیتا

ہندی اور اُردو میں گیتا کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں لیکن دیکھا یہی گیا ہے
ہندی میں لکھنے والوں نے ہندی اور سنسکرت کے۔ اُردو میں لکھنے والوں نے فارسی
اور عربی کے مشکل لفظوں کا استعمال کیا ہے۔ عام لوگوں کا تو کہنا ہی کیا۔ اچھے خاصے
پڑھے لکھے بھی اُن لفظوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ مجھے ایک مدت سے یہ بات کھٹک رہی
تھی لیکن کیا کرتا؟ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ بنی تھی کہ مجھے پتا جی
کے کریا کرم کیلئے پیہوہ (کوروکشتر) جانا پڑا وہاں بھگوان کرشن کے درشنوں کے
بعد نہ جانے دل پر کیا روحانی اثر ہوا کہ میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ پوجیہ پتا جی
کی یاد میں ہندوستانی زبان میں گیتا نظم کروں گا۔ اُس پرم پتا پرماتما کا
لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج میں اپنا عہد پورا کر رہا ہوں اس مہابھارت کے بارے
میں یوں کہا جاتا ہے کہ پانچ ہزار سال پہلے ہستناپور (دہلی کا پرانا نام) میں چندربنسی
خاندان کا بہادر راجپوت راجہ شانتنو راج کرتا تھا۔ اس کا ایک ہی لڑکا دیوورت
تھا جب وہ چار سال کا ہوا تو اسکی ماں گنگا کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ دیوورت نے ایک اچھے
دھارمک آشرم میں تعلیم پائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عقل، سچائی، ہمدردی، بہادری
اور ارادے کی مضبوطی اُس شیر کی رگوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اُن کا بھی
قول تھا "پران جائیں پر بچن نہ جائیں" کہتے ہیں کہ ایک دن راجہ شانتنو نے دریائے
جمنا کے کنارے ایک خوبصورت لڑکی ستیہ وتی کو دیکھا تو اس پر فریفتہ ہو گئے۔ اور
اس کے باپ ملاح سے شادی کیلئے کہا۔ ملاح نے جواب دیا کہ اگر ستیہ وتی کی اولاد راج
کی مالک ہو سکتی ہے تو مجھے کوئی انکار نہیں لیکن راجہ شانتنو اس بات پر راضی نہ ہوا جب

دیوورت کو معلوم ہوا تو اُس نے خود جا کر ملاح کے سامنے پرتگیا کی کہ میں تمام عمر شادی نہیں کرونگا اور نہ ہی باپ کے راج میں سے کوئی حصہ لونگا۔ بلکہ ماتا کیطرح ستیہ وتی جی کی عمر بھر سیوا کرونگا راجہ شانتنو کی شادی ستیہ وتی سے ہو گئی۔ لیکن پر جانے بیٹے کا باپ کیلئے یہ بلیدان دیکھکر بجائے دیوورت کے بھیشم کہنا شروع کر دیا۔ جو بعد میں بھیشم پتامہ کہلائے۔

ستیہ وتی سے دو لڑکے چترویریہ اور چترانگد ہوئے۔ ان کی شادی کاشی کے راجہ کی لڑکیوں امبکا اور امبالکا سے ہوئی کہتے ہیں کہ بچترویریہ کی دق میں موت ہو گئی اور چترانگد ایک یدھ میں مارا گیا۔ تب ستیہ وتی نے بھیشم پتامہ سے شادی کیلئے ضد کی بھیشم پتامہ نے کہا کہ دنیا بدل سکتی ہے لیکن بھیشم کی پرتگیا نہیں بدلے گی۔ جیسا کہ بزرگوں سے سنا جاتا ہے مہرشی دیاس جی کے آشیرباد سے رانی امبکا سے دھرت راشٹر اور امبالکا سے پانڈو پیدا ہوئے چونکہ دھرتراشٹر جنم کے اندھے تھے اسلئے راج کا کام پانڈو کے ہاتھ میں تھا۔ پانڈو کی پہلی بیوی کنتی سے یدھشٹر، بھیم، ارجن اور دوسری بیوی مادری سے نکل اور سہدیو پیدا ہوئے۔ یہ پانچوں پانڈوں کہلاتے تھے دھرتراشٹر کی بیوی گاندھاری سے ۱۰۱ لڑکے ہوئے ان میں دریودھن سب سے بڑا تھا یہ کوروں کہلاتے تھے۔ ارجن کی پہلی بیوی کا نام دروپدی تھا۔ جو راجہ دروپد کی لڑکی تھی دوسری کا نام سوبھدرا تھا جو بھگوان کرشن کی بہن تھی۔ مختصر یہ کہ دریودھن نے پانڈوں کا جوئے میں سب کچھ جیت لیا اور انہیں ۱۳ برس بنباس کاٹنے کے بعد بھی اُنکا حصہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں ایک انچ بھی زمین دینے کو تیار نہیں بھگوان کرشن اور دوسرے بزرگوں نے بہت سمجھایا لیکن ضدی دریودھن نے کسی کی ایک نہ مانی آخر نوبت لڑائی تک آ گئی جب دونوں فوجیں لڑنے کو تیار ہو گئیں تو ارجن نے بھگوان کرشن سے کہا کہ آپ رتھ کو اُس جگہ کھڑا کر دیں جہاں سے لڑنے سے پہلے سب بہادروں کو ایک بار دیکھ لوں بھگوان کرشن نے رتھ جیوتی سر (جو کوروکشیتر سے چار میل ہے) کے مقام پر کھڑا کیا ارجن نے جب تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو کھڑا دیکھا تو اس کے من میں موہ کا سمندر لہریں مارنے لگا اُس نے اپنے شستر پھینک دیئے۔

گیتا کا اُپدیش!

پھر سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن چندر جی مہاراج نے ارجن کو وراٹ روپ دکھاتے ہوئے مکتی کا اُپدیش دیا۔ جس میں انسان کے فرائض ایشور کو پانے کے تین راستے۔ (۱) کرم یوگ (۲) بھگتی یوگ (۳) گیان یوگ بتائے جسے سن کر ارجن نے اس مہایدھ میں حصہ لیا اور فتح پائی مہرشی ویدویاس جی نے گیتا کو تمام شاستروں سے اُتم کہا ہے۔ کیونکہ یہ بھگوان کرشن کی پوتر بانی ہے گائتری کا جاپ کرنے والوں کو تو صرف مکتی ہی ملتی ہے۔ مگر گیتا کے جاپ سے تو اُس کی آتما بھگوان میں سما جاتی ہے۔ اور وہ آواگون کے چکروں سے چھوٹ جاتا ہے۔

ہندی اور اُردو کے لفظوں کا استعمال

اس کتاب میں جن ہندی لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے اُن کا تلفظ بھی وہی لیا گیا جو اُردو یا ہندوستانی میں ہے۔ مثال کے طور پر جنم کا ہندی میں نون ساکن ہے۔ لیکن اُردو اور ہندوستانی میں متحرک ہے۔ اسی طرح دہرم کو چار حرفی لیا گیا ہے۔ کیونکہ ہندوستانی میں اسی طرح بھیشم کا نقیس "اُردو زبان میں متحرک ہے۔ اِس قسم کے اور بھی بے شمار لفظوں

کا وہی تلفظ ہے جس طرح اُردو یا ہندوستانی میں بولتے ہیں۔ میں نے سات سو صدابہار پھولوں کے گلدستے کو سیدھی سادھی ہندوستانی زبان میں پیش کیا ہے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اُردو ادب میں یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے میں ہندی کے لکھنے والوں سے بھی التجا کرتا ہوں کہ اس قسم کی کتابیں لکھکر ہندوستانی ادب کی خدمت کریں لیکن ایسا وہی کر سکتے ہیں جو ہندی اور اُردو کے جھگڑوں سے دُور ہو کر اپنے آپ کو اس رنگ میں کھو دیں۔

نوٹ:۔ کوئی صاحب اس تمام کتاب یا اس کا کوئی جزو مترجم کی اجازت کے بغیر چھاپنے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ قانونی طور پر نقصان کے ذمے دار ہوں گے۔

ستیہ پرکاش مہتاب پسروری

مکان نمبر ۱۲/۲ محلہ ڈونگر

دہلی شاہدرہ

بار اول ۱۰۰۰

اپریل ۱۹۴۴ء

राष्ट्र कवि का आशीर्वाद

श्री भगवद् गीता का अपना किया अनुवाद श्री सत्य प्रकाश जी मेहताब ने मुझे थोड़ा सा सुनाया। यह उर्दू में होने पर भी सरल है। इस के लिए उन की प्रशंसा होनी चाहिये। आशा है, यह रचना प्रचार प्राप्त करेगी।

मैथिली शरण गुप्त
(राष्ट्र कवि)

दो शब्द

श्री भगवत् गीता के बहुत से अनुवाद दुनिया की भिन्न- भिन्न
भाषाओं में हो चुके हैं, फिर भी वह ग्रन्थ इतना महत्वपूर्ण है
और असंख्य आदमियों को उस से प्रेरणा बराबर मिलती रहती
है कि उस के नये नये तर्जुमे हमारे देखने में आते हैं। हिन्दी और
उर्दू में उस के कई अनुवाद मौजूद हैं। बन्धुवर सत्य प्रकाश मेहताब
पसरूरी ने फिर क्यों एक नया उर्दू तर्जुमा करने का इरादा किया,
इसकी एक कहानी है। बात यह हुई कि पिछली २४ सितम्बर,
सन् १९६१ को उन के पूज्य पिता जी का स्वर्गवास हो गया
और उस समय उन्हों ने यह प्रतिज्ञा की कि उन के श्राद्ध के रूप
में वे गीता का एक नया अनुवाद सीधी सादी ज़बान में तैयार
करेंगे। उर्दू के दो एक तर्जुमें हमारे देखने में आए हैं पर उन
का समझना हमारे लिये बहुत मुश्किल साबित हुआ। उन में ऐसे
कठोर शब्दों का व्यवहार किया गया था कि उन का अर्थ जानने
के लिये डिक्शनरी की ज़रूरत पड़ती थी और मेरे जैसे कम उर्दू
जानने वाले के लिये उस में कुछ भी रस लेना मुश्किल था। श्री सत्यप्र-
काश जी का तर्जुमा उन से भिन्न है। उस में सरल संस्कृत शब्दों
को, जिनका इस्तेमाल हिन्दी में भी होता है, ज्यों का त्यों ले लिया
गया है, जिस से हिन्दी वालों के लिये भी उन की कविता आसान
बन गई है। मैंने अपनी रुचि के कितने ही श्लोकों के अनुवाद
स्वयं अनुवादक के मुख से सुने और उन से मैं प्रभावित हुआ।

अनुवादक महोदय ने छंद ऐसा चुना है जिस में विस्तार से अपनी बात आ सकती है और तोड़ मरोड़ की ज़रूरत नहीं पड़ती। हिन्दी में जो समश्लोकी अनुवाद हुए हैं, उन में जान नहीं पड़ सकी। यह उर्दू अनुवाद इस दृष्टि से भी महत्व पूर्ण है कि इस में विद्वत्ता के प्रदर्शित करने के लिये प्रयत्न नहीं किया गया और इस बात का ख़याल रखा गया है कि जो चीज़ लिखी जाय, उसे पाठक समझ भी लें। भाषा में प्रवाह है और अनुवादक विषय से बाहर नहीं गये हैं, शब्दों का प्रयोग भी ठीक ठीक हुआ है।

बन्धुवर श्री हंस राज जी रहबर का मैं कृतज्ञ हूं कि उन की कृपा से सत्यप्रकाश जी के दर्शन करने का सौभाग्य मुझे प्राप्त हुआ। उन का जन्म ११ सितम्बर, १९१५ को हुआ था और उन्हों ने उर्दू की अदीबे आलम नामक परीक्षा पास की थी। सन् १९३३ से वे मज़मून लिखते रहे हैं और उन के आलोचना सम्बन्धी निबन्ध काफी जानदार बन पड़े हैं। उन की सब से पहली उर्दू किताब बुक़्क़ाए नूर सन् १९३८ में छपी थी। आजकल वे रेलवे एकाउण्ट आफ़िस में मुलाज़िम हैं और अपना बचा हुआ वक़्त साहित्य सेवा में लगाते हैं। स्वर्गीय पिताजी के श्राद्ध के लिये किया हुआ उन का यह प्रयत्न निस्सन्देह प्रशंसनीय है।

हिन्दी उर्दू का कोई झगड़ा नहीं, क्योंकि उर्दू भारतवर्ष की ही ज़बान है और हिन्दी की एक शैली। आम फ़हम उर्दू सरल हिन्दी की तरह हमेशा ज़िन्दा रहेगी और बराबर साधारण जनता तक वह पहुंच सकेगी।

उर्दू किसी सम्प्रदाय विशेष की भाषा नहीं, अनेक हिन्दुओं ने उस में कमाल हासिल किया था। महाकवि चकबस्त के दर्शन करने का सौभाग्य हमें प्राप्त हुआ था। जबकि कविवर रत्नाकर जी और पं० पद्मसिंह शर्मा जी के साथ हम उन के लखनऊ के निवास स्थान पर गए थे। हमारे लिये तो वह एक तीर्थ यात्रा ही थी। यह बड़े दुर्भाग्य और लज्जा की बात है कि उर्दू को विधिवत् अध्ययन करने का अवसर हमें नहीं मिला पर अब हम ने निश्चय किया है कि श्री सत्य प्रकाश जी के साथ दिल्ली के उर्दू लेखकों और कवियों की सेवा में हम उपस्थित होंगे अपने अज्ञान की कमी को कुछ अंशों में पूरा करेंगे। खेद इसी बात का है कि दिल्ली में दस बरस रहने के बाद हमें अनुवादक महोदय के निकट सम्पर्क में आने का मौक़ा मिला है। उन के किये हुए उर्दू अनुवाद का ख़ूब प्रचार हो, यही हमारी कामना है।

९९ नार्थ ऐवेन्यू,
नई दिल्ली — बनारसीदास चतुर्वेदी

اوم تت ست

پہلا ادھیائے

ارجن کا موہ

شلوک ۴۷

سارتھی سنجے سے یہ اِک روز راجہ نے کہا
میرے بیٹوں اور پانڈوں نے وہاں جا کر

شُدھ بھومی کُرکشیتر میں کہو کیا کیا ہوا؟
جنگ کے بارے میں آخر کیا ہے فیصلہ؟

بات جب راجہ کی سُن لی پھر یہ سنجے نے کہا
میں سُناتا ہوں لڑائی کا تمہیں سب ماجرا ۱

فوج پر پانڈوں کی دریودھن نے ڈالی اِک نظر
ایک دم گھبرا گیا اِتنا پڑا اُس پر اثر

اِک سے اِک بڑھ کر بہادر اور دلاور دیکھ کر
موت مُنہ کھولے کھڑی تھی دیکھتا تھا وہ جدھر

پھر درونا چاریہ سے اِس طرح کہنے لگا
دشمنوں کی فوج کِتنی ہے گورو جی دیکھنا ۲

۱ سنجے۔ مہرشی وید ویاس جی کے چیلے اور راجہ دھرتراشٹر کے سارتھی تھے ویاس جی نے دھرتراشٹر سے جو اندھے تھے کہا کہ اگر آپ جنگ کو خود دیکھنا چاہیں تو میں آپ کو ایسی آنکھیں دے سکتا ہوں جن سے آپ سب کچھ دیکھ سکیں گے لیکن راجہ دھرتراشٹر نے کہا میں اپنے خاندان کی تباہی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھنا چاہتا اس کے بعد سنجے کو دبیہ آنکھیں دیں۔ وہ تمام حالات سُنا رہا ہے۔ ۲ گورو درونا چاریہ۔ مہرشی بھاردواج کے لڑکے تھے۔ جو راج گورو ہونے کے علاوہ یُدھ ودیا میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔

باگ سینا کی سنبھالے ہیں دُھشٹ دمن جی آرہے آپ سے لڑنے کو آئے سیکھ کر ڈھنگ آپ سے	یہ درُوپد کے ہیں بیٹے اور چیلے آپ کے آپ نے سب کچھ کیا تھا کیا اِسی دن کیلئے	
	یوں نڈر ہو کر وہ لڑنے کے لئے آئے ہیں کیوں جنگ کے میدان پر وہ اِس طرح چھائے ہیں کیوں	۳
کِسقدر پانڈوں کا لشکر جنگ کو ہے بیقرار اور دھنش دھاری ہزاروں ہیں قطار اندر قطار	بھیم اور ارجن سے یودھا بھی ہیں اِسمیں بیشمار ساتکی یُیُتو۔ درُوپد اور پردُجت رشتے دار	
	ہیں بِراٹ اور شیو سے یودھا درُوپدی کے پانچ لال اِک سبھدرا کا بھی بیٹا ہے بہادر بے مِثال	۴، ۵، ۶
اب گورو جی آپ سنئے اپنے لشکر کا بھی حال سب سے پہلے آپ ہیں سردار میرے بیمثال	تاکہ ہوں معلوم اپنی فوج کے بھی باکمال، کرن بھیشم اور کرپا چاریہ من کے دشال	
	اشوتھاماں[۲] راجہ کانشی۔ سُشروا۔ بکرن سے دلیر موت کو بھی جیتنے والے ہیں یہ بھارت کے شیر	۷، ۸

۱ یعنی دھرشٹ دُمن راجہ درُوپد کے لڑکے تھے کہتے ہیں کبھی راجہ درُوپد اور گورو درونا چاریہ جی کی بہت دوستی تھی لیکن درُوپد جی نے اُن کا اپمان کیا گورو جی نے راجہ کو لڑائی میں نیچا دکھایا۔ راجہ نے بدلہ لینے کی خاطر تپ کیا۔ اِیشور نے دمن جی کو بدلہ لینے کے لئے درُوپد کے گھر پیدا کیا۔ دریودھن نے وہ سب پُرانے واقعات یاد دلائے ہیں۔

۲ اشوتھاماں۔ گورو درونا چاریہ کے بیٹے۔

ہیں بہادر اور بھی لشکر میں اپنے بے حساب
وہ بہادر اور دلاور ہر طرح ہیں کامیاب
لڑنے اور تسستر چلانے میں نہیں اُنکا جواب
اُن کے ہاتھوں میں لڑائی کا ہے سارا انقلاب

سب نے دِل میں آج مرنے مارنے کی ٹھان لی
آگئی ہے کوروؤں کے آزمائش کی گھڑی
9

جانتا ہوں فوج کا بھیشم سپہ سالار ہے
وہ بہادر اور دلاور اپنا رشتے دار ہے
مانتا ہوں یہ بھی دِل سے یُدھ کو تیار ہے
پھر بھی دھڑکن سی نہ جانے دِل میں کیوں ہر بار ہے

فوج پانڈؤں کی سنبھالی ہے بہادر بھیم نے
آج کتنے بڑھ گئے ہیں پانڈؤں دل کے حوصلے
10

کِس لیئے دل ہے پریشاں اور گھبرایا ہوا؟
آپ ہی پر ہے بھروسہ آپ ہی کا آسرا
ہم کو اوّل سے ہے آخر تک سہارا آپ کا
آپ کے سائے میں ہم کو یُدھ ہے یہ جیتنا

چاہیئے مل کر سہارا جنگ میں بھیشم کو دیں
دیکھنا دشمن کہیں مل کر نہ اُن کو گھیر لیں
11

دیکھ کر بھیشم نے دریودھن کے یہ سب وسوسے
جنگ کا میدان گونجا زلزلے آنے لگے
سنکھ کو اپنے بجایا اُس بہادر شیر نے
اِس بھیانک جنگ سے تھے دیوتا بھی کانپتے

کانپتی تھی یُدھ بھومی کانپتا تھا آسماں
زندگی خود موت کو آواز دیتی تھی وہاں
۱۲، ۱۳

؎ بھیشم پتامہ۔ کوروؤں اور پانڈوؤں کے دادا کے بھائی

دیکھئے پانڈوں کے لشکر کو گورو جی دیکھئے ہیں سفید اُس رتھ کے گھوڑے چست اور کومل بڑے	دیوتا سے رتھ پر گھوڑوں کے وہ مادھو آگئے بج رہے ہیں سنکھ باجے چاروں جانب زور سے	
	جسطرح سینا میں دیکھو ویرتا کا جوش ہے مارنے مرنے کی دُھن ہے کس کو اپنا ہوش ہے	۱۴
پنج جن نامی بجایا سنکھ اپنا کرشن نے ، بھیشم نے بھی سنکھ پونڈر کو بجایا زور سے	دیودت ارجن بجاتے ہیں گورو جی دیکھئے اور یدھشٹر بھی بجاتے سنکھ کو ہیں آ رہے	
	لو نکل سہدیو کے بھی سنکھ نے آواز دی یہ لڑائی بن گئی ہے زندگی اور موت کی	۱۵، ۱۶
دیکھئے گا وہ شکھنڈی اور دُمن جی آگئے دروپدی کے پانچ بیٹے بھی کھڑے ہیں سامنے	وہ براٹ آتے ہیں اپنا سنکھ ہاتھوں میں لئے اور سبھدرا کا دلاور شیر بھی ہے دیکھئے	
	سنکھ پر ہیں سنکھ اپنا سب بجاتے جا رہے کوروں کی سمت ہیں بے خوف بڑھتے آ رہے	۱۷، ۱۸

۱۔ مادھو۔ کرشن بھگوان کا نام کیونکہ آپ نے مدھو نامک راکشس کو مارا تھا۔

۲۔ ارجن نے کھانڈو بن کو جلا کر جب اگن دیو کو خوش کیا تو انہوں نے اس خوشی میں ارجن کو سفید گھوڑوں والا رتھ دیا تھا۔

۳۔ پنج جن جب بھگوان نے پنج جن نامی راکشس کو سمندر میں مارا تو اس کے پیٹ میں سے ایک سنکھ نکلا اُس کا یہ نام ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ اُس کی ہڈیوں سے بنایا گیا تھا۔

۴۔ دیودت۔ دیوتاؤں کا دیا ہوا کہتے ہیں کہ یہ سنکھ ارجن کو دیوتاؤں نے خوش ہو کر دیا تھا۔

۵۔ بغیر مونچھ والا۔ کہتے ہیں کہ پچھلے جنم میں یہ پنجاب کے راجہ کی لڑکی تھی۔ بھیشم پتامہ نے ان کا اپمان کیا تھا اُس دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے پھر راجہ دروپد کے گھر جنم لیا۔ چونکہ انکے مونچھیں نہیں تھیں اس لئے بھیشم پتامہ نے ان پر وار نہیں کیا!

سنکھ پانڈوں کے ہیں بجتے دیکھئے کس زور سے
آسماں ہلنے لگا باجوں کے اس دم گھور سے

گونجتا ہے جنگ کا میدان چاروں اور سے
کانپتی ہے یُدھ بھومی اس بھیانک شور سے

جسترت اُٹھتی ہیں آنکھیں موت کا ساماں ہے
جنگ کا میدان کیا ہے؟ موت کا طوفان ہے
١٩

آ کے ارجن نے جو رن بھومی کا دیکھا یہ سماں
اپنے تیروں کو سنبھالا اور کھینچی پھر کماں

تُل گئے سب ہیں جنگ پر کوروں کے سارے نوجواں
پھر مدھوسودن سے ارجن نے کہا اتنا وہاں

جنگ کے میدان میں چھایا ہے اک اندھیر سا
کوئی اندازہ نہیں ہے دشمنوں کی فوج کا
٢٠

آپ رتھ کو اُس جگہ میدان میں کر دیں کھڑا
ہے دلاور کونسا اور اُن میں یودھا کون سا؟

دیکھ لوں کوروں کے لشکر کو جہاں سے میں ذرا
جنگ کے میدان میں کس کس سے ہوگا سامنا؟

کتنے دریودھن کے ساتھی لڑنے آئے ہیں یہاں
دیکھ لوں لڑنے سے پہلے سب بہادر نوجواں
٢١، ٢٢، ٢٣

رتھ کو لائے کرشن جی میدان کے پھر درمیاں
فوج کوروں کی دکھا کر کرشن پھر بولے وہاں

اُس جگہ[۱] بھیشم و درونا چاریہ بھی تھے جہاں
دیکھ لے جی بھر کے اب تو وہ کھڑے ہیں سب جواں

دیکھنے کی آرزو ارجن نہ پھر دل میں رہے
دیکھنا ہو جس کسی کو شوق سے تو دیکھ لے
٢٤، ٢٥

۱؎ اس جگہ کا نام آجکل جوتی سر۔ جو کورو کشیتر سے تقریباً چار میل دور ہے۔

کوروؤں کی فوج پر ارجن نے ڈالی اِک نظر
سارے رشتے دار ہی تھے اور گورو[ے] بھی تھے اُدھر

دوست بھائی اور سُسر تیار تھے سب جنگ کو
کچھ نہ کچھ رشتہ تھا[ے] سب سے دیکھتا تھا وہ جدھر

دائیں بائیں اُٹھ رہی تھیں اُسکی نظریں بار بار
ہر طرف تھے دوست اُسکے ہر طرف تھے رشتے دار ۲۶

دوستوں کو اور بزرگوں کو وہاں دیکھا کھڑا
رشتے داروں کی طرف سے آگئی دل میں دیا

سر جھکا کر فکر میں اور سوچ میں ارجن پڑا
پریم کا طوفان اُٹھا پیار سے بے کل ہُوا

موہ کے ساگر میں ڈوبا خود سے ہو کر بے خبر
دِل ہی دِل میں رو رہا تھا اور نہ اُٹھتی تھی نظر ۲۷

دیکھ کر اُن سب کو ارجن نے کہا بھگوان سے
کیا ہُوا یہ؟ ہاتھ پاؤں بھی ہیں میرے سو گئے

دیکھ کر اِن کو کھڑے ہوتے ہیں میرے رونگٹے
مُنہ کو آتا ہے کلیجہ ہوش بھی جاتے رہے

سر میں چکر آ رہے ہیں ٹوٹتا ہے اب بدن
کس طرح خود کو سنبھالوں اب نہیں قابو میں من ۲۸، ۲۹

تیر ترکش گر رہے ہیں۔ گر رہی ہے اب کماں
سر میں چکر آ رہے ہیں اور نکلنے کو ہے جاں

پھنک رہا ہے جسم سارا بند ہے میری زباں
سوچتا ہوں مجھ کو اِک دن کیا کہے گا یہ جہاں؟

کوئی بھی اپنے عزیزوں کو بھلا ہے مارتا
مار کر ان کو مجھے ہوگا بھلا کیا فائدہ؟ ۳۰، ۳۱

ے گورو۔ چاچا۔ دادا۔ بھائی۔ ماما۔ سُسر۔ دوستوں سے مراد ہے

بیت - راج اور سُکھ جہاں میں نہیں وہ چاہتا
راج جو یوں ہاتھ آئے وہ بھلا کِس کام کا؟
جن سے میرا تو بھلا ہو اور دُنیا کا بُرا
کام ایسا ہو کہ ہو سنسار کا جس سے بھلا

چاہتے ہیں راج اور سُکھ ہم یہ جن کے واسطے
وہ تو سب کے سب ہیں مرنے مارنے پر اب تُلے
٣٢، ٣٣

سارے رشتے دار ہی ہیں اور گورو جی بھی کھڑے
اے مدھوسودن یہ چاہیں مار ڈالیں اب مجھے
مجھ سے لڑنے کو کھڑے ہیں آج سب چھوٹے بڑے
پرتھوی کا راج اور بدلے میں اِنکی جان کے

راج اِس صُورت سے حاصِل ہو جو تینوں لوک کا
اپنے ہے کِس کام کا وہ؟ بولیئے مادھو ذرا!
٣٤، ٣٥

سُکھ ملے گا کیا مجھے اب کوروں کو مار کر؟
ہیں یہ پاپی اور مُورکھ ہے بُری اِن کی نظر
مارنے سے اِن کے مجھ کو پاپ ہوگا سر بسر
اپنی نیکی اور بدی سے سب کے سب ہیں بے خبر

آج اِن کے مارنے سے ہوگا کیا حاصِل مجھے؟
قتل اپنوں کا کہاں تک ہے مناسب سوچیے؟
٣٦، ٣٧

راج کے لالچ میں یہ تو عقل اپنی کھو چکے
بھائیوں سے آج بھائی دُشمنی ہیں کر رہے
اِس لئے یہ کُل کی بربادی پہ ہیں سارے تُلے
کیوں ہیں مرنے مارنے پر اِس طرح سے تُل گئے

ناش ہو جانے میں کُل کے ہے بُرائی بے شُمار
ہم کو بچنا چاہیئے اِس پاپ سے تو بار بار
٣٨، ٣٩

کُل اگر برباد ہوگا نشٹ ہوگا دھرم بھی
عورتوں کے بھی چلن بگڑیں گے پھیلے گی بدی

نِپھا پھیلے گی جگ میں فکر ہے مجھ کو یہی،
دَرن شنکر ہوں گے بچے بات ہے کتنی بُری

نِپھا کا زور ہوگا پاپ ہوں گے بے حساب
اور دوشے سے ہر کسی کی زندگی ہوگی خراب

۴۰، ۴۱

درن شنکر ہوں گے بچے اِسطرح پیدا یہاں
پنڈ[1] جل بھر دے گا کوئی اُن کے مُردوں کو کہاں؟

نرک میں جائیں گے بھائی اُسکا باوا اُسکی ماں
نرک بھوگیں گے سبھی پھر اُسکے بوڑھے اور جوان

اِس دوشے اور پاپ سے اولاد ہوگی جس قدر
ناش وہ کُل کا کرے گی خود سے ہو کر بے خبر

۴۲، ۴۳

اَے مدھوسودن سُنا ہے میں نے اِسطرح سے ہی
نرک میں تکلیف اور دُکھ کو ہے پھر وہ بھوگتا

ناش ہو جاتا زمانے میں ہے جس کے دھرم کا
پاپ کرنے کیلئے میں اِس جگہ کیوں آگیا؟

راج کے لالچ نے مجھ کو کر دیا کتنا خراب؟
ان گناہوں کا بھلا پھر کِسطرح دوں گا جواب؟

۴۴، ۴۵

مجھ نہتے کا یہ کورو آج کر دیں خاتمہ،
جنگ سے میں باز آیا ہے یہ میرا فیصلہ

مار ڈالیں شوق سے مجھ کو اگر ہو مارنا
کہہ کے اتنی بات ارجن نے لیا سر کو جھکا

تیر۔ ترکش اُس نے پھینکے پھینک دی اُس نے کمان
رتھ کے پیچھے جا کے بیٹھا۔ رُک گئی اُس کی زبان

۴۶، ۴۷

[1] مرنے کے بعد مُردے کی ایک رسم ہوتی ہے۔

اوم تت ست

دوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ[1]

شلوک ۲

دِل میں ارجن کے دیا آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تو تو چھتری دیر ہے کائر بنا کیوں اِس قدر؟	پھر مدھوسودن یہ بولے اے بہادر اے نڈر بات یہ شوبھا نہیں ہے آریوں کو بے خبر	
	جنگ سے جو بھاگتا ہے نرک میں جاتا ہے وہ روز پھر اپنے کیئے پر آپ پچھتاتا ہے وہ	۲، ۱
اَے دلاور ویر تجھ میں بزدلی کیوں آگئی؟ جنگ کو تیار ہو تو چھوڑ کر یہ بزدلی،	ویرتا سے کام لے تو یدھ کی ہے یہ گھڑی پھر مدھوسودن سے اِتنی بات ارجن نے کہی	
	جنگ کرنے آئے ہیں بھیشم درونا چاریہ کِس طرح سے میں چلاؤں تیر اب اُن پر بھلا؟	۴، ۳

[1] پرماتما اور آتما کے اصلی سروپ کے جاننے کا ذریعہ۔

اِن بزرگوں سے لڑوں میں مجھ سے یہ ہوگا نہیں
کاٹ لوں گا چار دِن کی زندگانی ہے یقیں
ہے یہ بہتر مانگ کے میں بھیک دُنیا میں کہیں
خون سے تر ہو گئی گر کُرکشیتر کی زمیں

۵
پاپ اِنکے خون کا کیوں کر نہ ہوگا پھر مجھے؟
اور پھر یہ پاپ بھی مجھ کو پڑیں گے بھوگنے

اے مدھوسُودن[ل] نہ مجھ پر راز یہ اب تک کھُلا
جنگ میں ہو فتح کِس کی؟ میں نہیں یہ جانتا
میں لڑوں یا بھیک مانگوں کِسمیں ہے میرا بھلا
ان سبھی کو مار کر جینا نہیں میں چاہتا

۶
سامنے کوروں کھڑے ہیں مجھ سے خود لڑنے کو آج
ہر طرح تیار ہیں یہ مارنے مرنے کو آج

میرے اِس اگیان سے تو عقل بھی جاتی رہی
آپ ہی کا ہے سہارا آپ سے آشا بڑی
کیا ہے میرا دھرم؟ یہ چِنتا مجھے ہونے لگی
بات وہ مجھ کو بتائیں ہو جو دنیا میں کھری

۷
آپ سے اُپدیش لینے کو شرن میں آ گیا
آپ ہی کا بھگت ہوں شاگرد بھی ہوں آپ کا

راج مل جائے اگر سارے زمانے کا مجھے
سُرگ کا بھی راج اپنوں سے اگر لڑ کر ملے
ایک بھی دُشمن اگر باقی نہ دُنیا میں رہے
وہ کسی صورت گوارا ہی نہیں میرے لئے

۸
غم جو قدرت نے دِیا ہے جان کا لیوا بنا
میری قسمت نے کہاں لا کر مجھے دھوکا دیا؟

ل بھگوان کرشن نے مدھو نامی راکشس کو مارا تھا اسی وجہ سے آپکو مدھوسودن بھی کہتے ہیں

اِس کے آگے پھر کہا سنجے نے سنیئے غور سے
میں نہ کوروں سے لڑونگا کوئی کتنا بھی کہے

ویر ارجن جس کی قسمت میں تھی عزت اور دِجے
یہ کہا بھگوان سے پھر ہونٹ اُس کے سِل گئے

جنگ کے میدان میں دو لشکروں کے درمیاں
پھر دُکھی ارجن کو سمجھانے لگے ہنس کر وہاں

۹، ۱۰

اُن کی چنتا ہے تجھے جن کی نہ ہونی چاہیئے
زندگی اور موت کے غم سے وہ رہتے ہیں پرے

گیانیوں جیسی یہ باتیں کر رہے ہو کس لیئے؟
میں بھی تُو بھی اور یہ راجے ہیں جو سارے کھڑے

آج ہیں پہلے نہ تھے یہ تو کبھی ممکن نہیں
اِس دفعہ مر کر جنم لیں گے کیا یہ پھر نہیں؟

۱۱، ۱۲

جِسطرح سے زندگی میں جسم کو انسان کے
وقت پر بچپن جوانی اور بڑھاپا گھیر ے
اِسطرح سے رُوپ یہ اِنسان بدلتا ہے بڑے
نیک بندوں کو نہیں کچھ پیار ہوتا جسم سے

اِندریوں کے دم سے ہے دُکھ سُکھ یہ سب اِنسان کا
ہیں گھڑی بھر کے یہ دُکھ سُکھ اور نہیں رہتے سدا

۱۳، ۱۴

دُور دُکھ سُکھ سے وہی رہتا ہے بس اک آدمی
جو بھی ایسا جیو ہے پاتا ہے پدوی سُرگ کی

جسکی نظروں میں ہوں یکساں رنج ہو یا ہو خوشی
گیان سے سنسار میں ہوتی ہے سب کی بہتری

جو ہیں گیانی اُن کو ہے سب جھوٹ اور سچ کا پتہ
جھوٹ کے پاؤں نہیں ہیں سچ تو رہتا ہے سدا

۱۵، ۱۶

ٹ منتر ۱۱ سے ۳۰ تک میں سانکھیہ یوگ کا گیان ہے۔

اے دلاور ویر ارجن جس نے یہ دنیا رچی
ناش ہو سکتا نہیں اُس کا زمانے میں کبھی
وہ ہے اوناشی جہاں میں اور نہیں دیا کوئی
رُوح جو تُو دیکھتا ہے دیہہ میں انسان کی

مر نہیں سکتی کبھی وہ موت سے آزاد ہے
جیو کا ہے جسم ناشی کس لئے ناشاد ہے

۱۷، ۱۸

آتما ہے مارنے مرنے کے پھندوں سے بری
بات میں جو کہہ رہا ہوں تیرے حق میں ہے بھلی
جن کے دل میں ہے یہ چنتا وہ ہیں مورکھ آدمی
آتما تو مارتی ہے اور نہ مرتی ہے کبھی

مارنے مرنے کا رہتا ہے بھلا کب اِس کو کام!
جو سدا رہتی ہے ارجن آتما ہے اُس کا نام

19

آتما کیسے ہو پیدا؟ جب جنم لیتی نہیں،
آتما تو ہے امر اس میں کمی بیشی نہیں
ہے غلط۔ موجود ہے اب۔ اس سے پہلے تھی نہیں
وہ تو ہے سب سے پُرانی وہ نئی کوئی نہیں

ناش ہوتا ہے بدن کا اور امر ہے آتما
رُوح پر ہوتا نہیں ارجن اثر کچھ موت کا

۲۰

رُوح اوناشی ہے ارجن اِس کو کہتے ہیں امر
مارنے مرنے کا ہے بیکار تیرے دل میں ڈر
یہ جنم لیتی نہیں یہ تو سناتن سربسر
جسطرح میلے پھٹے کپڑے بدلتا ہے بشر

اِس طرح سے جسم کے اندر رہے جو بھی آتما
اِک بدن کو چھوڑتی ہے روپ لے کر دُوسرا

۲۱، ۲۲

جنگ کے ہتھیار اِس کو مار سکتے ہی نہیں
جَل اگر چاہے گلانا تاب یہ اُس کی نہیں

پھونکنا چاہے جو اگنی پھونک وہ سکتی نہیں
یا ہوا[1] چاہے سُکھانا اُس میں یہ شکتی نہیں

بھیگتی جلتی نہیں یہ سوکھتی کٹتی نہیں
یہ اَمر ہے یہ سناتن اور ظاہر ہر کہیں

۲۳، ۲۴

آنکھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے جب کہ آتما
آتما کو مانتا ہے گر جنم لیتی سدا،

پھر تجھے چنتا ہے کیسی؟ اور کیا ہے سوچتا؟
موت بھی آتی ہے اِسکو یہ بھی ہے گر مانتا

پھر بھی تجھ کو ویر ارجن دُکھ نہ ہونا چاہیئے
رنج ہے بیکار تیرا فکر ہے کِس کے لئے؟

۲۵، ۲۶

تو اگر آواگون کے جال میں ہے کھو چکا
زندگی سے پہلے اور جو بعد کا ہے ماجرا

پھر بھی اَے ارجن نہ کر افسوس تو دل میں ذرا
وہ نظر آتا نہیں اُس کا نہیں بالکل پتہ

آدمی کو سامنے کا رُوپ آتا ہے نظر
اِس کے اوّل اور آخر سے ہے بالکل بے خبر

۲۷، ۲۸

اِس کو ہے کوئی اچنبھے کی نظر سے دیکھتا
اَور کوئی سُنکر بھی اُسکو سچ نہیں ہے مانتا

اور کسی نے اِک نرالی چیز ہے اِس کو کہا
آتما کو جسم میں کھٹکا نہیں کچھ موت کا

کِس لیئے ارجن تجھے پھر موہ اور آزار ہے؟
غم تو جن کا کھا رہا ہے ہر بسر بیکار ہے

۲۹، ۳۰

[1] آتما کا کوئی جسم نہیں ہے جس پر اِن کا اثر ہو۔

کیا ہے تیرا دھرم ارجن ؟ یہ بھی سوچا ہے ذرا
یدھ سے اتم نہیں ہے کام کوئی دوسرا

ہو کے چھتری دیر رن بھومی سے کیوں ہے بھاگتا؟
ہاتھ آتا ہے بڑی مشکل سے موقعہ جنگ کا

در کھلا ہے سُرگ کا بس آج تیرے واسطے
یہ گھڑی تو بھاگ سے ہی دیر چھتری کو ملے

۳۱، ۳۲

دیکھنا اِس یدھ سے انکار گر تو نے کیا
بزدل اور پاپی کے ناموں سے پکارا جائیگا

ناش ہو جائے گا عزت اور تیرے دھرم کا
تجھکو ہر انساں دُنیا میں کہے گا پھر بُرا

نیک بندوں کو جو تیری یاد آئے گی کبھی
تیری نندا سے انہیں تکلیف ہو گی موت کی

۳۳، ۳۴

دیر تو سمجھیں گے ارجن ڈر کے بھاگا جنگ سے
تیرے دشمن بھی ہنسیں گے دینگے طعنے وہ تجھے

اُن کی نظروں سے گریگا ہیں جو یودھا مانتے
تیری اس نندا کا رونا کیا خبر کب تک رہے

جان کر دشمن سے یوں دنیا میں نیچا دیکھنا
اِس سے بڑھ کر رنج اِس سنسار میں ہے کونسا؟

۳۵، ۳۶

جنگ میں گر مر گیا تو سُرگ ہے تیرے لیئے
جنگ پر تیار ہو تو جنگ کی پھر ٹھان لے

جیت جانے پر ملے گا راج دُنیا کا تجھے
ہار جیت اور دُکھ کو سُکھ کو تو برابر جان کے

اِس ارادے سے لڑیگا دیر ارجن تو اگر
پاپ کا دھبہ لگے گا پھر نہ تیرے نام پر

۳۷، ۳۸

۱؎ منو مہاراج نے اپنی سنگھتا کے [illegible] ادھیائے میں لکھا ہے (۱) راجہ کو یدھ سے مُنہ نہیں موڑنا چاہیئے (۲) براہمنوں کی سیوا کرنی چاہیئے (۳) پرجا کا پالن کرنا چاہیئے لہذا تو بھی لڑ

سب سے اچھا گیان ارجن میں نے یہ تجھکو دیا
کرم کے بندھن سے تو پھر ایک دم چھوٹ جائیگا

کرم کا جو یوگ ہے اُس کو بھی دیتا ہوں بتا
کوششیں تیری نہ پھر بیکار جائیں گی ذرا

دھرم یہ رکھے گا کوسوں دُور ہر اِک پاپ سے
دُکھ نہ پہنچے گا تجھے ہرگز کسی سنتاپ سے

٤٠، ٣٩

آدمی نے کام جو بکئے اِرادے سے کیا
جو اِرادے کا ہے کچا ڈگمگاتا ہے سدا

کرم نندن اِس میں ہے انسان کا سارا بھلا
ہے دِرڑھ نشچے کا اِنسان ہر طرح سُلجھا ہوا

جو اِرادے کا ہے پکا موکش پاتا ہے وُہی
کشمکش سے دُور ہے دنیا میں اِیسا آدمی

٤١

جو بھی ویدوں کے غلط ارتھوں پہ ہے دِل سے فدا
پرم پرشارتھ بھی جگ میں سرگ کو ہے جانتا

خواہشوں میں پھنس گیا ہے وہ نہیں سمجھا ذرا
کرم کے پھل کے مطابق ہے جنم کو مانتا

چند کریاؤں سے سمجھے زندگی کی ہر خوشی
اِس طرح پاتا نہیں وہ اِیشور کی روشنی

٤٣، ٤٢

اِس طرح کا آدمی جو سُکھ میں ہے ڈوبا ہوا
آدمیت سے پرے ہے عقل بھی ہے کھو چکا

اُس پہ ہوتا ہے اثر پھر چکنی چپڑی بات کا
کامیابی کی وہ منزل تک نہیں پھر پہنچتا

کرم کے پھل کا ہے قائل اِس طرح کا آدمی
دُور رہتے ہیں سب اُس سے اِیشور سُکھ شانتی

٤٤

بانیوں میں وید کی تینوں گنوں کا ہے بیاں
تینوں گن کو اپنے دل سے دور کر دے دھرباں

ہے تعلق جس کا بس سنسار ہی سے بےگماں
فکر۔ دکھ۔ سکھ کا مٹے گا تیرے دل سے پھر نشاں

یہ تو ہے اور وہ نہیں ہے کیوں ہے یہ دل کو ملال
ہر گھڑی پرماتما کا تجھکو لازم ہے خیال

۴۵

فائدہ ہے جسقدر بھی کنویں اور تالاب سے
بھوگتا ہے آدمی سکھ اچھے کاموں سے بڑے

اس سے بڑھ کر ہیں سمندر سے ہزاروں فائدے
وید سے جو فائدہ ہے برہم گیانی کو ملے

برہم گیانی سے ملے وہ آدمی کو فائدہ
آدمی کے واسطے سیدھا یہی ہے راستہ

۴۶

تجھکو مطلب چاہیے بس اپنے کرموں سے سدا
کرم پھل کو اپنے دل میں کس لئے ہے سوچتا؟

کرم کے پھل کی تجھے تو فکر ہے بے فائدہ
کرم کا پھل ترک کرنا یوگ ہے سب سے بڑا

یوگ کا کر کے ارادہ کرم کا پھل بھول جا
تیری مکتی ہے اسی میں اس میں ہے تیرا بھلا

۴۷، ۴۸

یوگ بدھی کرم کے بندھن سے ارجن ہے بڑی
پھل کی خواہش ہے جسے بھی نیچ ہے وہ آدمی

یوگ بدھی کی شرن لے بات اچھی ہے یہی
یوگ بدھی پاپ پن کے کرم کو ہے چھوڑتی

چھوڑنا ہے یوگ سے نیکی بدی کو ہر بشر
یوگ کا کر کے ارادہ یوگ پر تو رکھ نظر

۴۹، ۵۰

کرم پھل کو یوگ بُدھی سے جو چھوڑے آدمی
قید سے آواگون کے اُس کو مُکتی بھی ملی،

گیان بھی اُس کو ملے اُسکو ملے سُکھ شانتی
وہ پہنچتا ہے وہاں غم ہو نہ جس جا ایک بھی

۵۱،۵۲

موہ اور اگیان سے جس دن گزر جائے گا تُو
یوگ کے سنسار میں ویراگ کو پائے گا تُو

موہ کے چکر میں پھنس کر عقل اِنساں کھو چکا
اِیشور کا دھیان ہو گا شُدھ ہو گی آتما

یوگ بُدھی سے اُٹھے گا پردہ جب اگیان کا
تب سمادھی۔ یوگ کو دنیا میں وہ پا جائیگا

۵۳،۵۴

پھر کہا ارجن نے کہیے ایسے یوگی کے نشاں
کام کرتا ہے وہ کیسے؟ اُس کا کیجئے کچھ بیاں

اپنے من کی خواہشوں کو تیاگ دے جو آدمی
عقل بھی ہے اُس میں ارجن اِیشور کے گیان کی

آتما کے دھیان میں ہے آتما سے وہ خوشی،
اور جو دُکھ سُکھ کو سمجھتا ہے برابر ہر گھڑی

۵۵،۵۶

رنگ دُکھ اور کرودھ سے وہ دُور رہتا ہے بشر
اُس کو کہتے ہیں مُنی اور وہ ہے گیانی سر بسر

موہ کو اور پیار کو اِنسان جو بھی تیاگ دے
اُس کی بُدھی ہے اٹل آرام حاصل ہے اُسے

جو بُرائی اور بھلائی سے ہے دُنیا کی پرے
جس طرح خطرے میں کچھوا جسم اندر کھینچ لے

۵۷،۵۸

ہر وِشے سے بھاگتی ہے نیک کی یوں اِندری
نیک اُس کی آتما ہے نیک ہے وہ آدمی

چھوڑتا ہے گو وِشوں کو روگ کا مارا ہُوا
سچّا یوگی اور گیانی ہے وِشوں کو چھوڑتا

پھر بھی رہتا ہے دھیان اُسکو وِشے کے بھوگ کا
ہر وِشے انسان کو ہے اپنی جانب کھینچتا

کھینچتی ہیں پھر گیانی کو وِشے کی اِندریاں
اور پھنسا دیتی ہیں اُس کو ہر وِشے کے درمیاں

۵۹، ۶۰

سب وِشوں کو تیاگ کر تُو ایک مجھ سے لو لگا
اِس میں تیری بہتری ہے اِس میں ہے تیرا بھلا

مجھ پہ رکھ پُورا یقیں تُو اور مجھے اپنا بنا
اِس طرح سے ایک دن تُو موکش بھی پا جائیگا

اِندریوں کو بس میں اپنے جو کرے گا آدمی
عقل بھی اُس کو ملے گی اور زمانے کی خُوشی

۶۱

جب وِشوں کے موہ نے اِنسان پہ قابو پا لیا
سوچ سکتا ہے کہاں پھر اپنا وہ اچھا بُرا

خواہشوں کے ساتھ غصّہ ہو گیا اُس کا سوا
حافظہ بھی ساتھ پھر دیتا نہیں اُس کا ذرا

خواہشوں سے اور وِشوں سے عقل ہوتی ہے خراب
آفتیں آتی ہیں اِس سے اور تباہی بے حساب

۶۲، ۶۳

آدمی وہ جِس نے اپنے من کو بس میں کر لیا
شانتی ملتی ہے اُس کو نیک اُس کی آتما

اور وِشوں کو دھرم کے انوسار وہ ہے بھوگتا
پاپ کٹ جاتے ہیں اُسکے دُکھ نہیں ہوتا ذرا

جس کا من بھی شُدھ ہو ملتی ہے اُسکو شانتی
پھر مزے کے ساتھ کٹ جاتی ہے اُس کی زندگی

۶۴، ۶۵

جب تلک قابو نہیں پاتا وشوں پر آدمی
پا نہیں سکتا وہ دولت آتما کے گیان کی

بن نہیں سکتا وہ اِنسان نیک بُدھی کا کبھی
گیان جس کو یہ نہیں۔ پاتا نہیں وہ شانتی

شانتی جس کو نہیں سُکھ اُس کو مِلتا ہے کہاں؟
وہ تو رہتا ہے دُکھی اور اُس سے دُکھیا ہے جہاں

٦٦

اِک وشے نے بھی اگر اِنساں پہ قابو پالیا
جسطرح پانی پہ کِشتی کو گھماتی ہے ہوا،

عقل کھو جاتی ہے اُسکی خود کو دیتا ہے بُھلا
اِندریوں نے اپنے قابو میں ہے اِنساں کو لیا

دُور رکھتا ہے وشوں سے آدمی جو اِندریاں
عقل بھی ہے اُس کی اُتم اُس میں بھگتی کے نشاں

٦٧، ٦٨

رات کو سوتی ہے دُنیا دن کو جاگے سر بسر
اُس پہ خواہش اور وشوں کا کچھ نہیں ہوتا اثر

رات بھر جاگے ہے گیانی خود سے ہو کر بے خبر
ہے سمندر کیطرح سے اُسکا دل اُس کی نظر

خواہشیں بڑھ جائیں کتنی وہ رہے گا ہوش میں
سُکھ میں رہتا ہے سدا آتا نہیں وہ جوش میں

٦٩، ٧٠

خواہشوں کو آدمی گر اپنے دل سے دے نِکال
شانتی پائیگا پھر وہ اور نہ ہوگا کچھ ملال

غُصّے اور لالچ کا بالکل چھوڑ دے دِل سے خیال
ویر پارتھ راہ مُکتی کی یہی ہے بے مثال

موہ خواہش اور وشے سے دُور رہ کر آدمی
برہم کا نِروان پائے اور میری روشنی

٧١، ٧٢

اوم تت ست

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

شلوک ۱ تا ۴

اَے مدھوسودن مجھے اُپدیش یہ کیسے دیئے؟
پھر مجھے مجبور کیوں کرتے ہو لڑنے کے لئے؟
گیان کا ہے یوگ بہتر کرم کے گر یوگ سے
ڈال رکھا ہے مجھے چکر میں اِس اُپدیش نے

سوچ کر مجھ کو بتائیں آپ اَب وہ راستہ
جس میں میری بہتری ہو جس میں ہو میرا بھلا
۱، ۲

راستے ہیں گیان کے دو ویر ارجن سُن ذرا
یوگیوں کو کرم کے ہے یوگ کا رستہ بھلا
سانکھیہ والوں کا ہے رستہ گیان ہی یوگ کا
کرم کا چکر ہے اِس سنسار میں سب سے بڑا

کرم کے بِن آدمی مُکتی کبھی پاتا نہیں
کرم کو گر چھوڑ دے تو ہاتھ کچھ آتا نہیں
۳، ۴

ف پہلا گیان یوگ اور دوسرا کرم یوگ

کام دم بھر بھی اگر کرنا نہ چاہے آدمی
بس میں پانچوں اندریاں[۱] گر ہو گئیں انسان بھی

تینوں گن میں پھنس کے پھر وہ کام کرتا ہے سبھی
اور اگر پھر بھی نہ اُسکو روشنی من سے ملی

ہر دشے کے بھوگنے کا اُسکو ہو گا پھر خیال
وہ ہے پاکھنڈی جہاں میں نامناسب اُسکی چال

۵، ۶

یہ نصیحت میری ارجن سُن ذرا تو غور سے
کرم کرتا ہے اگر وہ چھوڑ کر سارے دشے

اِندریوں پہ پالیا قابو اگر انسان نے
ایسے اُتم آدمی کو یہ جہاں گیانی کہے

کرم کو گر چھوڑ دے گا پھر نہ ہو گا جسم بھی
کرم کر تو ایسے اُتم ہیں جو تجھکو لازمی

۷، ۸

کرم کرتا ہے جو اِنسان ایشور کے نام پر
چھوڑ کر پھل کی تمنا یگیہ کا تو کرم کر

ٹھیک ہے اُس کا طریقہ ٹھیک ہے اُسکا سفر
جس گھڑی برہما نے دنیا کو رچا تھا بے خبر

یگیہ کرنے کو کہا تھا یگیہ ہے وہ راستہ
خواہشیں ہوں جس سے پوری دُوسروں کا ہو بھلا

۹، ۱۰

دیوتاؤں کی کرو پُوجا ہمیشہ یگیہ سے
یگیہ میں سب کی بھلائی ہیں ہزاروں فائدے

یگیہ تو اِنسان کرتا ہے ترقی کے لیئے
اِس سے ہیں سنتشٹ ہوتے دیوتا اِنسان کے

جو پدارتھ بھی ملے بھگوان پر پہلے چڑھا
اِس کو جو بھی بھُولتا ہے چور ہے بھگوان کا

۱۱، ۱۲

۱ کرم اِندریاں پانچ ہوتی ہیں۔ منہ۔ گدا۔ ہاتھ۔ پاؤں اور لنگ اِسی طرح پانچ گیان اندریاں ہیں۔ زبان۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ اور توچا۔

یگیہ سے جو بچ گیا ہو اُس کو جو کھائے کوئی
خود بنا کر خود جو کھائے عقل اُسکی ہے بُری

چھوٹ جاتا ہے گناہوں سے بس ایسا آدمی
اَن کے دم سے ہے قائم آدمی کی زندگی

اَن ہے بارش سے پیدا اور بارش یگیہ سے
کرم سے ہے یگیہ ہوتا اِس سے لاکھوں فائدے

۱۳، ۱۴

کرم تو ہے برہم اور یہ جسم اکشر برہم سے
اِس لئے پرماتما تو یگیہ میں ہر دم بسے

آدمی جو کام اپنے یوں نہ ارجن کر سکے
وہ وشئے میں اِندریوں کے پھنس [illegible]

زندگی اُس نے وشئوں کے شوق میں برباد کی
اُس کا ہے بیکار جینا دُشٹ ہے وہ آدمی

۱۵، ۱۶

آتما میں جو مگن رہ کر ہے سُکھ کو پا رہا
اُس میں ہے سنتشٹ رہتا اور سمجھتا ہے بھلا

آتما کیواسطے اُس نے نہیں گر کچھ کیا
کرم سے بھی لیے انساں کو نہیں پھر فائدہ

آتما میں جو مگن ہے وہ نہ بھٹکے گا کہیں
غیر کے اُس کو سہارے کی ضرورت کچھ نہیں

۱۷، ۱۸

اِندریوں کو بس میں رکھنا تجھکو ارجن چاہیے
اِندریاں جو بس میں کرلے ایشور اُس کو ملے

اُس طرح سے کرم کر اہوں لازمی جیسے تجھے
کرم سے ہی بس جنک جی اُونچے پد کو پا گئے

لازمی ہے تجھ کو دُنیا کی بھلائی پر نظر
جس میں دُنیا کا بھلا ہو تُو بھی ایسے کام کر

۱۹، ۲۰

جس طریقے سے بزرگوں نے گزاری زندگی
ہے بزرگوں کی سدا سنسار کرتا پیروی

نیک بچوں کا طریقہ ہے زمانے میں وہی
تینوں لوکوں میں نہیں ہے کام میرا ایک بھی

کس کی ہے مجھ کو ضرورت؟ کیا نہیں حاصل مجھے
تو بھی ارجن کرم کر اس میں بہت ہیں فائدے

۲۱، ۲۲

چھوڑ کر سستی نہ کرتا میں بھی کرموں کو اگر
کرم پر رکھتا نہ ارجن میں بھی اپنی گر نظر

پیروی میں میری ہوتے پھر زمانے کے بشر
پھر تو یہ سنسار بھی برباد ہوتا سر بسر

ورن شنکر اور برے دل کا میں ہوں کرتا خاتمہ
ہر گھڑی کرموں پہ ارجن میری رہتی ہے نگاہ

۲۳، ۲۴

کرم تو کرتے ہیں مورکھ پھل کی خواہش کیلئے
کرم کرتے ہوں جو مورکھ فائدے کیواسطے

کرم گیانی کے ہوں سارے پھل کی آشا سے پرے
کرم سے روکے نہ اُنکو گیان کا اپدیش دے

کرم گیانی کے ہوں سارے پھل کی آشا تیاگ کر
مورکھوں سے بھی کرائے کرم ایسے سر بسر

۲۵، ۲۶

تینوں گن سے کام دنیا کے سبھی ارجن ہوئے
وہ تو کہتا ہے کہ یہ سب کام میں نے ہیں کیے

آتما میں جس کی بھی ابھیمان ہے ارجن بسے
جو ستو گن آتما ہے وہ سمجھ کر یہ کہے

کام سارے ہیں ستو گن کی یہ شکتی سے ہوئے
نیک بندے کرم کی شکتی سے اُس میں کھو گئے

۲۷، ۲۸

جو پراکرتی کے چکر میں ہیں خود کو کھو چکے،
کچھ نہ بولے اُس سے گیانی جو وہ کرتا ہے کرے

وہ گنوں کے کام میں ہیں کس قدر ارجن پھنسے
مجھ پہ ارجن چھوڑ تو سب آتما کو من میں دے

چھوڑ دے تو مان اور یہ شوک بھی سنتاپ بھی
جنگ کو تیار ہو تو فکر ہے کس بات کی،

۲۹، ۳۰

میرے اِس اُپدیش پر دشواس سے جو بھی چلے
چھوٹ جاتے کرم بندھن سے ہیں وہ سنسار کے

کچھ برائی یا کمی اُس میں نہیں جو ڈھونڈتے
اور جو کرتے ہیں نِندا وہ تو ہیں سب سے بُرے

میرے کہنے کے مطابق کام جو کرتے نہیں
نشٹ ہو جائیں گے اپنی عقل سے آخر ہیں

۳۱، ۳۲

سب سے پہلے ویر ارجن اِندریوں کو بس میں کر
ہیں بدن سے پاک ارجن اِندریاں تو سر بسر

بدھی ناشک کام کو بھی ختم کر اے بے خبر
اِندریوں سے پاک من ہے رکھ تو اِس پر بھی نظر

من سے بدھی پاک ہے یہ غور سے تو سن ذرا،
اور سب سے پاک ہے ارجن بشر کی آتما

۴۱، ۴۲

اے مہا باہو بہادر اِس لئے یہ آتما
اِندریوں کے ہر وشے سے من کو تو اپنے بچا

پاک ہے بدھی سے بڑھ کر من اٹل اپنا بنا
اِس میں تیری بہتری ہے اِسمیں تیرا ہے بھلا

کامنا ہے تیری دشمن اِس کو کر برباد تو،
پھر زمانے میں رہے گا ویر ارجن شاد تو

۴۳

ملے بڑے بازوں والے۔

اوم تت ست

چوتھا ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

شلوک ۴۲

کرم کا جو یوگ ہے اب بھید اُس کا سُن ذرا
اور سورج نے منوجی کو دیا اس کا پتہ
یوگ میں نے سب سے پہلے سورج سے تھا کہا
اکشوا نے بھی منوجی سے تھا یہ سب کچھ سُنا

راج رشیوں[۱] کو خبر تھی کرم کے اِس یوگ کی
اس کی بربادی کو اب تو ایک مدت ہو چکی
۱، ۲

میں پُرانا یوگ تجھ سے اِس لئے ہوں کہہ رہا
پھر کہا ارجن نے بھگون یہ تو کہیئے گا ذرا
میرا رشتے دار تو ہے اور میرا شِش بنا،
آپ دنیا میں ہوئے پہلے کہ یہ سورج ہوا

آپ کی باتوں کا کیوں کر ہو بھلا مجھ کو یقیں؟
آپ ہی نے یوگ سورج کو بتایا یا نہیں
۳، ۴

[۱] جو راجہ یا مہاراجہ حکومت کے باوجود یوگی اور ایشور کے بھگت ہوں انہیں راج رشی کہتے ہیں۔

پھر مدھوسودن یہ بولے کیوں ہے ارجن بے قرار؟ ہے مجھے اُن کی خبر تو بے خبر اے جاں نثار	تیرے میرے تو جنم بھی ہو چکے ہیں بے شمار ذات اوناشی ہے میری کہہ چکا ہوں بار بار
اپنی شکتی سے لیا اوتار دنیا میں سدا میں ہی ہوں دنیا کا مالک میں ہی ہوں پرماتما	۵، ۶
دھرم کا ہوتا ہے جس دم ناش اِس سنسار سے تب جنم لیتا ہوں میں اُپکار کو سنسار کے	نیچتا پھیلتی ہے جس دم پاپ ہوتے ہیں بڑے ناش کرتا ہوں بُروں کا نیک رہتے ہیں بچے
اِس طرح سے دھرم کی بھی پالنا کرتا ہوں میں شُدھ یہ سنسار ہو اِس بات پہ مرتا ہوں میں	۷، ۸
میرے کرموں اور جنم کو ہے بشر جو جانتا چھوڑ کر اپنے بدن کو وہ گیا مجھ میں سما	مرنے اور جینے کے بندھن سے وہ انساں چھٹ گیا خوف۔ موہ اور پریت تج کر مجھ سے ارجن لو لگا
آسرا لیتا ہے اِس دنیا میں میرا جو بشر گیان اور تپ سے سما جاتا ہے مجھ میں آن کر	۹، ۱۰
پھل اُسے دیتا ہوں ویسا جس طرح کوئی پوجے مجھ سے ملنے کے ہیں ارجن راستے بس یہ سبھی	چاہے جس بھی راستے پر جا رہا ہو آدمی، اور پھر کرموں کی دل سے بھی ہو جس کو لو لگی
اِس طرح سے دیوتاؤں کو ہیں جو بھی پوجتے، اپنے کرموں کے وہ پھل سنسار میں ہیں دیکھتے	۱۱، ۱۲

کرم گُن سے چار وَرنوں[1] کو بنایا دیکھ کر
میں امر ہوں کرم کے پھل پر نہیں میری نظر

کرم کرتا ہوں میں لیکن ہوں اکرتا سربسر
کرم اِس سنسار کے کرتے نہیں مجھ پر اثر

میری شکتی اور مایا کو ہے جو بھی جانتا
کرم کے بندھن سے چھُوٹا موکش بھی اُس کو ملا

۱۳، ۱۴

اِس سے پہلے ویر ارجن مُوکش تھے جو چاہتے
کرم کر مانند اُن کے - لازمی ہے یہ تجھے

کرم وہ اپنے بزرگوں کیطرح کرتے رہے
کرم اچھے کون سے ہیں کون سے ہیں اِن میں بُرے

گیانیوں کی عقل بھی چکر میں پڑتی ہے یہاں
کرم ایسے کر تُو ارجن جن میں مُکتی کے نشاں

۱۵، ۱۶

لازمی ہے کرم اچھے او بُرے کا جاننا،
جو بھی اچھے اور بُرے کرموں کو ہے پہچانتا

کرم کا یہ راستہ ہے اصل میں مشکل بڑا
وہ گیانی آدمی ہے اِس بھرے سنسار کا

کرم کرتا ہے وہ سارے پھر بھی یوگی سربسر
آتما گیانی ہے اُس کی اور بڑی اُونچی نظر،

۱۷، ۱۸

کرم کر کے پھل کی خواہش سے نہ ہو مطلب جسے
سارے گیانی اپنے دل سے برہم کہتے ہیں اُسے

کرم جِس کے گیان کی اگنی سے ہوں سب جل چکے
کرم کا پھل جو نہ چاہے صبر سے دامن بھرے

آس پر رہتا نہیں پھر، کام وہ کرتا ہے جو
کرم سے آزاد ہے اِس راہ پر چلتا ہے جو

۱۹، ۲۰

[1] برہمن - اٹھارویں ادھیائے کے ۴۱ تا ۴۴ شلوک میں ان کے کام بتائے ہیں۔

خواہشوں کو جس نے چھوڑا خود کو بس میں کر لیا
پاپ وہ ہر گز نہیں جینے کی خاطر جو کیا
ہر دشے کا اور دھن کا تیاگ جس نے کر دیا
اُس میں ہی سنتشٹ ہے جو خود ہی اُسکو مِل گیا

جس نے دکھ سکھ۔ گرمی۔ سردی۔ مان۔ موہ اپمان بھی
سب کو سمجھا ایک سا اُس کو نہیں بندھن کوئی
۲۱، ۲۲

آدمی جو موہ سے دُنیا کے رہتا ہے پرے
جس کا دل مصروف ہے بس گیان ہی میں برہم کے
دھرم اور ادھرم کی ارجن نہیں چھنتا اُسے
یگیہ کرتا ہے جو بندہ ایشور کے نام سے

اِس بھرے سنسار میں ہے جو بھی ایسا آدمی
برہم میں ملتے ہیں جا کر کرم اُس کے پھر سبھی
۲۳

جو ہَون کی دستوؤں کو برہم ہے سمجھے ہوئے
برہم کو جو ڈھونڈتا ہے برہم ملتا ہے اُسے
برہم ہے جو بھی ہَون کرتا ہے یا جس کے لیئے
دیو یگیہ کرتے ہیں یوگی دیوتوں کے واسطے

آگ سے کرتے ہیں یوگی پاک اپنی آتما
اور ہَون بھی آتما سے اُن کا ہوتا ہے سدا
۲۴، ۲۵

اِندری کو جیت لینا یگیہ ہے انسان کا
اندری کو پاک کرنا یگیہ ہے سب سے بڑا
شاستر کہتے ہوں جنکو اُن دشوں کا بھوگنا
اِندریوں کو اپنے بس میں جس بشر نے کر لیا

اِس طرح کے یگیہ میں انسان جو بھی کھو گیا
پا کے اُس کی ذات کو پھر پار بیڑا ہو گیا
۲۶، ۲۷

لہ ایشور کی ذات

یگیہ کرتا ہے یہاں تپ سے کوئی دھن سے کوئی
گیان کی بھی پراپتی سے یگیہ ہوتا ہے کبھی

وید سے اور یوگ سے بھی یگیہ کرتے ہیں کئی
سانس اپنا روکنے کی جسکو عادت ہوگئی

سانس اندر کھینچتے ہیں اور ہیں پھر چھوڑتے
اِس طرح بھی یگیہ کرتے ہیں بشر سنسار کے

۲۸، ۲۹

ہیں کچھ ایسے گیان والے جو بہت کم کھاتے ہیں
یگیہ سے ہیں پاپ کھوتے فکر ہے اُن کو نہ غم

یگیہ کو وہ جانتے ہیں اور نہیں کچھ اُن میں ہم
جو بچا کھاتے ہیں یگیہ کا برہم پائیں ایک دم

یگیہ تک کرتا نہیں جو آدمی سنسار کا
لوک یا پرلوک میں اُسکا نہیں ہوتا بھلا

۳۰، ۳۱

وید میں آتے ہیں ایسے یگیہ تو ارجن کئی
تو سمجھ لے گا جو اُن کو پائے گا نِروان بھی

کرم سے ہوتے ہیں پورے وہ زمانے میں سبھی
گیان کا جو یگیہ ہے اُسکی تو عزت ہے بڑی

یگیہ جتنے بھی ہیں بس اُن میں یہی ہے شان کا
اِس سے ملتا ہے بشر کو راستہ نِروان کا

۳۲، ۳۳

جب بھی اُتم گیانیوں کے پاس تو جائے کبھی
روشنی بخشیں گے تجھ کو پھر وہ اُتم گیان کی

جھک کے کر پرنام پہلے ہے سب متا۔ بس یہی
اُسکو پا کر ہو نہیں سکتی ہے تجھ سے بھول بھی

روشنی اس گیان کی ارجن ملے گی جب تجھے
آئیں تجھ مجھ میں نظر تجھکو بشر سنسار کے

۳۴، ۳۵

پاپ اگر تو نے کیے ہیں اس جنم میں بے شمار
پاپ کا چاہے سمندر آئے آگے لاکھ بار

گیان کی کشتی ہے ایسی جو تجھے کر دے گی پار
جیسے لکڑی کو جلا کر آگ کرتی ہے غبار

ہے ہمیشہ سے اسی صورت میں اگنی گیان کی
پھونک دیتی ہے برائی ایک دم انسان کی

۳۶، ۳۷

اس جہاں میں گیان سے اُتم نہیں وستو کوئی
ڈھونڈنا اسکا ضروری اسکا پانا لازمی

ہے بشر کے واسطے نروان کا رستہ یہی
ہر کسی کو گیان کی ملتی نہیں یہ روشنی

کوششیں کرتا ہے جب انسان اس کے واسطے
روشنی یہ گیان کی اُس وقت پھر اُس کو ملے

۳۸

جسکے دل میں آئی شردھا اور خواہش گیان کی
گیان بھی اُس کو ملا۔ اُس کو ملی پھر شانتی

اندریوں کو بس میں کر کے گیان کی ہو لو لگی
ہے دُکھی مورکھ جسے حاصل نہ ہو شردھا کوئی

جو نہ سمجھے آتما پرماتما سے کیا ملے
لوک اور پرلوک کے وہ سُکھ سے رہتا ہے پرے

۳۹، ۴۰

دُور جس نے یوگ سے کرموں کو ارجن رکھ دیا
کرم کے بندھن میں وہ گیانی نہیں پھنستا ذرا

اور من کو اپنے۔ روشن گیان سے جس نے کیا
گیان سے ارجن اُٹھا دے پردہ تو اگیان کا

یوگ کا لے کر سہارا جنگ کو تیار ہو
بات مجھ پر چھوڑ دے یہ۔ جیت ہو یا ہار ہو

۴۱، ۴۲

اوم تت ست

پانچواں ادھیائے

سنیاسی یوگ

شلوک ۲۹

تیاگ کرموں کا بتایا آپ نے پہلے مجھے،
یوگ دُنیا میں ہے اچھا کون سا میرے لئے؟

کرم کرنے ہیں ضروری یہ بھی ہو فرما رہے
پھر کرشن بھگوان ارجن سے یہ فرمانے لگے

راستے اچھے ہیں دُونوں یوں تو مکتی کے لئے
کرم کا ہے یوگ بہتر آدمی کے واسطے

۲،۱

جس کو نفرت ہے کسی سے اور نہ خواہش کوئی ہے
دُور ہے دُنیا کے بندھن سے وہ گیانی آدمی

اُسکو سُکھ کا کیا پتہ؟ اور کیا خبر تکلیف کی؟
یوگ دونوں ایک ہیں تو عقل کیوں چکرا گئی؟

ایک کا سادھن بھی اِن میں سے اگر انساں کرے
پھل جو اِن دونوں کا ہے ہر حال میں اُسکو مِلے

۴،۳

کرم کا اور سانکھیہ کا پھل ہے جہاں میں ایک سا
کرم بن سنیاس کا مِلنا ہی مشکل ہے بڑا
یوگ دونوں ایک ہیں گیانی ہے ایسا جانتا
یوگ سے ہی شُدھ ہوتی ہے بشر کی آتما

آدمی سنیاس کی پاتا ہے منزل اُس گھڑی
گیان سے جب یوگ کے ملتی ہے اُسکو روشنی
۶،۵

کرم یوگی ہے وہ انساں شُدھ ہو جو من جیے
آتما میں ہو یہ طاقت اُس کے اندر نور سے
خواہشیں اور اندریاں بھی جس نے قابو ہوں کیے
ہر کسی کی آتما کو اپنے اندر دیکھ لے

کرم بھی کرتا ہے اُتم وہ زمانے میں بڑے
کرم بندھن سے مگر آزاد ہے سنسار کے
۷

کرم گیانی آدمی ہے جو کوئی سنسار کا
وہ سمجھتا ہے کہ میں نے تو نہیں کچھ بھی کیا
اِندریوں سے اپنی وہ ہر کام کو کرتا رہا
کرم کے بندھن میں پھنس کر کرم اُس سے یہ کچھ ہوا

اِندریاں بھوگیں وِشے کو اُن کا ہے یہ سب قصور
اور سمجھتا ہے وہ خود کو سب بُری باتوں سے دُور
۹،۸

کرم جو کرتا ہوا ارپن ہو اُس بھگوان کے
جیسے پتّہ اور کنول کا پھول پانی میں رہے
پاپ سے یوں دُور ہے پھل کی نہیں آشا جسے
کرم جو بھی اِندریاں من جسم بُدھی سے کرے

کرم کے پھل کی نہ خواہش اُس کے دل میں ہو ذرا
کرم ایسے وہ کرے ہو شُدھ جس سے آتما
۱۱،۱۰

پھل کی آشا چھوڑ کر جو کام کرتا ہے سدا
پھل کی آشا ہے جیسے ہے کرم میں جکڑا ہوا

شانتی ملتی ہے اُسکو دُکھ نہیں ہوتا ذرا
لیکن ارجن وہ بشر ہے نیک اور دھرماتما

چھوڑ کر دنیا کے جھگڑے کرم پھل جو تیاگ دے
جسم کے نو[1] راستوں سے سُکھ کبھی پھر اُسکو ملے

۱۲، ۱۳

کرم اور کرتویہ سے بھگوان کا کیا واسطہ؟
یہ پراکرتی ہے کرتی جال یہ اُس نے بُنا

کرم کے پھل کا ہے جو سمبندھ کب پیدا ہوا
پاپ ہو یا پُن ہو بھگوان کے کس کام کا

اپنے مُورکھ پن سے جسکی عقل ہو جاتی رہی
موہ کے پھندے میں پھنستا ہے وہ مُورکھ آدمی

۱۴، ۱۵

مٹ گیا اگیان سارا جسکا اُتم گیان سے
برہم جسمیں عقل ہے اور آتما جس میں رہے

کیوں نہ سُورج کیطرح وہ برہم کو روشن کرے
اُس میں ہی سنتشٹ رہ کر پاپ بھی ہو دھل گئے

جس میں اُس کی روشنی ہو اور اُس کا آسرا
پھر جنم لیتی نہیں اُس آدمی کی آتما

۱۶، ۱۷

جو بھی گیانی گیان سے دُنیا کو ہے پہچانتا
ہاتھی اور چنڈال کتے کو برابر جانتا

جو برہمن اور گائے کو ہے یکساں مانتا
ایک ہی ہے برہم سب میں دل میں ہے یہ ٹھانتا

جیت ایسے آدمی کی ہے زمانے میں سدا
پاپ سے بھی ہے پرے وہ برہم ہے وہ آتما

۱۸، ۱۹

[1] جسم کے نو سوراخ ہیں دو سوراخ کانوں کے دو آنکھوں کے اور دو ہی ناک ایک مُنہ ایک پیشاب کا اور ایک پاخانے کا

غم میں جسکو غم نہیں ہے اور خوشی میں کچھ خوشی اندریوں کو بس میں کر لیتا ہے ایسا آدمی	موہ سے بھی دور ہے وہ برہم گیانی ہے وہی وہ وشئے سے دور ہے ملتی ہے اسکو شانتی	
	زندگی میں پھر سدا آرام ملتا ہے اُسے ہر اچھائی اور برائی کو جو یکساں جان لے	۲۱، ۲۰
آدمی کو زندگی میں جو وشوں سے سکھ ملا ایسے سکھ کو ہے گیانی دکھ کا کارن جانتا	اس طرح کے سکھ سے وہ تو دکھ میں رہتا ہے سدا کام کو اور کرودھ کو ہے جو بشر بھی تیاگتا	
	زندگی بھر ہر وشئے کو تیاگ دے جو آدمی اُس کا یوگی نام ہے پائے گا پھر وہ شانتی	۲۳، ۲۲
آتما میں کھو کے ارجن پیار جو اُس سے کرے برہم کا نروان پد بھی لازمی اسکو ملے	آدمی ہے وہ گیانی روپ میں ہے برہم کے پاپ جسکا مٹ چکا ہو مٹ چکے ہوں وسوسے	
	مَن کو اپنے بس میں کر کے سب کا جو چاہے بھلا وہ رشی تو برہم کا نروان پاتا ہے سدا	۲۵، ۲۴
جس بشر نے ہر وشئے کو اپنے بس میں کر لیا اور اُس کا کام بھی آدھین اسکے ہو گیا	جس نے غصے کو نہ اپنے پاس تک آنے دیا ایسا انساں آتما کو اپنی ہے پہچانتا	
	اس جہاں میں ایسا جو انسان ہے اس کیلئے دیدار ارجن برہم کا نروان ہے اُس کے لیئے	۲۶

جو پرانا یام کا ابھیاس کرتا ہو بشر کام کو اور کرودھ کو بھی چھوڑ دے دل اگر	اندریاں ہوں اُسکے بس میں اور نہ خودی کا ہو خیال شُدھ اُس کی آتما ہے سب سے اونچی ہے نظر
موکش پاتا ہے جہاں میں اس طرح کا آدمی ہے سپھل سنسار میں پھر اُس بشر کی زندگی	۲۷، ۲۸
میں ہی ہیں پرماتما ہوں اس بھرے سنسار کا میں ہوں رکھشک اس جہاں کا اور پتا پرماتما	میں ہوں یگوں اور تپوں کا بھی کرتا بھوگتا سب کا کرتا ہوں بھلا میں سب کو میں ہوں پالتا
ایشور کے نام سے دُنیا ہے مجھ کو جانتی جو مجھے پہچان لے ملتی ہے اُس کو شانتی	۲۹

ادم تت ست

چھٹا ادھیائے

آتم سنجم یوگ

شلوک ۴۷

تیاگ دیتا ہے جو دل سے کرم پھل کو آدمی وہ ہے یوگی اور سنیاسی بھی بندہ نیک بھی		کرم وہ کرتا ہے ایسے جیسے کرتے ہیں رشی نام ہے سنیاس جس کا یوگ بھی تو ہے وہی
	اپنے من کی خواہشوں کو تیاگ جو سکتا نہیں وہ رشی ۔ یوگی کسی صورت سے ہو سکتا نہیں	۲،۱
کرم آتم لازمی ہیں گر بشر چاہے بھلا خواہشوں کا اور دشوں کا ہے ضروری چھوڑنا		یوگ کی خاطر مگر سادھن کرے سنیاس کا کرم کا پھل لازمی ہے آدمی کو تیاگنا
	جب دشوں کو اور پھل کو تیاگ دیگا آدمی یوگ کے سنسار کا سردار ہوگا پھر وہی	۴،۳

آتما کو شُدھ کرنا فرض ہے اِنسان کا دُوست بھی ہے اور دشمن آتما کی آتما	اِس میں اُسکی بہتری ہے اِسمیں ہے اُس کا بھلا آتما سے آتما پر جس نے قابو پا لیا
دوست اُسکی آتما ہے نیک ہے وہ آدمی جو نہ ایسا کر سکا پھر اُسکی وہ دُشمن بنی ،	۵ ، ۶
جس بشر نے آتما کو اپنے بس میں کر لیا سردی ۔ گرمی اور دُکھ سُکھ کی نہیں چِنتا ذرا	اور پھر سنسار کی ہر شے کو سمجھا ایک سا گیان اور اگیان کو ہے ایک جیسا جانتا
اِندریاں اور من بھی گر قابو میں اُس نے ہوں کیئے یُکت یوگی وہ بنا اور سُرگ بھی اُسکو ملے	۷ ، ۸
دوست ۔ دشمن اور سادھو سب بشر سنسار کے یوگیوں میں سب سے اُتم اُسکو گیانی مانیئے	آدمیوں سب کو ہے جو ایک سا سمجھے ہوئے اور یہ بھی لازمی ہے وہ اکیلا ہی رہے
خواہشوں کو اور رشتے کو اپنے من سے دے نکال اور سمادھی میں رہے وہ چھوڑ کر مایا کا جال	۹ ، ۱۰
یوگ اور ابھیاس یوگی جس سمے کرنے لگے ہو کُشا پر مرگ چھالا اُس پہ ہوں کپڑے بچھے	شُدھ دھرتی پر کُشا کو وہ چُنے ترتیب سے اُس پہ پھر آسن لگا کر اِندریوں کو روکے
اِس طریقے سے اُسے ابھیاس ہو گا یوگ کا شُدھ ہو گا اس سے دِل بھی شُدھ ہو گی آتما	۱۱ ، ۱۲

اس طرح بیٹھے سنبھل کر سب بدن سیدھا کیے
دائیں بائیں دیکھنے کی پھر نہ وہ کوشش کرے
ناک کے آگے کے حصے پر نظر اُسکی پڑے
برہم چریہ سے وہ خواہش اور من کو مارے

مجھ کو وہ بھگوان سمجھے اِس میں اُس کی بہتری
یوگ اور ابھیاس سے ہو من میں میری لو لگی
۱۳، ۱۴

یوگ کا ابھیاس کر کے روک لیگا من اگر
موکش بھی پائیگا پھر وہ دھرم کے آدھار پر
شانتی اور سُکھ جو مجھ میں ہیں وہ پائیگا بشر
کم یا بڑھتی۔ کھانا۔ سونا ہے بشر کا بے اثر

یوگ میں سِدّھی کہاں ملتی ہے ایسی بات سے
دھرم کے آدھار پر اُسکو مناسب ہے چلے
۱۵، ۱۶

یوگ کے آدھار پر ہیں کام جس انسان کے
نشٹ ہوں گے اُسکے پھر دُکھ اُسکے آتم یوگ سے
کھاتا۔ پیتا ہو وہ سوتا شاستر جیسے کہے
من کو اپنے بس میں کر کے آتما میں دھیان دے

اپنی آشاؤں کو بس میں جو کوئی دِل سے کرے
اِس بھرے سنسار میں وہ ہر طرح یوگی بنے
۱۷، ۱۸

جس نے آتم دھیان سے ہو من کو بس میں کر لیا
یوگ کے ابھیاس سے شُدھ ہو گئے من اور آتما
جوت سے ابھیاس کی من جسکا روشن ہو گیا
ہر طرف نور آئیگا اُس کو نظر بھگوان کا

پھر سمادھی یوگ سے ہی شدّھتا بڑھ جائیگی
زندگی ہی زندگی اُس کے لئے رہ جائیگی
۱۹، ۲۰

ہر طرح کے سُکھ کو بھوگے عقل سے جو آدمی
اپنے من میں دیکھتا ہے ایشور کی روشنی
دُور رہتی ہے وِشوں سے اُس بشر کی زندگی
ایسے سُکھ سے آتما سنتشٹ رہتی ہے بڑی

دُکھ بھی ایسے آدمی پر کوئی آجائے اگر
دُکھ سے اور وُہ درد سے رہتا ہے بالکل بے خبر
۲۱، ۲۲

جس اوستھا میں نہیں ہوتا بشر کو دُکھ ذرا
ہر بشر کو لازمی ابھیاس ہے اُس یوگ کا
اُس اوستھا کو سبھی نے یوگ ہے ارجن کہا
اِس طرح رہتی ہے جس میں آدمی کی آتما

یوگ دُنیا میں کرے جو یکے دِل سے آدمی
شانتی اُسکو ملے گی دُکھ نہ پائے گا کوئی
۲۳

یوگ کے ابھیاس سے سب خواہشوں کو چھوڑ دے
من بھی تیرا آتما کے دھیان میں ڈوبا رہے
اِندریوں کو اور من کو ہر وشے سے موڑ لے
اور وشے کی بھاونا بھی ہو نہ ارجن پھر تجھے

اِس طرح کا دھیان رکھنا یوگ میں آسان ہے
ایسے انساں کے لئے دُنیا میں پھر نِروان ہے
۲۴، ۲۵

آدمی کا من ہے چنچل بس سے نکلے یہ اگر
پھر سُکھی من تیرا ہوگا شانت ہوں گے دِل جگر
اس کو جیسے ہو سکے تو آتما کے بس میں کر
پھر رجوگن دُور ہوگا من سے تیرے سر بسر

راستے میں برہم کے یوگی جو کھو جاتا ہے وُہ
سُکھ سبھی اُتم جو ہیں سنسار کے پاتا ہے وُہ
۲۶، ۲۷

آتما میں دِل ہے جس اِنسان کا بھی کھو چکا
برہم مِلتا ہے اُسے نِروان بھی وہ پائے گا

اُسکو کچھ بھی ڈر نہیں ہے دھرم اور آدھرم کا
جسکے من کو یوگ کا ابھیاس پُورا ہو گیا

آتما میں اپنی دیکھے جیو سب سنسار کے
اور اپنی آتما کو سب میں دیکھے پیار سے

۲۹، ۲۸

رُوپ میرا دیکھتا ہے ہر بشر میں جو کوئی
میں ہُوں پھر اُسکی نظر میں اُسمیں میری روشنی

اور مجھی میں دیکھتا ہے آتما سب کی بسی
ایک ہیں اُسکی نظر میں جیو دنیا کے سبھی

مجھ کو نہ ہج کر دو جہاں میں جسطرح چاہے رہے
اُس میں میری آتما ہے اور وہ پاتا ہے مجھے

۳۰، ۳۱

سب بشر میں ایک جیسے آتما جسکی کہے
وہ رشی ہے بھاگ شالی سب سے اُتم ہے مجھے

اپنا دُکھ سُکھ سب کے دُکھ سُکھ کو ہے جو سمجھے ہوئے
سُن کے اِتنی بات ارجن نے کہا بھگوان سے

سب کو سمجھوں ایک جیسا آپ نے کیسے کہا
میرے چنچل من کی خاطر کام ہے مشکل بڑا

۳۲، ۳۳

مانتا ہوں من تو چنچل اور ضدی ہے بڑا
اِس طرح اِنسان کو مشکل ہے من کا روکنا

آدمی سے جسطرح رُکتی نہیں چلتی ہوا
اے مہا باہو بہادر تُو نے یہ تو سچ کہا

من کو اپنے بس میں لانا ایک مشکل کام ہے
بس میں لائے اِسکو جو بیراگ اُسکا نام ہے

۳۴، ۳۵

بس میں جسکا من نہیں ہے یوگ وہ پائیگا کیا؟
یوگ ایسا آدمی دُنیا میں پاتا ہے سدا

من کو اپنے بس میں کر کے یوگ کی کر چیشٹا
پھر مدہو سودن سے اتنا دیر ارجن نے کہا

۳۶، ۳۷
یوگ کی شردھا تو ہو ابھیاس سے جو ہو پرے
یوگ بھی کرتا نہ ہو جو۔ اُس بشر کا کیا بنے

کرم سے اور یوگ سے اِنسان جو بھی گر گیا
پھر مدہو سودن سے اِتنا دیر ارجن نے کہا

وہ سدا بادل کے ٹکڑوں کیطرح مٹتا رہا
میرے بھگون بات اپنی اور دیں مجھکو بتا

۳۸، ۳۹
آپ ہی کی ذات ہے جو کرم کو سمجھا سکے
اور ایسا کون ہے؟ جو راستے پر لا سکے

وہ سدا رہتا ہے ارجن ہے جو اُتم آدمی
اُسکو اچھے کام سے ہوتی ہے دُنیا میں خوشی

لوک اور پرلوک میں بھی وہ تو رہتا ہے سُکھی
یوگ سے گرتا ہے جو بھی بعد مرنے کے وہی

۴۰، ۴۱
پھر جنم لیتا ہے جا کر وہ رشی دھن وان کے
بعد مدت یوگ سے پاتا ہے مکتی دان سے

یوگیوں کے گھر جنم ہوتا ہے اُس اِنسان کا
یاد وہ کرتا ہے جو پہلے جنم میں تھا کیا

اِسطرح کا بھی جنم مشکل سے ملتا ہے سدا
یوگ کا ابھیاس پھر کرتا ہے پہلے سے سوا

۴۲، ۴۳
اِس طرح کے یوگ میں کرتا ہے وہ کوشش بڑی
بعد مدت کے اُسے ملتی ہے دولت گیان کی

یوگ ادر ابھیاس ساری عمر گر اُسنے کیا
برہم سے بھی اُدنچا درجہ موکش بھی اُسکو ملا

یوگ کا اور برہم کا گر بھید اُس نے پا لیا
پاپ سے شدھ ہو گئے پھر اُسکے دِل اور آتما

یوگ ۔ شردھا ۔ چیشٹا سے وہ جنم لے گا کبھی
جال سے آواگون کے پھر چھٹے وہ آدمی

۴۵،۴۴

تپ سے اور سنیاس سے یوگی کا درجہ ہے بڑا
جو بھی شردھا اور دِل سے ہے مجھی کو پوجتا

کرم یوگی کو میں گیانی سے ہوں اُتّم جانتا
نُور میرا ہے وہ اپنی آتما میں دیکھتا

یوگیوں میں سب سے اُتّم ۔ گیان کی وہ روشنی
سارے سُکھ ملتے ہیں اُسکو برہم یوگی ہے وہی

۴۷،۴۶

ادم تت ست

ساتواں ادھیائے

گیان وگیان یوگ

(یعنی دھیان سے ایشور کی پراپتی)

شلوک ۳۰

جسطرح ہو ویر ارجن مجھ میں اپنا من لگا مجھ کو تو جس روپ میں پوجے گا اسمیں پائیگا	یوگ سادھن کرتا کرتا تو شرن میں میری آ پھر تجھے اپدیش دونگا سب سے آتم گیان کا
تجھکو میں تدبیر اور انبھو سے دوں گا روشنی پھر نکھر کر صاف ہو جائے گی تیری زندگی	۲،۱
روشنی جو چاہتا ہے اِس طرح کے گیان کی دیکھتا ہے رُوپ سو ہی میرے مشکل سے کوئی	آدمی ہے وہ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی آگ پانی اور ہوا۔ آکاش میں سکتی چھپی
مَن میں بدھی اور دھرتی میں مجھے تو پائے گا تو مجھے ابھیمان میں بھی اپنے دِل میں لائے گا	۴،۳

میری ہیں دو شکتیاں لیکن وہ دونوں ہیں جدا آدمی کی ہے جو کایا اُس میں میری آتما	اور انہی دو شکتیوں سے ہر بشر پیدا ہوا میں نے دُنیا کو بنایا ہر کوئی مجھ سے بنا	
	یہ سمجھ تُو جسکو جب چاہوں بنا ڈالوں اُسے اور جب چاہوں اُسی دم میں مٹا ڈالوں اُسے	۶،۵
اے دھننجے بھید اتنا بھی نہیں تو جانتا جسطرح دھاگے میں دانوں کو پرو دیا دیکھتا	میں ہی ہیں پرماتما ہوں اور ہوں سب سے بڑا ٹھیک ایسے ہی جہاں میں سب کی ہیں آتما	
	میں نے اُن سب کو پرو دیا ہے اِسی ترتیب سے آگئے ہیں مجھ میں سارے جیو اِس سنسار کے	۷
جل کے اندر تو مجھے صورت میں رس کی پائیگا رُوپ میرا ہی سبھی ویدوں میں ہے اونکار کا	چاند اور سُورج کے اندر میں چمکتا ہوں سدا حرف ہُوں آکاش کا یہ جانتی ہے آتما	
	آدمی کو آدمی منوا دیا جس چیز نے وہ تو پرشارتھ ہے میرا اِسکو ہیں سب جانتے	۸
شُدھ خوشبو کیطرح ہے شکل دھرتی میں چھپی میں تپسوی کا ہوں تپ یہ عقل بھی ہے جانتی	میں چمک ہُوں آگ کی اور جیوں کی ہوں زندگی میں سبھی جیووں میں پارتھ شکل میں ہوں بیج کی	
	عقل کی صورت میں مجھ کو گیانیوں میں پائیگا جو تجسوی آدمی ہے تیج میں اُس کا بنا	۱۰،۹

کام بلوانوں کا میں ہوں کامنا اِنسان کی
تینوں گُن کی بھاؤنا ہُوں شوک موہ مجھ سے سبھی

کام اور وہ کامنا جو شاستر میں ہے لکھی
ہے وشے ابھیمان کی جڑ میرے پانی سے ہری

۱۱، ۱۲
میں نہیں ہوں اُن میں اور جن ہر کوئی مجھ سے بنا
میں نے یہ رچنا رچی ہے میں تو ہوں پرماتما

دیر ارجن جو رجو ست اور تمو گن میں پھنسا
دُرگنوں نے آدمی کو دُور مجھ سے کر دیا

آدمی وہ ذات کو میری نہیں پہچانتا
جیت لینا اِن گنوں کا کام ہے مشکل بڑا

۱۳، ۱۴
جو شرن میں میری آیا جس کو میری لو لگی
پھر کبھی جاتا نہیں وہ دُرگنوں کے پاس بھی

جو ہیں پاپی اور مورکھ وہ نہیں بھجتے مجھے
کرم بھی ہیں نیچ اُن کے اور چلن اُنکے بُرے

جال میں مایا کے پھنس کر گمان بھی ہیں کھو چکے
یاد کرتے ہیں مجھے یہ بھی بشر سنسار کے

۱۵، ۱۶
وہ ہے لوبھی یا ہے دکھیا یا ہے گیانی آدمی
یا وہ جس نے وِشو رُوپی شکل ہے پہچان لی

یکّے دل سے جس نے پوجا اور مجھی میں کھو گیا
سب سے اچھا سب سے بہتر ہوں میں اسکو جا

ہے وہ اُتم اور گیانی پیارا ہے اُس سے جو بڑا
اور گیانی میں سمجھتا ہوں میں اپنی آتما

۱۷، ۱۸
میری رہتا ہے شرن میں آتما مجھ میں بسی
یاد سوتے جاگتے کرتا ہے مجھ کو ہر گھڑی

وہ گیانی آدمی جس نے جنم لے کر کئی
ایسے گیانی آدمی کی ہے زمانے میں کمی

اپنی کوشش سے ہے میری آتما پہچان لی
عقل اِن میں جب بہک جاتی ہے جس انسان کی

تب کسی دیوی کو ہے یا دیوتا کو پوجتا
اور وہ گھڑتا ہے قصہ اُسکی پھر تعریف کا
۱۹، ۲۰

سچے دِل سے ہے بشر جس دیوتا کو پوجتا
میں اُسی رستے پہ سیدھا اُسکو دیتا ہوں چلا

اپنی شردھا کے مطابق اُس نے اُسکو پالیا
من سے اور شردھا سے جسکو پوجتا ہے وہ سدا

خواہشیں ہوتی ہیں پوری پھل بھی ملتے ہیں اُسے
کام کرنے پڑتے ہیں یہ نام سے اُس کے مجھے
۲۱، ۲۲

ایسے کم بدھی کے اِنسانوں کو ناشی پھل ملے
اور جو ہیں بھگت میرے وہ تو پاتے ہیں مجھے

دیوتا بھی وہ ہیں ملتے جسکو تھے وہ پوجتے
جو ہیں مورکھ میری شکتی وہ نہیں پہچانتے

مورکھوں میں کون ہے پربھاؤ میرا جانتا
جیسے اِک پتھر کا بت ہو یوں ہے مجھ کو مانتا
۲۳، ۲۴

میں نہیں ہوں سامنے ہوں یوگ مایا میں چھپا
ذات میری اور جنم کو وہ نہیں پہچانتا

میری مایا تینوں گن ہیں جو بھی مورکھ کھو گیا
جیو جتنے ہو چکے ہیں میں ہوں سب کو جانتا

زندگی اور موت سے ہوں ہر کسی کی باخبر
ذات اوناشی ہے میری سب پہ رکھتا ہوں نظر
۲۵، ۲۶

جگ میں خواہش کے مطابق ہر بشر پیدا ہُوا
پاپ جسکا مٹ چکا ہو اُس کی اُتم آتما

خواہشوں میں پھنس کے مُورکھ نے دیا مجھکو بھُلا
جسکا اِس دُنیا کے دُکھ سکھ سے نہیں کچھ واسطہ

پکّے دل سے پوجتا ہے جو بھی دُنیا میں بشر
وہ جنم لیتا ہے خواہش کے مطابق سر بسر

۲۸،۲۷

جو بشر سنسار کا میری شرن میں آگیا
برہم کے ہمراہ سب کرموں کو ہے پہچانتا

موت سے یا وہ بڑھاپے سے ہو گھبرایا ہُوا
جان کر اوناشی مجھکو ہے مجھی کو پوجتا

جان ایسا آدمی جس وقت بھی دینے لگے
مرتے دم بھی ہر نفس وہ یاد کرتا ہے مجھے

۳۰،۲۹

اوم تت ست

آٹھواں ادھیائے

مہاپُرش یوگ

شلوک ۲۸

مجھکو پرشوتم[۱] بتادیں آپ آب اِتنا ذرا — برہم کیا ہے؟ اور ادھیاتم نہیں میں جانتا
ناشواں کہتے ہیں کسکو؟ دیو کا مطلب ہے کیا؟ — ادھ یگیہ کہتے ہیں کسکو؟ جسم میں کیسے بسا؟

۱، ۲
اے مدھوسودن بشر کو موت ہو جب آ رہی
کس طرح پھر آتما ہے آپ کو پہچانتی؟

ناش جسکا ہو نہ اُرجن برہم ہے وہ آتما — جسم میں جو جیو ہے ادھیائے تم اُسکو کہا
یگیہ کہتے کرم کو ہیں جس میں دُنیا کا بھلا — ناشواں ہی جو پدارتھ اُنکو ادھ بھوت جانتا

۳، ۴
دیو کہتا ہوں میں اُس کو تو بشر جس کو کہے
ہر بشر میں یگیہ بن کر آتما میری بسے،

۱ یعنی اُتم پرشش۔ برہم کی ذات

مرتے دم بھی یاد کرتا ہے جو مجھکو آدمی
سوچنے کی بات اِسمیں اب نہیں ارجن کوئی

پراپتی ہوتی ہے اُسکو میرے ہی سورُوپ کی
مرتے مرتے آدمی کو یاد ہو جس کی رہی

دھیان رہتا ہے اُسے ہر حال میں اُسکا سدا
دھیرے دھیرے پھر اُسی کا رُوپ اُس نے پا لیا ۵، ۶

یاد کرکے مجھ کو ہو تیار لڑنے کے لیئے
اِس طرح کے یوگ سے اِک روز پائیگا مجھے

من کو اور بدھی کو میرے دھیان میں تو ڈھال دے
یوگ کے ابھیاس میں ہر وقت جو انساں رہے

اور میرے گیان کی ہو اُسکے دل میں لو لگی
سب سے اُتم اور گیانی کو وہ پائے آدمی ۷، ۸

راج اِس سنسار پر کرتا ہے ایسا آدمی
اُس میں سورج کیطرح سے گیان کی ہے روشنی

ہے بہت چھوٹے سے چھوٹا اور نرالا روپ بھی
جسکو عادت ہے سمادھی کی بھی اور ابھیاس کی

جو پرانا یام کرتا ہے وہ انساں ہے بھلا
آتما کو ڈھونڈتا تھا اُس کو آخر پا لیا ۹، ۱۰

وید کو جو جانتا ہے موت سے وہ چھٹ گیا
یوگ اور ابھیاس سے کرتا ہے کوشش وہ سدا

راگ کے اور دویش کے چکر سے ہے وہ بچ گیا
ایسی پدوی جسکو سنیاسی ہے دل سے چاہتا

برہم چریہ کے سہارے ڈھونڈتا ہے وہ اُسے
ایسے اُتم پد کے بارے میں بتاتا ہوں تجھے ۱۱

بند کر لے آدمی جب سب بدن کے راستے
یوگ کرتا ہو وہ جسدم دھیان میرا ہی کرے

جان ہو مستک میں اُسکی دل بھی ہردے میں رہے
یوگ کرتے کرتے اپنے جسم کو وہ چھوڑ دے

پرم گت کو آپ پالیتا ہے ایسا آدمی
شانتی کے ساتھ ملتی ہے زمانے کی خوشی ۱۳،۱۲

جس نے مجھ سے لو لگائی اور مجھ میں کھو گیا
یوں جنم اور دُکھ سے چھٹ جاتا ہے پیچھا سدا پھر

ایسے یوگی نے مجھے آرام سے پھر پا لیا
اِس طرح پاتی ہے مکتی آدمی کی آتما

یوگ اور ابھیاس میں جس نے لٹا دی زندگی
اُس نے ہی نروان پایا اور میری روشنی ۱۵،۱۴

یوگ سے جو دُور ہیں وہ بھول بیٹھے ہیں مجھے
ایسے بندے رہنے والے ہوں کسی بھی لوک کے

لوٹنا اُن کو پڑے گا برہم کے بھی لوک سے
وہ اِسی دھرتی پہ ارجن لوٹ کر پھر آئینگے

لیکن ایسا آدمی جو جائے گا مجھ میں سما
وہ جنم کے چکروں سے چھوٹ جائیگا سدا ۱٦

جانتا ہے برہم کے[1] دن رات کو جو آدمی
دن جسے کہتے ہیں اُسکا نام تو ہے زندگی

ہے خبر کتنے بڑے ہیں اُسکو سب دن رات کی
رات کہتے ہیں جسے وہ موت کی ہے اک گھڑی

رات دن کے فرق کو وہ اسقدر ہے جانتا
جسطرح سے ہے کنارہ زندگی اور موت کا ۱۸،۱۷

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر

اس طرح رہتا ہے جاری رات دن کا سلسلہ
راج ہوتا ہے وہاں پھر زندگی اور موت کا

ان میں اک جن ایک طاقت ہے جو ہے سب سے جدا
وہ سناتن اور آتم۔ نُور ہے سب سے بڑا

ناش ہونے پر بھی دنیا کے رہے گا وہ سدا
شُدھ اور آتم ہے سب سے نام ہے پرماتما
۱۹، ۲۰

جیوا و ناشی ہے جو بھی اُسکی آتم زندگی
مجھ کو پانے سے پرم گت آدمی کو مل گئی

وہ جدا ہوتی نہیں جو آتما مجھ میں ملی
وِیرپارتھ میرے من میں آتما سب کی بسی

میں نے دنیا کو بنایا سب کا ہوں پرماتما
یوگ سے جس نے بھی پُوجا بس اُسی نے پالیا
۲۱، ۲۲

حاشیہ صفحہ ۶۶، برہماجی کے رات دن اور اُن کی عمر کی تفصیل تو بہت لمبی ہے لیکن مختصر طور پر یوں کہا جا سکتا ہے چار یُگوں کا ذکر یوں ہے (۱) ست یُگ - یہ ۱۷۲۸۰۰۰ برس لمبا ہے (۲) تریتا - یہ ۱۲۹۶۰۰۰ سال لمبا ہے - (۳) دواپر - یہ ۸۶۴۰۰۰ سال کا ہے (۴) کل یگ یہ ۴۳۲۰۰۰ سال لمبا ہے -

یہ سب یگ ۴۳۲۰۰۰۰ سال ہوئے - جب یہ سب یگ ایک بار ختم ہو جاتے ہیں تو ۴۳۲۰۰۰۰ سال ختم ہوتے ہیں جب وقت یہ چاروں یگ ایک ہزار بار ختم ہو جاتے ہیں تو یہ برہماجی کا ایک دن کہلاتا ہے یعنی برہماجی کا ایک دن ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال کے برابر ہے اور اتنی ہی لمبی برہماجی کی ایک رات ہے اتنے لمبے جب تیس دن اور تیس راتیں گزر جائیں گی تو برہماجی کی عمر ایک مہینے کی ہوتی ہے یعنی ۳۰ × ۲ × ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ = ۲۵۹۲۰۰۰۰۰۰۰ سال، لیکن برہماجی کی عمر ۱۰۰ سال ہے اسلئے برہماجی کی عمر ۲۵۹۲۰۰۰۰۰۰۰ × ۱۲ × ۱۰۰ = ۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ یعنی برہماجی کی عمر ۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ سال ہے -

جس سمے یوگی جہاں میں ہیں بدن کو تیاگتے
اگنی جوتی دن شکل سے جو بشر ہو کر گئے

کون سے ہوتے ہیں پیدا؟ پائیں مکتی کون سے
جبکہ ہو پورب میں سورج ہوں اُجالے کے

جس کسی کو موت آئے اس سمے کے درمیاں
موکش کے دامن میں ملتے ہیں اُسے سکھ کے نشاں

۲۲، ۲۳

چھا رہا ہو جب اندھیرا وقت بھی ہو رات کا
وہ جنم لیتا ہے پھر سے اُس سمے جو مر گیا

اور پچھم میں ہو سورج چاند بھی ہو چڑھ رہا
اِک اندھیرے سے بنا ہے تو رستہ ہے وہ دکھ بھرا

جانے والے شکل مارگ کے کبھی پھرتے نہیں
کرشن مارگ جو ہیں جانے لوٹ آتے ہیں یہیں

۲۵، ۲۶

ویر پارتھ جانتا ہے جو یہ دونوں راستے
یوگ کا پالن تجھے ہر وقت کرنا چاہیے

ایسا یوگی تو ہمیشہ سیدھے رستے پر چلے
پھل ملے جو وید سے ہے یگیہ اور تپ دان سے

جاننے پر اُس کو یوگی سب سے اُتم ہو گیا
اونچی پاتا ہے وہ پدوی اُسکی اُتم آتما

۲۷، ۲۸

❁

۱؎ یہ پہلے اگنی دیوتا کے راج میں پھر جوتی دیوتا کے راج میں پھر دن کے دیوتا کے راج میں پھر شکل پکش کے پاس پہنچتے ہیں اس طرح باری باری تب کہیں جاکر برہم کو پاتے ہیں یہ راستہ دیوی مارگ کہلاتا ہے اس راستے پر جانے والے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

۲؎ یہ دوسرا راستہ ہے جیسے سُرگ میں کرم کا پھل بھوگ کر پھر دنیا میں جنم لیتے ہیں۔

اوم تت ست

نواں ادھیائے

راج ودّیا

شلوک ٣٤

ست گنوں میں درگنوں کو تو نہیں جب ڈھونڈتا جان کر اسکو بُرے کرموں سے چھوٹے گا سدا	اِس لئے میں گیان تجھکو گپت دیتا ہوں بتا گیان ہے یہ شُدھ اُتم اور پوشیدہ بڑا
دھرم کے انوسار اُتم سب سے بہتر ہے یہی ناش سے بھی دُور ہے یہ روشنی ہے گیان کی	٢،١
اِس طرح کے دھرم میں شردھا نہ رکھتے جو کوئی اُسکی گزریگی سدا آواگون میں زندگی	ایشور سے دُور رہ کر وہ جنم لے گا کئی میں نے یہ دُنیا بنائی جیو مجھ میں ہیں سبھی
اِن سبھی باتوں کے ساتھ اِک بات میری مان لے میرا اِن جیووُں سے کچھ مطلب نہیں پہچان لے	٤،٣
یوگ بل کو دیکھ میرے میں نے یہ دُنیا رچی پالنا کرتا ہوں سب کی میری مایا ہے سبھی	جیو سب کے سب ہیں مجھ میں اور نہیں میں جیو میں آسماں پر جیسے وایو ہر جگہ ہے گھومتی
اِس طرح سے جیو ہیں جتنے بھی اِس سنسار کے میری شکتی سے وہ سب کے سب مجھی میں آگئے	٦،٥

جب بھی ہوتی ہے تباہی ارجن اس سنسار کی مختلف صورت سے میں نے پھر جنم کی شکل لی	تب سما جاتے ہیں مجھ میں جیو دنیا کے سبھی میری شکتی کا یہ بل ہے اور یہ میری روشنی	
	میں اُسے سنسار میں کرتا ہوں پیدا بار بار زندگی اور موت دونوں پر ہے میرا اختیار	۷، ۸
اے دھننجے میں نہیں آدھین کرموں کے کبھی اور پراکرتی میں ارجن میری مایا ہے چھپی	جگ کے کرموں سے نہیں ہے واسطہ میرا کوئی میرے کہنے پر ہے قدرت نے یہ سب رچنا رچی	
	اُس نے دنیا کو بنایا اِس طرح سے بار بار میری شکتی کا زمانے پر ہے پورا اختیار	۹، ۱۰
دیکھ کر مُورکھ تو مجھ کو رُوپ میں اِنسان کے اِیشور کا روپ ہوں میں یہ نہیں وہ جانتے	میرا کرتے ہیں انادر وہ نہیں سمجھے مجھے وہ وشے اور پھل کے چکر میں ہیں بدّھی کھو چکے	
	لوبھ میں اور موہ میں ڈوبی ہے اُن کی آتما اس لیئے وہ دیوتوں کا ڈھونڈتے ہیں آسرا	۱۱، ۱۲
من شریر اور اِندریوں کو بس میں جس نے کر لیا دیوتوں کو چھوڑ کر جو ہے مجھی کو ڈھونڈتا	مان کر اوناشی مجھکو ہے جو مجھ کو پوجتا یوگ کرتا ہے جو ایسا مجھ میں جاتا ہے سما	
	دھیان میں رہتا ہے میرے میری وہ مہما کرے ہر پدارتھ ایسے انسان کو زمانے میں ملے	۱۳، ۱۴
	٭ یہ دیوی پراکرتی والے ہیں بڑے دیالو اور شردھا والے جیو ہیں۔	

ایشور کے روپ میں جو گیان یگیہ سے پوجتے
کچھ تو مجھ کو پوجتے ہیں ایشور کے داس سے
مجھ میں اور جیووں میں وہ انتر نہیں کچھ جانتے
گیانیوں کے کرم میں سب روپ میرے ملتے ہیں چھپے

میں ہون اور گھی کے اندر میں ہوں اگنی میں چھپا
یگیہ اور منتر کی صورت میں مجھے تو پائے گا
۱۵، ۱۶

میں بدھاتا اور ہوں ماتا پتا سنسار کا
ہاں یجر رگ سام ویدوں میں ہے میری آتما
میں پتامہ اُدم میں ہوں اور ہوں پرماتما
ایشور سنسار کا ہوں میں ہوں سب کو پالتا

میرے قبضے میں ہے سب کی موت بھی اور زندگی
بیج اس سنسار کا ہوں میں نہیں مٹتا کبھی
۱۷، ۱۸

مجھ سے گرمی اور بارش ہے زمانے میں سبھی
تینوں ویدوں کے گیانی سوم رس سے شدھ بھی
ست بھی ہوں جھوٹ بھی میں زندگی اور موت بھی
یگیہ میرا کر کے چاہیں سُرگ کی جو زندگی

سُرگ میں جاتے ہیں سیدھے سکھ بھی ہیں وہ بھوگتے
دیوتا اُن کو ملیں وہ جن کو تھے وہ پوجتے
۱۹، ۲۰

کرم پھل سے سُرگ پا کر پھر بھی لیتے ہیں جنم
جو بھی مجھکو پوجتے ہیں مجھ پہ رکھتے ہیں بھرم
فائدہ ویدوں سے لیں۔ آواگون کا دُکھ انکو غم
اُن کی میں کرتا ہوں رکشا ہر گھڑی اور ہر قدم

چھوٹ جاتے ہیں وہ سب آواگون کے جال سے
میں ہی دیتا ہوں پدارتھ اُنکو پھر سنسار کے
۲۱، ۲۲

دیوتا میرے سوا جس نے بنائے دوسرے
اِس لیۓ آواگون کے وہ ہیں چکر میں پھنسے

وہ تو سب ہر بھر کے ارجن ہیں مجھی کو پوجتے
یگیہ کا میں بھوگتا ہوں وہ نہیں سمجھے مجھے

میں ہوں مالک میری شکتی میں یہ سب بے خبر
اس لیۓ آواگون کا اُن پہ رہتا ہے اثر
۲۴،۲۳

دیو بھوتوں اور پتروں کو ہیں جو بھی پوجتے
بھگت جو میرا بنا بیشک وہ پاتا ہے مجھے

اُن کی آشا کے مطابق اُسکا پھل اُنکو ملے
مجھ پہ شردھا سے جو پتر پھول پھل اور جل چڑھے

سچے دل سے اُس کی چیزوں کو میں کرتا ہوں قبول
ہیں پھلوں سے بڑھ کے مجھ کو اُسکی شردھا کے پھول
۲۶،۲۵

کرم اپنے اور سب کچھ مجھ پہ ارجن چھوڑ دے
میرے ارپن سب کو کر دے گیان دیتا ہوں تجھے

تو ہو تپ دان اِس دنیا میں جو کچھ بھی کرے
پھل کے بندھن سے بھی چھوٹے موکش بھی تجھ کو ملے

یوگ سے سنیاس کے جب وقت مُکتی پائے گا
مجھ میں مل جائیگی آکر آپ تیری آتما
۲۸،۲۷

دوست دشمن ہر کسی کو جانتا ہوں ایک سا
وہ ہے مجھ میں میں ہوں اُس میں فرق سب جاتا رہا

جس نے بھی شردھا سے پوجا اُسنے مجھکو پا لیا
چھوڑ کر سب کو اگر ہو نیچ بھی یوں پوجتا

اِس طرح کا بھگت ہے جو شُدھ اُس کی آتما
اُس کا من بھی شُدھ ہے اور اُس کا نشچے ہے بھلا
۳۰،۲۹

بھگت میرا تو بہت جلدی بنے دھرماتما — موکش پاتا ہے وہ جلدی بھید یہ بھی سُن ذرا
بھگت اوناشی ہے میرا یگیہ کرتا ہے سدا — شودر ہو ویشیا ہو یا کوئی پاپی بڑا

جو کوئی میری شرن میں ویر ارجن آگیا،
اُسکو اُتم گت ملی اور موکش کا درجہ ملا — ٣١، ٣٢

برہمن کی راج رشیوں دانیوں کی بات کیا — یہ سبھی اُتم ہیں ارجن اِن کا درجہ ہے بڑا
میری پوجا کر جہاں میں اور مجھ سے لو لگا — یگیہ کر تو میرا ارجن میرے آگے سر جھکا

یگیہ اِس وشواس سے تُو نے کیا پوجا جو کی
مجھ کو تُو پا جائیگا تجھکو ملے نروان بھی — ٣٣، ٣٤

اوم تت ست

دسواں ادھیائے

بھبوت یوگ

شلوک ۴۲

غور کر باتوں پہ میری سوچ میں نے کیا کہا؟
میں نے کی ہے جو نصیحت اُس میں ہے تیرا بھلا
تجھکو مجھ سے پیار ہے یہ گیان تجھکو یوں دیا
مہرشی ہو کوئی ارجن یا ہو کوئی دیوتا،
میری شکتی اور وہ پربھاؤ سے ہے بے خبر
میں نے اس سنسار کی رچنا رچی ہے سر بسر ۲،۱

ویر ارجن بات اتنی اور سن میری ذرا
جو کوئی ہے سب یگوں کا مجھ کو مالک مانتا
میں جنم لیتا نہیں ہوں میں تو رہتا ہوں سدا
موہ سے دنیا کے ارجن آدمی وہ چھٹ گیا
جسکو میرا گیان ہے اور جسکو میری لو لگی
شانتی سکھ اُس نے پائے اور اُسے مکتی ملی ۳

عقل ہو یا گیان ہو یا ست ہو، یا چھما
یہ تپسیا اور آہنسا یہ سب اچھا برا،
اندریاں دکھ سکھ ہو ڈر، یا خوف ہے سنسار کا
آدمی کا جو بھی ہے پربھاؤ میں ہوں جانتا
میں نے ان سبکو بنایا یہ سبھی مجھ سے بنے
میرے کہنے پر ہیں چلتے کام سب سنسار کے ۴،۵

سات رشیوں چار منوں کو جنم میں نے دیا
میری شکتی اور طاقت کو بھی جس نے پا لیا

اور انہی گیارہ سے پھر سنسار کو میں نے رچا
اُس بشر کا یوگ پر بھی پورا قابو ہو گیا

ایسا اُتم اور گیانی جس کو میری لو لگی
وہ سمایا مجھ میں آکر اُس کو مکتی بھی ملی

۶،۷

میں نے ارجن اس سبھی سنسار کو پیدا کیا
یہ سمجھ کر ہر گیانی پریم سے ہے پوجتا

ہر جگہ شکتی ہے میری میں ہوں سبکو پالتا
پریم میں ہی میرے ارپن جس نے سب کچھ کر دیا

میرا ہی اُپدیش دے جو مجھ میں کھو دے زندگی
اُسکو سکھ دیتا ہوں بیشک اُسکو دیتا ہوں خوشی

۸،۹

یوگ لیکر جو بھی مجھکو پریم سے ہیں پوجتے
میرے ہی پرکاش سے اُن کے اندھیرے مٹ گئے

عقل دیتا ہوں انہیں وہ جس سے پاتے ہیں مجھے
ایسی اُتم آتمائیں جوت اک میری جلے

گیان کے دیپک سے ملتی ہے انہیں پھر روشنی
دُور ہوتی ہے سیاہی اُن کے سب اگیان کی

۱۰،۱۱

ساری باتیں سن کے ارجن نے کہا بھگوان سے
سب رشی اور مہرشی یہ بات ہیں فرما گئے

آپ اُتم برہم ہیں اور آپ ہیں سب سے بڑے
اسِت۔ نارد۔ بیاس۔ دیول سب اُتم جانتے ہیں

بات جو وہ کہہ گئے ہیں آپ نے بھی وہ کہی
آپ سے بڑھ کر نہیں سنسار میں شکتی کوئی

۱۲،۱۳

آپ جو فرما رہے ہیں رشی گن کہہ گئے
دیوتا۔ دانو بھی شکتی کو نہیں پہچانتے

سب کی باتیں سچ ہیں دنیا میں مرے واسطے
دیوتوں کے دیوتا ہو ایشور ہو جیو کے

۱۴، ۱۵
آپکو معلوم ہے جو بھی ہے شکتی آپ کی
ایسی آتم ذات کو سمجھا نہ دنیا میں کوئی

آپ ہر اک "جن" کا اپنے کچھ بتائیں تو پتہ
دھیان بھی کر لوں میں یوگی راج اگر کچھ آپکا

آپ کی شکتی ہو جس میں آپ بھی ہوں جس جگہ
آپ کو سمجھوں گا کیسے؟ آپ یہ بھی دیں بتا

۱۶، ۱۷
اور اس دنیا میں ہیں ایسے پدارتھ کون سے؟
جن سے سچا گیان اور لو آپ کی مجھ کو ملے

اپنی شکتی اور مایا کو بتائیں پھر مجھے
سُن کے اتنی بات پھر بھگوان فرمانے لگے

شدھ امرت سی ہے بانی آپ کی پریم سے
میری مایا اور شکتی انت سے بھی ہے پرے

۱۸، ۱۹
اُس میں سے کچھ شکتیاں میں تجھ سے کرتا ہوں بیاں
غور سے سُن ویر ارجن اب تو اُن کے بھی نشاں

سب کے دل میں بس رہی ہے ایک میری آتما
وشنو آہوتی میں میرا روپ رہتا ہے سدا

میں ہوں مالک ہر کسی کی زندگی اور موت کا
جوتیوں میں اور سورج میں مجھے تو پائیگا

۲۱، ۲۲
مرت گن میں جو تو ڈھونڈے شکل ہے میری مریچ
تاراگن میں ویر ارجن چندرماں کے میں ہوں بیچ

وید جس میں میں ملونگا سام کہتے ہیں اُسے
پرانیوں میں آتما سے اندریوں میں من مجھے

دیوتاؤں میں ملونگا اندر[a] ہی کے نام سے
رُدروں میں نام سے شنکر کے ہیں سب جانتے

میں ہی ہیں کویر ہوں اور راگنی میں چھپا
تو پہاڑوں میں جو پوچھے تو سمیرو جانتا

۲۲ ، ۲۳

پروہتوں میں تو برہسپت مجھکو ارجن جانتا
اور جھیلوں میں جو ڈھونڈے ہے سمندر میری جا

نام سے سکند کے ہوں سینا پتیوں میں چھپا
روپ رشیوں میں ہے بھرگو بانیوں میں اوم کا

سب یگوں میں جپ کے یگ سے مجھکو دنیا جانتی
برتھوں میں روپ میرا ہے ہمالہ مانتی

۲۴ ، ۲۵

پیڑیاں ڈھونڈے تو پیپل میں ملونگا میں تجھے
تو کپل جی اور چترر تھ نام میرے جان لے

دیو رشیوں میں ملونگا مجھکو نارد نام سے
اور گھوڑوں میں جو ڈھونڈے نام شروا سے مجھے

ہاتھیوں میں ایراوت سے ہے زمانہ جانتا
آدمی کے روپ میں آیا تو میں راجہ بنا

۲۶ ، ۲۷

گائے میں ہوں کام دھینو شستروں میں ہوں بجر
میں وشے کا دیوتا ہوں کام میں ڈھونڈ اگر

باسکی سانپوں میں ہوں میں جانتے ہیں بے اثر
نام میرا شیش ہے ناگوں کے اندر بے خبر

جل کے اندر میں ورن ہوں پتروں میں آریما
اور شاسن میں جو ڈھونڈے یم سے مجھکو ڈھونڈنا

۲۸ ، ۲۹

[a] اندر دیوتا کی گائے کا نام ہے جس سے سب مرادیں ملتی ہیں۔

نام ہے پرملاد میرا کال بھی ہوں شیر بھی
شدھ کرنے کو ہے میری شکل وایو بن گئی

اور پرندوں میں جو پوچھے ہوں میں صورت گرُڑ کی
شوریروں میں جو پوچھے رام کی صورت بنی

۳۰، ۳۱
مچھلیوں میں ہوں مگرمچھ تو مجھے ڈھونڈے اگر
روپ میں گنگا کے ہوں دریا پہ ڈالے گر نظر

میں ہی اول میں ہی آخر جیو کے ہوں درمیاں
بحث کے آدھار پر تو ہے بہت اونچا نشاں

سب سے اتم گیان بھی ہوں جانتا ہے یہ جہاں
میں سماس اور دوند کی صورت میں ہوں ارجن یہاں

۳۲، ۳۳
کرم کا پھل میں ہوں دینا کال ہوں اور زندگی
اکشروں میں "آ" کی صورت میں ہے دنیا جانتی

میرے قبضے میں ہے سب کی زندگی بھی موت بھی
میں چھما بھی۔ سام بھی ویدوں میں میری روشنی

بن کے میدھا اور سمرتی ذات دھرتی میں چھپی
اور پھر گائتری میں میری شکتی ہے سبھی

۳۴، ۳۵
میں مہینوں میں ہوں منگسر کا مہینہ ہوشیار
اور رتوں میں مجھکو ڈھونڈے تو ہوں میں ارجن بہار

چھل میں ہوں جوئے کی صورت ست میں ہوں سب سے بڑا
واسدیو یادوں میں پانچ[1] میں ارجن بنا

جیت میں ہوں تیج میں ہوں اور رشیوں میں چھپا
اور منیوں میں جو ڈھونڈے ویاس میری آتما

۳۶، ۳۷
شاعروں میں ڈھونڈنا چاہے اگر مجھ کو کوئی
شنکر آچاری کے اندر روح میری ہے چھپی

۱؎ پانچ سے مراد پانچ پانڈوں ہے۔

ڈنڈ دنیا ہوں میں سب کو گیت کی ہوں خامشی
ہوں پدارتھ ہے خامشی کا آس کی ہوں زندگی

گیانیوں میں برہم گیانی میں ہے میری روشنی
جیو جتنے ہیں جہاں کے بیج سے میرے سبھی

جسقدر بھی جیو ہیں یہ اور ہے جو آتما
ہر کسی میں میری شکتی نور ہے میرا چھپا

۳۸، ۳۹

میری شکتی کا نہیں ہے انت دنیا میں کوئی
بات ارجن میں نے اس میں سے ذرا سی ہے کہی

کوئی کیا سمجھے گا شکتی اور میری روشنی
ڈھونڈنا چاہے اگر تو روشنی اس گیان کی

جتنی چیزیں تو جہاں میں ہے انوکھی دیکھتا
میری شکتی ہے سبھی میں ہر کوئی مجھ سے بنا

۴۰، ۴۱

سب کو جانے تو علیحدہ اس سے ہے کیا فائدہ
موکش کا جو راستہ تھا وہ دیا تجھ کو بتا

جس میں تیری بہتری تھی جس میں تیرا بھلا تھا
اک انس سے میں نے سب دنیا کو ہے دھارن کیا

نور ہے میرا جہاں میں میری شکتی ہے بڑی
اور اک ذرے سے میرے ساری دنیا چل رہی

۴۲

اوم تت ست

گیارھواں ادھیائے

وراٹ روپ (وشودرشن)

شلوک ۵۵

میرے سمجھانے کو بھگون گیان وہ اُتّم دیا
راز اب سمجھا میں سارا زندگی اور موت کا

موہ کا پردہ تھا جو بھی میرے من سے اُٹھ گیا
اب میں سمجھا کس طرح سنسار کا چکر چلا

آپکی شکتی بھی سمجھی اور مایا آپ کی
آپ کی ساری کتھا ہے آپ سے میں نے سُنی ۲،۱

آپ ہیں ویسے ہی بھگون جس طرح خود کو کہا
اُسکے تیج اور بل کو میں بھی چاہتا ہوں دیکھنا

ایشور کا روپ بھی مجھ کو دکھا دیجیے ذرا
وشودرشن کو ترستی ہے یہ میری آتما

آپ سے یہ التجا ہے یوگ گر سمجھیں مجھے
آپ اپنا روپ اوناشی مجھے دکھلائیے ۴،۳

میرے دیویہ روپ جو بے انت ہیں تو نے سُنے
اٹھ ہیں سنسار بارہ سورج مجھ میں کھڑے

رنگ شکتی. روپ بھی اُنکے نرالے ہیں بڑے
اشونی دو رودر گیارہ بھی مجھی میں آگئے

مجھ میں ہیں ساتوں مرُدت اے ویر ارجن دیکھنا
اور چیزیں بھی عجب جنکو نہ دیکھا اور سُنا ۶،۵

جیو سارے اور دُنیا مُجھ میں ارجن دیکھ لے
لیکن اِن آنکھوں سے ارجن تو نہ دیکھے گا مجھے

دیکھ جو تُو چاہتا ہے تاکہ سب شنکا مٹے
ایسیؔ آنکھیں دے رہا ہوں اپنی شکتی سے تجھے

۸ و ۷
دیکھ لیگا رُوپ اُن سے اور جلوہ گیان کا
ایشور کا رُوپ ہے سنسار میں اُتّم بڑا

پھر مہا یوگیشور نے ویر ارجن سے کہا
اُس میں تھے اَن گنت منہ اَن گنت آنکھیں دیکھتا

رُوپ اصلی دیکھ لے جو چاہتا ہے دیکھنا
اور عجب شستر تھے پہنے انت جسکا کچھ نہ تھا

۱۰ و ۹
جنگ کے ہتھیار چمکیلے تھے اُن میں بے شمار
سب کو حیرانی سے ارجن دیکھتا تھا بار بار

خوبصورت اُنکے کپڑے اور مالا نور کی
ہر طرف تھے منہ ہی منہ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی

ساری خوشبو سُرگ کی تھی اور شکتی تھی بڑی
لاکھوں سُورج میں کہاں تھی تیز اتنی روشنی

۱۲ و ۱۱
تھی چمک کچھ اُن میں اِتنی اور اِتنا نور تھا
آدمی کے واسطے مُشکل تھا اُن کو دیکھنا

اُس بدن میں جس میں تھے وہ دیوتوں کے دیوتا
دیکھ کر اُس رُوپ کو ارجن بڑا حیران تھا

رُوپ اُس میں مختلف صُورت سے تھا سنسار کا
رونگٹے اُسکے کھڑے تھے اور بدن تھا کانپتا

۱۴ و ۱۳
سر جھکایا - ہاتھ جوڑے رُوپ کو بھگوان کے
پھر یہ پُوچھا کُھل گئے جب سینکڑوں در گیان کے

ؔ دبیہ

میرے بھگوان دیکھتا ہوں میں آپ کے
سب رشی ہیں اور برہما سانپ بھی لہرا رہے

ہیں کنول کے پھول میں ہی جیو اور سب دیوتے
جسم میں ان گنت چہرے دیکھتا ہوں خوف سے

پیٹ آنکھوں اور ہاتھوں کا نہیں کوئی شمار
اِس کا کچھ اوّل نہ آخر دیکھتا ہوں بار بار

۱۶ و ۱۵

ہے گدا بھی چکر بھی اور تاج بھی پہنے ہوئے
دیکھنا اِس روپ کا مشکل ہے میرے واسطے

آگ اور سورج سے بڑھ کر ہیں اجالے نور کے
برہم بھی ہو اور امر ہو سب سے اتم ہو بڑے

دھرم کے رکھشک بھی ہو سنسار کے مالک بھی ہو
موکش جو بھی ڈھونڈتے ہیں کیوں نہ پوجیں آپکو؟

۱۸ و ۱۷

اِس جہاں میں کوئی اوّل ہے نہ آخر آپ کا
چاند سورج اِس میں آنکھیں نور ہے گرما رہا

ان گنت اِس میں بھجائیں چہرہ جلتی آگ سا
ہے زمین سے آسماں تک آپ ہی کی آتما

روپ ہے کتنا بھیانک اور نیہ چہرے آپ کے
دیکھ کر اِس روپ کو ہیں لوک تینوں کانپتے

۲۰ و ۱۹

رشی اور دیوتا ہیں سب شرن میں آپکی
آپ کی تعریف من سے کر رہے ہیں یہ سبھی

کانپتے ہیں ڈر کے مارے اُنکی حالت ہے بُری
دشٹ ہیں اسمیں رودر بھی ہیں اور سمارُت بھی

دیوتے بھی اشونی بھی دیکھتا ہوں سب کھڑے
دیکھتے ہیں آپ کو گندھرب گیانی خوف سے

۲۲ و ۲۱

بے شمار آنکھیں ہیں منہ ہیں جانگھ پاؤں اور بھجا
آپ سے سب ڈر رہے ہیں جسم بھی ہے کانپتا
پیٹ داڑھیں۔ روپ ہے کتنا بھیانک آپ کا
رنگ کو بھی روپ کو بھی آسماں ہے چومتا

۲۴ و ۲۳

منہ کھلے ہیں اور چمکیلی ہیں آنکھیں آگ سی
دل بھی دھڑکے جسم کانپے ڈر سے حالت ہے بری

منہ میں داڑھیں ہیں بھیانک کال ہی آ گئی
میرے بھگون مجھ کو بخشیں اب دیا اور شانتی
ڈر کے مارے اب نظر آتی نہیں ہے راہ بھی
کرن بھیشم آپ کے مکھ میں بہادر ہیں کئی

۲۶ و ۲۵

دیکھتا ہوں میں دشمن جی آپکے مکھ میں کھڑے
بس رہے ہیں سب بہادر آپ میں سنسار کے

کچھ بڑی داڑھوں میں بھگون آپکی ہیں جا رہے
دیکھتا ہوں کچھ تو چکنا چور ان میں ہو گئے
اور بہت سے آپکے دانتوں میں ہیں چمٹے ہوئے
جیسے دریا ہیں سمندر کیطرف سب بھاگتے

۲۸ و ۲۷

ہر بہادر آپ کے مکھ میں سمٹ کر آ گیا
آپ میں مجھ کو نظر آتی ہے سبکی آتما

جس طرح ہوں تیز اگنی پر پتنگے جل رہے
آپ انکو کھا رہے ہیں اپنا بھوجن جان کے
آپ کے منہ میں ہیں یوں برباد ہو سنگو کھنے
آگ کے شعلے بھی منہ میں ہیں بھڑکتے زور سے

۳۰ و ۲۹

نور کی گرمی ہے بالکل روپ ہے جو آگ کا
ساری دنیا کو اسی سے آپنے روشن کیا

	آپ کو پرنام میرا آپ سب کچھ دیں بتا اِس گھڑی ہوں شور بیروں کو مٹانے پر تُلا	اِس بھیانک رُوپ میں ہو کون؟ کہئے یہ ذرا میں بھیانک کال ہوں ارجن سبھی سنسار کا
۳۲ و ۳۱	دشمنوں کو اپنے ارجن تُو نہ مارے گا اگر یہ تو سب مر کر رہیں گے اِس زمیں پر سربسر	
	دشمنوں کو جیتنے کی ہے گھڑی تجھکو ملی کرن بھیشم۔ جیدرتھ کی ختم ہے اب زندگی	جنگ کو تیّار ہو ہے لیش کمانے کی گھڑی میرے ہاتھوں ویر ارجن موت انکی ہو چکی
۳۴ و ۳۳	میرے ہاتھوں سے بہادر ہیں یہ سارے مر چکے اِس بہانے سے تُو ارجن یہ نہا یُدھ جیت لے	
	جوڑ کر ہاتھوں کو وہ پرنام پھر کرنے لگا ہے جہاں خوش آپ سے اور آپکے گُن گا رہا	باتیں سُن کر کرشن کی ارجن بہت گھبرا گیا ڈرتے ڈرتے اُس بہادر نے یہ کیشو سے کہا
۳۶ و ۳۵	راکشس تو ڈر کے مارے دَس طرف ہیں بھاگتے آپ کو پرنام دل سے ہیں گیانی کر رہے	
	آپ کو پرنام جُھک کر ہر کوئی ہے کر رہا ہو سناتن اور مکمّل ساری دُنیا کو رچا	ہو اننت اور برہم بھی ہو دیوتوں کے دیوتا آپ اُتّم اور امر ہیں برہم کو پیدا کیا
۳۸ و ۳۷	آپ ہیں استھان جگ کا جاننے کے یوگ ہو پھر بدھاتا اور گیانی کیوں نہ پُوجیں آپ کو؟	

آپ اگنی اور وایو یم بھی ہیں اور چاند بھی
اسلیئے میں آپکو پرنام کرتا ہوں کئی
آپ برہما کے پتا ہیں اور جہاں کی روشنی
ہر طرف سے آتما پرنام ہے یہ کر رہی

ہر جگہ موجود ہے بس آپ ہی کی آتما
آپ ہیں مالک جہاں کے اور پیا پرماتما
۴۰ و ۳۹

دوست بھی میں نے کہا ہے اور یادو بھی کبھی
آج تک سمجھی نہ میں نے تھی جو شکتی آپکی
کرشن کہہ کر بھی پکارا پریم میں یہ بھول کی
کھاتے سوتے کھیلتے میں بھول جو مجھ سے ہوئی

جس گھڑی بھی بھول کی ہو یا انادر ہو گیا
ہو وشالی اور دیالو بخش دیں میری خطا
۴۲ و ۴۱

پوجنے کے آپ قابل آپ دنیا کے پتا
مل نہیں سکتا ہے ترلوکی میں اُتم آپ سا
ہو گورو بھی سب سے اُتّم سب سے درجہ ہے بڑا
اس لیئے ڈنڈوت کر کے مانگتا ہوں میں چھما

باپ بیٹے کو چھما دے ۔ آدمی عورت کو دے
یوں معافی آپ دے دیں ہے نویدن آپ سے
۴۴ و ۴۳

آپ دنیا کے نواسی دیوتوں کے دیوتا
اس سے میں گھبرا رہا ہوں روپ پہلا دکھا دیں
دیکھ کر میں خوش ہوا وہ روپ جو دیکھا نہ تھا
سر پہ جسکے تاج ہو ہاتھوں میں چکر اور گدا

میرے بھگوان اب دکھا دیں روپ پہلا ہی مجھے
دیکھ کر اس روپ کو ہیں ہاتھ پاؤں کانپتے
۴۶ و ۴۵

میں نے خوش ہو کر دکھایا رُوپ یہ ارجن تجھے
وید یگیہ اور دان سے بھی یہ نہ انساں کو ملے

آجتک دیکھا نہیں تھا یوں کسی نے بھی مجھے
اور تپسیا سخت کر کے بھی نہ اِس کو پا سکے

۴۸ ، ۴۷
میری شکتی میری مایا رُوپ جو دیکھا یہاں
آدمی دیکھے جو مرتیو لوک میں ممکن کہاں؟

دیکھ کر اِس رُوپ کو ارجن نہ تُو گھبرا ذرا
دلمیں خوش ہو دیکھ جلوہ اب تُو پہلے رُوپ کا

کس لیئے تُو کانپتا ہے اور ہے کیوں ڈر رہا
شانتی کا رُوپ پھر بھگوان نے دھارن کیا

۵۰ ، ۴۹
اِس طرح ارجن نے دیکھی ایشور کی روشنی
اُس وشالی رُوپ نے ارجن کو دی پھر شانتی

آدمی کے رُوپ میں وہ شانتی کا رُوپ تھا
پھر مدھوسودن نے اِتنا دیر ارجن سے کہا

دیکھ کر اُس رُوپ کو ارجن کا ڈر جاتا رہا
تُو نے دیکھا ہے جو جلوہ میرے اصلی رُوپ کا

۵۲ ، ۵۱
دیکھنا اِس رُوپ کا دُنیا میں مُشکل ہے بڑا
چاہتے ہیں دیوتا یہ رُوپ میرا دیکھنا

نور دیکھا ہے جو ارجن تُو نے میرے رُوپ کا
تپ میں ارجن تُو ہے پورا شُدھ تیری آتما

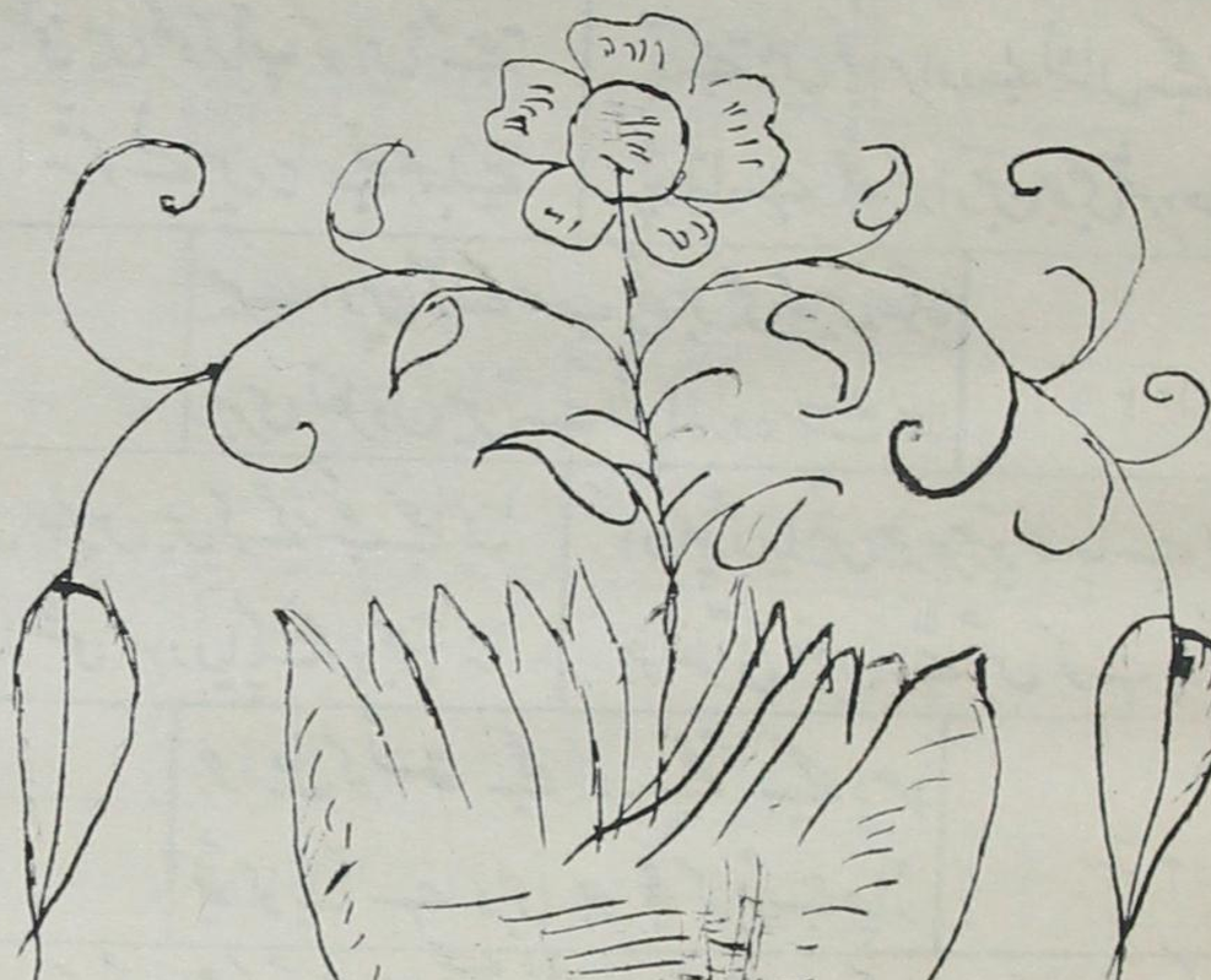
وید۔ تپ اور دان۔ یگیہ سے دیکھنا مُشکل بڑا
آدمی تیری طرح بھگتی میں جو بھی کھو گیا

۵۴ ، ۵۳
زندگی۔ تن۔ من کو ارپن جو بشر میرے کرے
شُدھ آتم ایسا گیانی میرے ہی من میں بسے

کرم دُنیا میں کریں جو آدمی میرے لئے
میری بھگتی۔گیان میں ہیں خود بھی جو کھو چکے

اور مجھی کو ہیں پرم پُرشارتھی سمجھے ہوئے
دُور ہیں سنسار کی جو دشمنی اور پیار سے

اِس بھرے سنسار میں جتنے ہیں ایسے آدمی
شانتی اور سُکھ سے ارجن مجھ کو پائیں وہ سبھی ٥٥



اوم تت ست

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

شلوک ۲۰

کچھ بشر بھگتی میں کھو کر آپ کو ہیں پُوجتے
اِن میں اُتم کونسے ہیں یہ مجھے سمجھائیے

پُوجتے ہیں کچھ امر اور بے نشاں سمجھے ہوئے
پُوجتا ہے مجھ کو ارجن جو بھی شردھا پریم سے

میرے ارپن کر کے سب کچھ جو بھی مجھ میں کھو گیا
میری نظروں میں ہے اُتم اور وہ سب سے بھلا
۱ و ۲

خواہشیں جو بس میں کر کے سب کو سمجھے ایک سا
مجھ کو اوناشی سرو دیاپک ہے، جو بھی جانتا

اور پھر دُنیا میں جو ہر جیو کا چاہے بھلا
جو نظر آتی نہیں شے اُس کو ہے وہ دیکھتا

جو اچل کوٹستھ سمجھے اور مجھے سمجھے دھرو
مجھ کو پاتا ہے وہی جو مجھ کو پُوجے چار سو
۳ و ۴

جو نراکاری کو پُوجے دکھ اُٹھاتا ہے بڑے
راستہ وہ بھولتا ہے دکھ بھی ملتے ہیں اُسے

نام کی صُورت کی بھی جو آدمی پُوجا کرے
من سے ارپن کرم کر کے مجھ کو اُتم جان کے

ہر کسی کو چھوڑ کر جو یوگ سے پُوجے مجھے
جال سے آواگون کے ایسا انسان ہے پرے
۵ و ۶ و ۷

عقل سے لے کام ارجن اور مجھ سے تو لگا
میری دھن میں جس طرح بھی ہو سکے خود کو مٹا

جان لے پہچان لے پھر خود کو مجھ میں پائیگا
تو سمجھتا ہے اگر یہ کام مشکل ہے بڑا

٨ و ٩

یوگ اور ابھیاس کر تو اِس سے پائیگا مجھے
راستہ آسان ہے دُنیا میں یہ تیرے لیئے

اور یہ ابھیاس بھی ارجن نہ گر تو کر سکے
موڑ کر من کو وشئوں سے یوگ سے تو کام لے

کام کر تو سب کے سب دُنیا میں میرے واسطے
اور یہ ابھیاس بھی مشکل ہے گر تیرے لیئے

١٠ و ١١

کرم کے پھل کی جو خواہش ہے اُسے دل سے مٹا
پھر شرن میں میری آ تو اور مجھی سے لو لگا

مانتا ہوں گیان کو ابھیاس سے اُتم سدا
اور اُتم دھیان سے کرموں کے پھل کا تیاگنا

گیان سے تو دھیان اُتم ہے زمانے میں بڑا
جو بشر کرموں کے پھل سنسار میں ہے چھوڑتا

١٢

سُکھ بھی ملتا ہے اُسے ملتی ہے اُس کو شانتی
وہ ہے اُتم اور گیانی اُس میں میری روشنی

دُور ہے جو دشمنی سے پیار وہ سب سے کرے
جس کو دُکھ سُکھ ہوں برابر شانتی حاصل جسے

اور جو ابھیمان اور ممتا سے رہتا ہے پرے
جسقدر اُسکو ملے سنتشٹ جو اُسمیں رہے

١٣ و ١٤

من کو اپنے بس میں کر کے جو بھی مجھ میں کھو گیا
مجھ کو ہے وہ سب سے پیارا اُسکی اُتم آتما

دُکھ نہ ہو جس سے کسی کو اور نہ ہو خود بھی دُکھی
وہ ہے اُتم اور گیانی سب سے ہو بے لاگ بھی

خوف رنج اور ڈر خوشی کی بھی نہ ہو پروا کوئی
سُکھ کا جس کو سُکھ نہیں پروا نہیں تکلیف کی

آدمی جو اپنے من سے ہر وِشے کو چھوڑ دے
پیار کرتا ہوں میں اُس کو وہ بھی پاتا ہے مجھے

١٦ و ١٥

آدمی جس کو خوشی کی کچھ نہیں ہے بھاؤنا
اپنے من کو خواہشوں سے ہر گھڑی ہے موڑتا

رنج اور نفرت سے جسکا کچھ نہیں ہے واسطہ
جو بھلائی اور بُرائی کو ہے من سے تیاگتا

کرم جسکے بھی ہوں ایسے بھگت ہیں سمجھوں اُسے
پیار کرتا ہوں اُسے میں وہ تو پیارا ہے مجھے

١٧ و

دوستوں اور دشمنوں کو جس نے سمجھا ایک سا
پیار اور نِندا سے جسکا کچھ نہیں ہے واسطہ

سردی گرمی اور دُکھ سُکھ کو ہے یکساں جانتا
شانتی جس کو مِلی سنتشٹ جو ہو کر رہا

جِس کا من چنچل نہ ہو اور اِک جگہ رہتا نہ ہو
اِس طرح کا بھگت ارجن کیوں مجھے پیارا نہ ہو

١٩ و ١٨

اِن اصولوں پر چلے گا سچے دل سے جو کوئی
مجھ کو اوناشی جو سمجھے آتما سنسار کی

وہ ہے اُتم اور گیانی نیک ہے وہ آدمی
میری کرتا ہو جو پوجا جس کو میری لَو لگی

اِس طرح کا بھگت ارجن کیوں مجھے پیارا نہ ہو
کیوں نہ ہو جی جان اور کیوں آنکھ کا تارا نہ ہو

٢٠

اوم تت ست

تیرھواں ادھیائے

چھتر چھیتر گیہ یوگ

جسم اور آتما کا گیان   شلوک ۳۴

جسم کو ہیں چھتر ارجن کچھ بشر سمجھے ہوئے جسم میں ہر جیو کے ارجن سمجھ بس تو مجھے	اور جو رہتا ہے بدن میں جیو کہتے ہیں اُسے جیو بن کر میں بسا ہوں جسم میں اک ایک کے	
	گیان اِن دونوں کا دُنیا میں جسے حاصل ہوا وہ تو گیانی آدمی ہے اُس کی اُتّم آتما	۱ و ۲
جسم کیا ہے؟ دھرم کیا ہے؟ اور ہے سُبھاؤ کیا؟ اِسمیں شکتی ہے جو ارجن وہ بھی دیتا ہُوں بتا	کیا وجہ ہے اِس کی جو ہر کام ہے اُس سے ہُوا ہے کئی پرکار سے رشیوں نے دونوں کو کہا	
	مختلف صُورت سے سب ۔ ویدوں نے ہیں برنن کیے برہم سوتر کے پدوں میں ذکر ہیں اُنکے ہوئے	۳ و ۴

پرتھوی۔ جل۔ وایو۔ اگنی آسماں جب سب ملے
اویکت بھی اور اِس میں پانچوں اِندریوں کے وِشے

بدھی مَن دس اِندریاں ابھیمان بھی اک جا ہوئے
جب دویش اور خواہشیں دکھ سکھ بھی اسمیں مِل گئے

٦ و ٥
جیو کی پھر چیشٹا اور اِن میں دھیرج بھی ملی
یہ سبھی جب مِل گئے تو جسم کی صورت بنی

مان موہ تیجی جتا مت اور نہ کر نِندا کبھی
ہو گورو سیوا کی ہر دم تیرے دل میں لَو لگی

ستّ اور نیکی میں کھو کر گیان کی بن روشنی
آتما کو ہر وِشے سے دور رکھ تو ہر گھڑی

٨ و ٧
زندگی اور موت کیا ہیں؟ دکھ بڑھاپے کے ہیں کیا؟
ہے بُرائی روگ دکھ کا من میں ارجن سوچنا

استری اولاد۔ دھن سے دور رہنا چاہئے
رہ کے تنہائی میں ارجن دھیان میرا ہی رہے

اِنکے دکھ سکھ۔ موہ نفرت کی نہ ہو چنتا تجھے
اور تعلق بھی نہ ہو کچھ تیرا دنیا دار سے

١٠ و ٩
گیان میرا دھیان میرا ہو مجھی سے لَو لگی
مَن کو رکھ تو صاف اُتم من کی چنتا ہے بُری

ہر گھڑی ہو دھیان تجھکو اِیشور کے گیان کا
تتو گیانی کے وِشوں کو سب سے اُتم جاننا

کام کی جو بھاونا ہے پکّے دِل سے ہو سدا
کرم تیرا گیان تیرا ہو نمونہ ہر جگہ

١١
گیان پر اَدھیاتم کے ہر گھڑی تو رکھ نظر
جو بھی اُتم موکش ہے اِس سے ملے گا سربسر

جاننے کے یوگ ارجن گیان دیتا ہوں بتا برہم بھی ہے اور اُتم اور اوناشی سدا	راستہ سیدھا ہے یہ سنسار میں نِروان کا ہاتھ۔ پاؤں۔ کان۔ آنکھیں اُس میں سر منہ جا بجا
ست ہے اور برہم بھی سنسار کو اُس نے رچا وہ انادی اور اُتم سب کو ہے وہ پالتا	۱۳ و ۱۲
اندری اُس کی نہیں ہے گُن سے ملتا ہے پتہ تینوں گُن سے وہ رہت ہے پھر بھی اُنکا بھوگتا	سبکی سُنتا ہے وہ باتیں اور سب کو دیکھتا ہے وہ سب جیوؤں کے اندر اور باہر ہر جگہ
وہ اچر ہے اور چر بھی رُوپ اُس کا سوکھشم دُور بھی ہے پاس بھی ہے اور نہیں آسکے قدم	۱۵ و ۱۴
ذات اُسکی ایک ہے ٹکڑے نہیں ہوتے کبھی زندگی اور موت کا مالک ہے دُنیا میں وہی	اک وہی موجود ہے بس ہر بدن میں ہر گھڑی جوت ہے وہ جوتیوں کی گیان کی ہے روشنی
جاننے کے یوگ ہے مِلتا ہے وہ تو گیان سے جیو ہیں جتنے جہاں کے سب کے دل میں وہ ملے	۱۷ و ۱۶
جسم کیا ہے ؟ گیان کیا ہے ؟ چھتر گیہ سمجھا دیئے یہ پراکرتی بھی اور سب آدمی سنسار کے	گیان اِن کا ہے جسے وہ جیو پاتا ہے مجھے یہ تو دونوں ہیں انادی ہیں نشاں اِنکے بڑے
خواہشیں بھی موہ بھی دُکھ سُکھ سبھی سنسار کا یہ پراکرتی کا بل ہے اور یہ اُسکا سلسلہ	۱۹ و ۱۸

ہیں پراکرتی کے دم سے کرم اور کارن سبھی
اور انساں اس بھرے سنسار میں ہے جو کوئی

اور دکھ سکھ کو جہاں کے بھوگتا ہے آدمی
وہ پراکرتی کے دکھ سکھ بھوگتا ہے ہر گھڑی

اونچی نیچی جونیوں میں اپنے ہی اگیان سے
آتے دن سنسار میں اس کو جنم لینے پڑے

۲۱ و ۲۰

جسم میں رہتے ہوئے یہ آدمی سنسار کا
آدمی کے روپ میں ہے اسطرح پرماتما

کرم کا کرتا بھی وہ ہے اور ہے وہ بھوگتا
جو بھی گیانی بھید یہ سنسار کے ہے جانتا

جس نے مجھ سے لو لگائی وہ کے دنیا میں کبھی
موکش ملتا ہے اسے پھر وہ جنم لیتا نہیں

۲۳ و ۲۲

من میں میرا دھیان کر کے خود میں دیکھے آتما
یوگ سے ہے کرم کے مجھ کو کوئی پہچانتا

سانکھیہ یوگی سانکھ کی شکتی سے ہے یہ دیکھتا
اور کچھ کو دونوں لوگوں کا نہیں بالکل پتہ

وہ تو شردھا پورک اوروں سے ہی سنتے ہوئے
شانتی اور سکھ سے وہ نروان کا پد پا گئے

۲۵ و ۲۴

دیر ارجن جیو ہیں جتنے بھی اس سنسار کے
ایک ہی بس آتما ہے سب کے اندر جو بسے

جسم سے اور چھیتر گیہ سے مل کے سب پیدا ہوئے
اور سب میں ایشور کو جو برابر دیکھ لے

نشٹ ہوتا جسم کا ہے اور امر ہے آتما
آتما کو جانتا ہے وہ تو اوناشی سدا

۲۷ و ۲۶

ایشور کو جس نے سمجھا سب کے اندر ایک سا
جسم ناشی اور اوناشی ہے ارجن آتما

آتمل سے آتما کو پھر نہیں وہ مارتا
کام کرواتی ہے قدرت جس نے یہ بھی پالیا

آتما کرتی نہیں کچھ پاپ پن سے ہے پرے
آتما کو جان لے جو موکش بھی اُس کو ملے
۲۸ و ۲۹

مختلف صورت کے انساں ہے بشر جو دیکھتا
ایسے گیانی آدمی کو برہم دنیا میں ملا

اور یہ سمجھے کہ سب میں ہے وہی پرماتما
ایشور تو ہے امر اور وہ گنوں سے ہے بھرا

کرم وہ کرتا نہیں ہے جسم میں رہتے ہوئے
اِس جہاں کے کرم پھل سے کچھ نہیں مطلب اسے
۳۰ و ۳۱

چھا کے دنیا پر نہیں دوشی یہ جیسے آسماں
ایک سورج جس طرح روشن کرے سارا جہاں

جسم میں یوں آتما دوشی نہیں اے مہرباں
ہے یونہی ہر جیو میں پرماتما کا اک نشاں

جسم میں ہر جیو کے رہتی ہے میری روشنی
ذات اوناشی ہے میری میری شکتی ہے سبھی
۳۲ و ۳۳

آدمی دنیا میں رکھتے ہیں جو آنکھیں گیان کی
وہ پراکرتی کو سمجھیں اور اُسکے بھید بھی

جسم میں اور چھیتر گیہ میں فرق وہ سمجھیں سبھی
کرم کا انجام جانیں اور اُسکی ہر کڑی

جِس کسی کو بھید یہ سنسار میں سارا ملا
اُس کی مکتی ہو گئی اُس کو مِلا پرماتما
۳۴ و ۳۵

اوم تت ست

چودھواں ادھیائے

گُن بھاگ یوگ

شلوک ۲۷

سب سے اُتم گیان کا اُپدیش ہُوں اب دے رہا
اُس کو اِس دُنیا میں پھر نروان کا درجہ مِلا
جس کسی نے دیا ارجن گیان ایسا پا لیا
اور وہ پھر اِس گیان کے بل سے گیا مجھ میں سما

جگ کی رچنا کے سمے بھی وہ جنم لیتا نہیں
اِسکو پرلے میں بھی ارجن دُکھ کوئی ہوتا نہیں
۱ و ۲

میری یُونی ہے یہ قدرت جس سے یہ دُنیا بنی
جیو ہیں جتنے بھی ارجن اِس زمانے کے سبھی
میں نے ڈالے بیج اِس میں اُن سے پھر دُنیا رچی
اُن کو قدرت نے بنایا اُن کو شکتی میں نے دی

میں نے ہی سب بیج ڈالے سب میں میری آتما
سب کا کرتا ہُوں میں پالن ہُوں پِتا پرماتما
۳ و ۴

تجھ کو ارجن تینوں گُن کا بھید دیتا ہُوں بتا
پھر یہ تینوں گُن ہیں لیتے جال میں اپنے پھنسا
اِن گنُوں کو تو پراکرتی نے ہے پیدا کیا
ہے ستوگن اِن میں نِرمل نُور اِس میں گیان کا

اِس میں سُکھ ہے شانتی ہے رُوگ سے بھی ہے بری
شانتی۔ آرام سُکھ انسان کو اِس سے ملے

اور رجوگن آدمی کو ہے وشوں میں کھینچتا
موہ میں اور یہ وشوں میں آدمی کو ہے پھنسا

خواہشیں اٹھتی ہیں اِس سے دُکھ بھی ہوتا ہے بڑا
اور تموگن جیو میں اگیان سے پیدا ہوا

نیند آلس اور سُستی اس سے سب پیدا ہوگئے
دسویں ارجن اسی نے جیو میں پیدا کیئے
۸، ۷

جیو کو بھارت ستوگن سُکھ میں رکھتا ہے سدا
تب تموگن گیان پر ہے اپنا پردہ ڈالتا

اور رجوگن آدمی کو ہے وشوں میں کھینچتا
دونوں گُن جب مٹ گئے تو پھر ستوگن رہ گیا

جب تمو اور ست مٹے تو پھر رجوگن ہی رہے
جب رجو اور ست مٹے تو پھر تموگن ہی پھلے
۱۰، ۹

جب بھی ارجن اندری اور جسم میں انسان کے
جب رجوگن بڑھ گیا تو لوبھ میں انسان پھنسے

گیان کی ہو روشنی تو پھر ستوگن ہی پھلے
کرم کرنے کی بھی خواہش گر کوئی دل سے اُٹھے

کام کرنے میں کہاں ملتی ہے اُس کو شانتی
خواہشوں کے ساتھ بڑھتی ہے بدن کی بیکلی
۱۲، ۱۱

جب تموگن نے لیا انسان پر قبضہ جما
کام میں پھنس کر وہ انسان پھر بھٹکتا ہے سدا

موہ اور اگیان کا پھر اُس پہ پردہ پڑ گیا
اور مرتے وقت ارجن دل تو اُس انسان کا

گر ستوگن میں پھنسا ہو ستّ کی ہے روشنی
زندگی اُس کو ملے گی سب سے اُتم لوک کی
۱۴، ۱۳

جال میں پھنس کر رجوگن جو انساں چل بسا آدمی جو ہر طرح سے ہو تموگن میں پھنسا	کرم سنگی آدمی کے گھر جنم اُس نے لی ایسی حالت میں ہے گر وہ پران اپنے تیا	
	جانور کے جسم میں جاتی ہے اُس کی آتما یا پرندوں میں جنم اُس جیو نے جا کر لیا	۱۵، ۱۶
بس ستوگن سے ہے ملتی گیان کی ہر روشنی اور تموگن سے ملے اگیان، موہ اُس کو سبھی	اور رجوگن سے ہے پھنستا لوبھ میں آدمی جو ستوگن میں مرے بیکنٹھ جاتا ہے وہی	
	جو رجوگن میں پھنسے وہ بیچ میں ہی رہ گئے اور تموگن سے بشر کو لوک بھی نیچا ملے	۱۷، ۱۸
کرم کا کرتا جو انساں ہیں گنوں کو مانتے اِس طرح کے ہیں جو گیانی وہ تو پاتے ہیں مجھے	کرم سے وہ آتما کو دُور ہیں سمجھے ہوئے جس نے تینوں گن ہیں تیاگے دکھ نہ کچھ اُسکو م	
	جال سے آواگون کے ایسا گیانی بچ گیا اُسکو روگوں اور بڑھاپے کی نہیں چنتا ذرا	۱۹، ۲۰
جنگ کے میدان میں ارجن نے بھگوان سے کہا آچرن اُس کا ہے کیسا اور وہ کیوں کر بنا؟	تینوں گن جس نے ہیں لانگھے اُسکی ہے پہچان کیا ایسا انسان ویر ارجن تینوں گن میں جب نہ پھنس	
	موہ میں کھو جائیگا وہ جب بھی اور تیاگے گا نہیں اُن کی پھر خواہش نہ ہوگی پھر نہ چاہے گا اُنہیں	۲۱، ۲۲

تینوں گن کا اور دکھ سکھ کا نہ ہو جس پر اثر
جو برابر سمجھے دکھ سکھ ہے دشوں سے بے خبر

جو یہ سمجھے تینوں گن کو خود لگے ہیں کام پر
خاک سونا غیر اپنے سب کو دیکھے اک نظر

جو بھلائی اور برائی سب کو سمجھے ایک سا
روشنی ہے اسمیں میری آدمی ہے وہ بھلا

٢٤،٢٣

مان اور اپمان۔ دشمن دوست جسکو ایک سے
میری جو اکھنڈ بھگتی سے بسشر سیوا کرے

آدمی جو ہر طرح کا کرم پھل بھی تیاگ دے
تینوں گن سے ہے وہ اتم برہم کی پدوی ملے

اس طرح کا آدمی تو موکش پاتا ہے سدا
روپ ہے سکھ شانتی کا برہم ہے وہ آتما

٢٦،٢٥

برہم کا استھان میں ہوں۔ میں ہوں اوناشی سدا
اس بھرے سنسار میں سکھ سب کو میں ہی دیا

میں ہی اک استھان ہوں سارے سناتن دھرم کا
شانتی دیتا ہوں سب کو سب کا کرتا ہوں بھلا

سب کو سکھ اور شانتی تنہائی بھی مجھ سے ملے
موکش بھی دیتا ہوں اسکو میری جو بھگتی کرے

٢٧

ادم تت ست

پندرہواں ادھیائے

پرشوتم یوگ یا سنسار برکش

شلوک ۲۰

پیڑ پیپل کا ہے ادناشی۔ عجب صورت لئے
جس کو بھی ہے گیان اس کا دید آتے ہیں اُسے
شاخیں نیچے جڑ ہے اوپر وید ہیں پتے بنے
پرورش پا کر گنوں سے ہر طرف پھولے پھلے

اندریوں کے جو دشے ہیں کونپلیں ہیں پیڑ کی
کرم پھل اس پیڑ کی جڑ ہے زمانے میں بنی
۱،۲

بھید کو اور رُوپ کو سمجھا نہ اِس کے آدمی
گیان کی تلوار سے جڑ کاٹ تو اس پیڑ کی
بے خبر ہیں اس کے اوّل اور آخر سے سبھی
اِسطرح سے ڈھونڈ ارجن ایشور کی روشنی

پہنچ کر اُس کی شرن میں اسمیں جانا ہے سما
ہو کشش ملتی ہے آسے پھر سُکھ میں رہنا ہے سدا
۳

جس کو کچھ پروا نہیں ہے مان اور اپمان کی
آتما کے گیان میں سب خواہشیں ہوں مٹ گئی
وہ بچوں سے نہیں اور پیار بیوی سے کوئی
اور دکھ سکھ لابھ ہانی کی نہ ہو پروا کبھی

زندگی میں گرمی سردی سے نہ ہو مطلب جسے
ایسا گیانی مجھکو پائے شانتی اس کو ملے
۴، ۵

چاند-سورج-آگ سے بھی جو نہ روشن ہو سکے
پہنچ جاتے ہیں جو مجھ تک پھر نہیں وہ لوٹتے
میرا اُتم دھام ہے وہ اور ایشور سنسار کے
اِک مجھی کو ویر ارجن تو سناتن جان لے

جال میں پھنس کر وشے کے جیو من اور اندریاں
آدمی کو یہ وشے میں کھینچتے ہیں بے گماں
۶، ۷

اک بدن سے دوسرے میں یوں ہی جاتی آتما
آتما نے جب ٹھکانہ اک بدن میں پا لیا
پھول سے جیسے اُڑا کر بُو کو لے جائے ہوا
اِندر دں کے ہر وشے میں آدمی وہ پھنس گیا

اندریوں کا بس یونہی چلتا ہے چکر بے شمار
اور وشیوں کو بھوگتا ہے آدمی یہ بار بار
۸، ۹

جان اپنی جس گھڑی مُورکھ ہو کوئی دے رہا
جو بھی مُورکھ جیو ہے اس کو نہیں وہ جانتا
اُس گھڑی تینوں گنوں کے ہے وشیوں کو بھوگتا
اور سمادھی یوگ سے جس نے بھی کی ہو چیشٹا

اپنے من میں دیکھتا ہے ایشور کی روشنی
چیشٹا پر بھی نہ پائیں اِسکو مُورکھ آدمی
۱۰، ۱۱

تیج میرا سوریہ میں دے سبھی کو روشنی
روپ دھرتی کا لیا اور اپنے بل سے ہر گھڑی
چاند اور اگنی میں ہے سب جو میرے تیج کی
جیو اِس سنسار کے کرتا ہوں دھارن میں سبھی

چندرماں کے رُوپ میں بس اپنی مایا سے سدا
سب کی کرتا ہوں میں رکھشا اور سب کو پالتا
۱۲، ۱۳

بھیس بشو آتر کا لے کر جسم میں ہوں جیو کے
چار قسموں کے جو بھوجن ہیں پچا میں نے لیئے

پران اور وایو کو لے کر ساتھ اپنے یوگ سے
میں ہی میں ہوں سب کے من میں گیان تو مجھ سے ملے

جاننے کے یوگ ویدوں میں مجھی کو جان تو
جانتا ہوں وید - اور ویدانتی ہوں مان تو
۱۴، ۱۵

اس بھرے سنسار میں ہیں طرح کے آدمی
ایک اوناشی ہے صورت دوسری ناشی

ہیں وہ کشر اور اکشر ابھید کی یوں ہے کڑی
آدمی اتم ہے ان دونوں سے ارجن ہر گھڑی

نام اس کا ایشور ہے وہ ہے اوناشی سدا
تینوں لوکوں میں وہ رہ کر ہے وہ سب کو پالتا
۱۶، ۱۷

ہر طرح کے آدمی سے تو سمجھ اتم مجھے
چھوڑ کر جو سب کو ارجن اک مجھے پہچان لے

وید اور سنسار سارا مجھ کو پرشوتم کہے
مجھ کو جانے شدھ اتم نیک نیت سے بھجے

اس طرح بھگتی سے پھر وہ مجھ میں جاتا ہے سما
سب سے اتم ہے وہ گیانی اس میں میری آتما
۱۸، ۱۹

دیکھ اے ارجن جو میں نے گیان ہے تجھ کو دیا
میرا سچا بھگت ہے تو اس لئے تجھ سے کہا

سب سے اتم گیان تھا وہ اور پوشیدہ بڑا
موکش پائیگا تو ایسے اس میں ہے تیرا بھلا

جان لے گا اس کو جو بھی وہ ہے گیانی آدمی
ہر طرح سے ہے وہ اتم اس میں میری روشنی
۲۰

اوم تت ست

سولہواں ادھیائے

دیوا سُر سمپتی بھاگ جوگ

شلوک ۲۴

نیک، اُتم اور نڈر ہو چھل کپٹ کو چھوڑ دے
ہو وہ یوگی اور گیانی نشٹھا دانی بھی بنے

ویدگیہ کا وہ دھنی ہو اندریاں بس میں کرے
ہو آہنسا تیاگ ست اور کرودھ سے بچا رہے

چغلیاں اور لوبھ چھوڑے من میں رکھے شانتی
اُس کا من کومل بنے گا جو یہ چھوڑے گا سبھی

۲،۱

تیج بھی ہو اور چھما بھی دھیرتا من میں لیئے
ہو نہ نفرت شُدھتا ہو اور نہ شیخی میں رہے

جو نشاں ہیں دیوی[۱] سمپت کے وہ سب دھارن کرے
ہو نہ جھوٹا مان دل میں بیوقوفی چھوڑ دے

صاف دل ہو اور نرمل روشنی ہو گیان کی
دُور ہو اگیان سے وہ اور شول سے ہر گھڑی

۴،۳

[۱] چھبیس(۲۶) دیوی سمپتیاں ہوتی ہیں۔

جس میں دیوی کی ہو شکتی موکش پاتا ہے وہی تجھ میں دیوی کی ہے شکتی فکر تجھ کو کیوں ہوئی؟	ناستک کو کرم دنیا کے جکڑتے ہیں سبھی دو طرح کے جیو سے یہ میں نے دنیا ہے رچی	
	ایک تو دیوی ہیں ارجن ناستک ہیں دوسرے ناستک کے بھید بھی اب میں بتاتا ہوں تجھے	٦، ٥
ناستک بدھی ہے جن کی وہ نہ سمجھیں گے کبھی شدھتا اور ست کو سمجھیں نہ باتیں گیان کی	ان میں کرنے اور نہ کرنے کی نہیں روشنی ایشور کی ذات کو ماننے نہ ان میں سے کوئی	
	مرد اور عورت کے ملنے سے بنا ہے یہ جہاں ایشور کی ذات مانیں اور نہ وہ اسکا نشاں	٨، ٧
کام بھی ان کے برے ہیں نیچ ہیں وہ آدمی ہیں زمانے بھر کے دشمن عادتیں ان کی بری	نیچتا اگیان میں ان سے برائی یہ ہوئی ناستک کی خواہشیں ارجن نہ ہوں پوری کبھی	
	چھل کپٹ اور لوبھ سے ہر کام ہے ان کا بھرا وید نے جس کام سے روکا انہوں نے وہ کیا	١٠، ٩
ایسی چنتا میں پھنسے ہیں عمر بھر جو ساتھ دے زندگی میں ہر وشے کو بھوگنے کے واسطے	وہ سمجھتے ہیں وشوں کو کام اتم اور بھلے کام میں اور کرودھ میں آشا کے روپی بن گئے	
	دھن برے کاموں سے کرتے ہیں اکٹھا وہ سدا زندگی سمجھیں وشے کو اس میں سمجھیں وہ بھلا	١٢، ١١

ناستک کی عمر گزرے فکر اور غم میں سدا
یہ بھی میرا وہ بھی میرا مجھ کو سب کچھ مل گیا

یہ تو میں نے پا لیا ہے اور وہ بھی پاؤنگا
آج اِس دشمن کو مارا کل ہے اُسکو مارنا

میں ہوں مالک بھوگتا ہوں بھوگ سب سنسار کے
میں ہوں یودھا اور اُتم کام سب میں نے کیئے
١٤،١٣

کسقدر دھن وان ہوں میں کتنا اونچا کل مِلا
عیش میں بھوگوں گا سارا جو بھی ہے سنسار کا

یگیہ کروں گا۔ دان دونگا۔ کون ہے مجھ سے بڑا
اِن خیالوں نے اُسے رستے سے اپنے کھو دیا

یہ دشوں میں پھنس کے اپنی کھو چکا ہے زندگی
نرک میں جائے گا سیدھا اِسطرح کا آدمی
١٦،١٥

شان یہ اپنی جتائے مان بھولے اور کا
دید یگیہ ہر کام اِسکا چھل کپٹ سے ہے بھرا

دھن کے چکر میں پھنسا ہے مد کا اُسکو نشہ
کام میں اور کرودھ اور اہنکار میں یہ کھو گیا

اپنے اور غیروں کو یہ انساں نہیں پہچانتا
ایشور کی ذات کو نفرت سے ہے وہ دیکھتا
١٨،١٧

مجھ سے کرتا ہے جو نفرت اور نہیں سمجھا مجھے
نیچ کرموں کی بدولت یہ جنم اُس کو ملے

جانور کے روپ میں اُس نے جنم لاکھوں لیئے
زندگی کا ہے جو مقصد بھول بیٹھا ہے اُسے

نیچ کرموں سے تو مجھکو وہ نہ پائے گا کبھی
بھوگتا ہے اِس سے نیچی جونیاں سنسار کی
٢٠،١٩

ترک کے ہیں تین حصے وہ بھی دیتا ہوں بنا آدمی کے ہیں یہ دشمن چھوڑنا ان کا بھلا		کام پہلا کرودھ دوجا لوبھ ان میں تیسرا تینوں اوگن جو کوئی ہے من سے اپنے تیاگتا
	ہر طرح سے وہ زمانے میں ہے اتم آدمی، چین سکھ سے پھر اسے نروان کی پدوی ملی	۲۱، ۲۲
شاستر کو چھوڑ کر جو کام من مانے کرے سکھ نہیں پاتا کبھی وہ دور ہے نروان سے		اسطرح کے آدمی کو کسطرح سدھی ملے سوچ ارجن اس گھڑی کیا تجھ کو کرنا چاہیے
	دھرم کے انقول اب کام تیرے ہوں سبھی ہو نمونہ کل جہاں کو تیری ساری زندگی	۲۳، ۲۴

اوم تت ست

سترھواں ادھیائے

شردھاتریہ یوگ

شلوک ۲۸

شاستر کے اُلٹ جو بھی یگیہ شردھا سے کرے
جیو ہیں جسم والے اس بھر سنسار کے
اُسکی یہ شردھا ہے کیسی؟ اُسمیں گن ہیں کونسے
شردھا اور سوبھاؤ سے ہیں تین حصوں میں بٹے
ساتوکی ہیں راجسی ہیں تیسرے ہیں تامسی
میں بتاتا ہوں کیسے ہیں یہ تینوں آدمی؟ ۲،۱

جسم والے جیو ہیں جتنے بھی اس سنسار کے
جو ستوگن آدمی ہیں آتما من میں لیئے
جسطرح کا دل ہے اُن کا ویسی شردھا بھی بنے
وہ ستوگن دیوتوں کو رات دن ہیں پوجتے
راکشس کو ہے رجوگن جیو اپناتا سدا
جو پریت اور بھوت پوجے وہ تموگن آتما ۴،۳

*

جو ہیں کپٹی اور گھمنڈی بھوگتے ہیں وہ دُشٹ جسم کو وہ اِسطرح کمزور ہیں کر ڈالتے		شاستر سے ہو کے اُلٹے گھور تپ کے زور سے سب سے اُتّم رُوپ میرا اُنکے اندر جو بسے
	اُسکو ہیں دُربل بناتے دُکھ بھی دیتے ہیں بڑا ایسے انسانوں کی ارجن ہے تموگُن آتما	۶،۵
تین قسموں کے جو بھوجن سب کو لگتے ہیں بھلے ذکر کرتا ہوں میں سب کا غور کر تو دھیان دے		اِسطرح اودیا سناتپ دان ہیں سب سے بڑے عمر ہمت سُکھ خوشی صحت تجھے اُن سے ملے
	جتنے بھوجن ہیں رسیلے اور چکنے وہ سبھی ست گُنی لوگوں کی وہ جی جان ہیں اور زندگی	۸،۷
خوب ہی نمکین کڑوا اور رُوکھا چٹ پٹا ایسے بھوجن کو جو چاہے وہ رجوگُن آتما		ایسا بھوجن رنج۔ دُکھ اور روگ دیتا ہے بڑھا اور جو کھانا بے مزا ہو جھوٹا باسی اور سڑا
	آدمی ناپاک ہیں جتنے بھی اِس سنسار کے ہیں تموگُن آتما کے اِسکو کھائیں پریم سے	۱۰،۹
یگیہ کرنا دھرم ہے اور کرم بھی انسان کا یگیہ ایسا ساتوِک ہے بھید یہ بھی دُوں بتا		پھل کی آشا کے علاوہ یگیہ ہے جو بھی ہوا جو دکھاوے اور پھل کے واسطے ہو یگیہ کیا
	مان اور عزت کی خاطر آدمی جو یگیہ کرے وہ رجوگن یگیہ سے اپنا سدا دامن بھرے	۱۲،۱۱

شاستر کے اُلٹ اِنسان نے کیا گر یگیہ بھی — دان بھوجن ہو نہ جس میں وید منتر ہو کوئی
وہ تموگُن یگیہ ہے ایسا کرے گر آدمی — گیانیوں کی دیوتوں کی یا گورو پُوجا ہو کی

شُدھ بھی ہو نیک بھی ہو برہمچاری بھی رہے
اِسطرح ہوتا ہے ارجن جسم کا تپ جو کرے
۱۴،۱۳

ویدکا ابھیاس کرکے سچ بولے پیار سے — دِل نہ اُس کا رنج مانے درد سب کا بانٹ لے
اِسطرح سے آدمی ہے اپنا واچک تپ کرے — دل میں اُس کے شانتی ہوا ور وہ خوش خوش رہے

اپنے دل کو بس میں کرکے مون ہوا پنا لیا
چھل کپٹ بھی چھوڑ دے تو مانسک تپ ہو گیا
۱۶،۱۵

اپنے من سے جو پھلوں کی خواہشوں کو تیاگ دے — سچے دل سے اور شردھا سے جو تینوں تپ کرے
اِسطرح کے تپ تو ارجن ستگنی کہلائینگے — ایسے تپ تو راجسی ہیں، ہوں جو عزّت کیلئے

ایسے تپ سے ہے بھلا اِنسان کو کیا فائدہ ؟
اپنی پُوجا اور دکھاوے کی جو خاطر ہو کیا
۱۸،۱۷

تپ میں مُورکھ پن سے اپنی آتما کو دُکھ جو دے — کشٹ جو اور ں کو دے اور ناش بھی اُن کا کرے
ایسا تپ تو تامسی ہے ویر ارجن جان لے — دان ہو جو دھرم اور کرتبہ پالن کے لئے

نیک کو اچھے سمے جو دیش اُتّم میں دیا،
ساتوک ہے دان وہ جو اِسطرح سے ہو گیا
۱۹،۲۰

ؐ

دان جو بدلے میں خواہش اور بھلائی کے دیا — ہو دُکھی دل سے دیا یا پھل کی خواہش میں گیا
دان ایسا راجسی ہے سب نے ہے ایسا کہا — جو نرتم ویش اور دن۔ دان نیچوں کو ملا

۲۱، ۲۲
وہ نرادر سے دیا ہو یا وہ ترسا کر اُسے
تامسی ہے دان ایسا ہر گیانی یوں کہے

"اوم تت ست" نام ہے پرماتما کا جان لے — ہیں برہمن۔ وید، یگیہ اس نام سے پیدا ہوئے
ہیں جو گیانی وید کے اور شاستر کو جانتے — یگیہ تپ اور دان وہ کرتے ہیں ارجن جس لیے

۲۳، ۲۴
پاک دل سے نیک انسانوں کی ارجن آتما
پریم اور شردھا سے پہلے "اوم" کہتی ہے سدا

جو کوئی نر دان چاہے اور نہ چاہے پھل کوئی — دان، تپ اور یگیہ سے پہلے "تت" کہے گر آدمی
آتما سادھو کی ہو یا نیک جس کی زندگی — یا ہو ایسے آدمی کی جس کو میری لو لگی،

۲۵، ۲۶
وہ کہے گی "ست" پہلے سب کا چاہے گی بھلا
نیک کاموں اور شادی سے بھی پہلے "ست" کہا

نیک کاموں۔ دان، یگیہ اور تپ کو سب نے "ست" کہا — یگیہ جو بھی انگ ہینا گُن رہت ہو رہ گیا
"اوم تت ست" جب کہا تو یگیہ وہ پورا ہوا — یہ تو اتم شبد ہیں ان کا مہاتم ہے۔ بڑا،

۲۷، ۲۸
یگیہ تپ اور دانِ بن شردھا کرے جو آدمی
دونوں دنیاؤں میں اُسکا پھل نہیں ملتا کبھی

❖

ادم تت ست

اٹھارواں ادھیائے

سنیاس یوگ (سنیاس اور تیاگ کا بھید)

شلوک ۷۸

اے مہا باہو بہادر دیوتوں کے دیوتا آپ ہی سمجھائیں مجھکو بھید ان میں ہے تو کیا؟	تیاگ اور سنیاس کا ہر راز دیں مجھکو بتا آدمی میں کرم ہو جب خواہشوں کا گھر بنا	
	وہ وشے کو چھوڑ دے سنیاس کہتے ہیں اسے تیاگ اُس کا نام ہے جو کرم کا پھل چھوڑ دے	۲،۱
چھوڑنا کرموں کا اُتّم۔ گیانیوں نے ہے کہا کچھ تو یہ کہتے ہیں کیجے دان تپ اور یگیہ سدا	دُشمنی اور راگ کا بھی چھوڑ دینا ہے بھلا میرے ارجن شُدھ ہے تو شُدھ کل کی آتما	
	تیاگ کا جو بھید ہے وہ بھی بتاتا ہوں تجھے تینوں حِصّے غور سے سُن ہیں یہ ارجن تیاگ کے	۴،۳
یگیہ تپ اور دان کا کرنا ضروری ہے سدا یگیہ تپ اور دان بھی جس آدمی نے ہو کیا	یگیہ تپ اور دان سے ہی پاک ہے گیانی بنا کرم پھل کی ہو نہ خواہش اُس کے من میں ذرا بھی	
	سب سے اُتّم ہے نصیحت میری یہ ارجن تجھے کرم کے پھل کی تو خواہش اپنے من سے تیاگ دے	۶،۵

نتیہ کرموں کو جو چھوڑے آدمی ہے وہ بُرا
کرم کو جو چھوڑتا ہے دیکھ کر دُکھ بھاگتا
تامسی ہے تیاگ ایسا جس کسی نے ہو کیا
کرم سے ہی جسم کا دُکھ جو سمجھتا ہے سدا

ایسے کرموں کو جو چھوڑے تیاگ اُس کا راجسی
اور ایسے تیاگ کا بھی پھل نہیں ملتا کوئی
۸،۷

روز کے کاموں کا کرنا ہے بشر کو لازمی
کرم ایسا ساتوک ہے اِس میں اُسکی بہتری
پھل کی آشا چھوڑ کر جو کرم کرتا ہے کوئی
اِسطرح گیانی ہے بنتا اور انساں ست گنی

دُکھ سے کرموں کے نہ بھاگے کرم سب کے سب کرے
اچھے کرموں کی خُوشی سے خوش نہ ہو ایسا بنے
۱۰،۹

جسم والے کرم چھوڑیں یہ تو ہے مشکل بڑا
تین قسمیں کرم پھل کی دیر ارجن سُن ذرا
کرم کا پھل چھوڑدے جو وہ تیاگی آتما
پاپ پُن کی اور اِن دونوں کے پھل کی سُن کتھا

بھوگتے ہیں کرم کے پھل مر کے دنیا میں سبھی
اور جو سنیاس لے لیں وہ نہ بھوگیں گے یہ کبھی
۱۲،۱۱

سارے کرموں کے ہیں ارجن پانچ ہی کارن بنے
جسم پہلا دوجا کرتا اندریاں من ساتھ لے
سانکھیہ کے جو شاستر میں ہیں بتاتا ہوں تجھے
ساری ہی وایو اندریاں اور پران بھی پھر جو کے

جو بھی جسکا کام ہے وہ کرتا ہے وہی
اور اِنہی پانچوں سے ہوتے کرم ہیں ارجن سبھی
۱۴،۱۳

جسم من ۔ بانی سے ہوں جو کام اچھے یا بُرے
پانچوں کارن کی وجہ سے کام سب کے سب ہوئے

اُن دُکے ہیں وہ پانچ کارن میں نے جو پہلے کہے
یہ سمجھنے پر بھی مُورکھ آدمی سنسار کے

کام کی کرتا سمجھتے ہیں وہ اپنی آتما
اپنی کم عقلی سے ارجن وہ نہیں واقف ذرا
۱۵، ۱۶

کرم کا کرتا نہ جانے خود کو گیانی آدمی
مارنے پر جیو کے اُس کو نہ بندھن ہو کوئی

عقل جس کی کرم میں لگتی نہ ہو دم بھر کبھی
ہیں ۔ پرّی ۔ گیاتا ۔ گیئے یہ تین شاخیں کرم کی

کرم ۔ کرتا ۔ اور من بھی کرم سے ہیں سب بنے
پھر انہی تینوں سے سارے کام دنیا کے ہوئے
۱۷، ۱۸

ست رجو گن اور تمو گن سانکھ میں ہیں جو کہے
تین قسمیں ہیں جو اِسکی ہیں ہموں سمجھاتا تجھے

گیان کرتا کرم بھی ہیں اِن گنوں کے بھید سے
ساتوک کے گیان سے ارجن بشر سنسار کے

ہر کسی میں دیکھتے ہیں اِک وُہی پرماتما
سب کے من میں نُور اُس کا سب میں اُسکی آتما
۱۹ / ۲۰

گیان ایسا راجسی ہے شاستر میں بھی لکھا
سب کے من میں ایک ہو کر بھی دکھائی دے جدا

مختلف جیوؤں کے اندر ہے جو ارجن آتما
جسم کو جس علم سے ہے آتما سمجھا ہوا

گیان وہ نرمُول ہے جو ہو رتی میں اِلشود
تامسی ہے گیان اُس کا جس کی ہے ایسی نظر
۲۱ / ۲۲

کرم ہوں جو نت نیم سے خواہشوں سے بھی پرے پھل کی آشا مِٹ گئی تو ساتوک وہ بن گئے	بھید بھاؤ سے جو ہٹ کر کام اِنساں نے کیئے کرم پھل کی خواہشوں میں کرم جتنے بھی ہوئے	
	کشٹ اور ابھیمان سے جو کرم انساں نے کیا اِیسے کرموں کا تو ارجن راجسی پھل پائے گا	۲۴ ، ۲۳
کرم کے انجام کو پہلے نہیں جو سوچتا تامسی ہیں کرم یہ ارجن کبھی سوچا ذرا	کتنے دھن کا ناش ہوگا دکھ کسی کو ہوگا کیا ؟ رنج اور غم کو نہ سمجھے مان میں جو ایک سا	
	صبر۔ دھیرج ۔گیان شدھی ہو جو دامن میں لیئے ساتوک ہیں کرم ایسے آدمی نے جو کیئے	۲۶ ، ۲۵
کرم کے پھل کی ہے خواہش پریم کرموں سے جسے راجسی ہیں کرم اور آدھین ہے وہ شوک کے	لالچی ہے اور کو دکھ دے کے دِل جو خوش کرے بالکوں جیسی ہے بدھی کرم ہیں جو من نہ دے	
	اِیسا کپٹی دشٹ جس کو شوک بھی ہو مان بھی ہیر اپھیری بھی کرے جو کرم اُس کا تامسی	۲۸ ، ۲۷
بُدھی اور دھیرج کے گُن سے تین حصے ہیں کیئے کرم اور سنیاس مارگ کو جو بدھی جان لے	من لگا کر سن وہ تینوں میں بتاتا ہوں تجھے کام ہیں کرنے نہ کرنے یوگ انہیں کون سے؟	
	جو ابھے اور خوف سمجھے موکش کا کارن تمام ساتوک ہے عقل اُس کی جسکے بھی اِیسے ہیں کام	۳۰ ، ۲۹

دھرم کو اور پاپ کو سمجھے نہ بدھی جو کوئی
جو بھلائی اور برائی کو نہ سمجھے تامسی

جس کو کرنے یوگ کرموں کا نہیں ہے گیان بھی
گیان سے جو دور ہے وہ عقل ہے بھٹکی ہوئی

دھرم کو جو پاپ سمجھے نیچتا کو دھرم جو
تامسی ہے عقل چاہے جو بھی ایسے کام کو

٣١ ، ٣٢

یوگ کے انوساہ سے جو نیک کرموں کا دھنی
وہ ستوگن جیو ہے بس اُس میں میری روشنی

اندریاں من پران بس میں جو بھی کرے آدمی
کرم پھل کے واسطے گر جیونے کوشش بھی کی

اپنی محنت اور کوشش کا جو چاہے یوں صلہ
راجسی ہے اُس کا دھیرج پھل میں ہے وہ کھو چکا

٣٣ ، ٣٤

ایسی دھیرج نیند خوف اور شوک موہ جو چھوڑتی
جس میں باتیں ہوں یہ ساری ایسی دھیرج تامسی

اور دشنوں کے جال میں جس سے پھنسے یہ آدمی
تین قسمیں ہیں جو سکھ کی اُن کی مہما ہے بڑی

ان کا جو ابھیاس کرے سکھ میں رہتا ہے سدا
شانتی ملتی ہے اُس کو دکھ نہیں ہوتا ذرا

٣٥ ، ٣٦

وِش کی صورت میں جو پہلے سکھ نظر آئے کوئی
شدھ بدھی سے ستوگن سکھ کو پائے آدمی

اُس کا آخر میں نتیجہ ہے سدا سکھ شانتی
اِندریوں کے ہے وشے میں ایک میٹھی چاشنی

پہلے سکھ اور بعد میں دکھ اِس سے ہوتے ہیں بڑے
ایسے سکھ تو راجسی ہیں حد سے بڑھ کر ہیں بُرے

٣٧ ، ٣٨

آتما کو سکھ جو ہر دم موہ میں ہے کھینچتا
اِس طرح کے سُکھ کو ارجن تامسی سُکھ جانتا
نیند سستی اور جہالت سے وہ سب پیدا ہوا
سُرگ یا دنیا میں کوئی ہو بشر یا دیوتا

سب رجوگن یا تموگن کے ہیں چکر میں پھنسے
گُن تو سب کے سب پراکرتی نے ہیں پیدا کیئے
۴۰ ، ۳۹

تینوں گُن کی وجہ سے قدرت نے جو پیدا کیئے
کام دنیا میں الگ ہیں اِن میں سے ہر ایک کے
ویش چھتری یا برہمن یا وہ شودر ہوں بنے
بس میں کرے اندریاں جو من بھی قابو میں کرے

کرم۔ بھگتی۔ شدھتا ہو اور انبھو گیان بھی
یہ برہمن کے نشاں ہیں وہ ہے اُتم آدمی
۴۲ ، ۴۱

ویرتا دھیرج ہو جس میں یدّھ کا بھی ہو دھنی
یہ نشاں ہیں چھتّری کے کام اِن کے ہیں یہی
عقل اور پھرتی بھی ہو پھر راج اور خیرات بھی
کام ہو بیوپار کھیتی یا مویشی کا کوئی

کام یہ تو ویش کے ہیں اور شودر کے لیئے
ویش چھتّری اور برہمن سب کی سیوا کرے
۴۴ ، ۴۳

کرم جس کے نیک ہیں نِروان تو اُس کو ملے
یہ زمیں یہ آسماں یہ جیو سب سنسار کے
نیک کرموں سے ملے نِروان کیسے سن اسے؟
اُس پتا پرماتما کی ہیں یہ تخلیق سے بنے

نیک کرموں شدّھ دل سے اُس کو پوجے جو کوئی
شدّھتا اور موکش پائے گا وہ گیانی آدمی
۴۶ ، ۴۵

ہین اور بے گُن ہو اپنا دھرم چاہے اور سے
کرم جو کرتا ہے اچھے پاپ سے ہے وہ پرے

سب سے اچھا ہے اگرچہ تو عمل اُس پر کرے
دوش اپنے کرم میں ہو وہ نہ ارجن چھوڑیے

آگ میں جیسے دھواں یوں دوش ہے ہر کام میں
من وچن سے کام کر تو شانتی کے گام میں

۴۸ ، ۴۷

عقل پر جو پا کے قابو من کو اپنے جیت لے
ایسے ہی گُن وان کو سنسار میں سدھی ملے

کرم اور خواہش بھی جس نے اپنے بس میں ہوں کیے
پا کے سدھی کس طرح ملتا ہے پھر بھگوان سے

ویر ارجن اس کتھا اور بھید کی ساری کڑی
میں بتاتا ہوں تجھے یہ راہ بھی ہے موکش کی

۵۰ ، ۴۹

ست گنی ہو جس کی بدھی دل ہو دھیرج سے بھرا
روگ کو اور دشمنی کو اپنے من سے دے بھلا

رُوپ ، رس اور شبد کرموں سے نہ ہو واقف ذرا
رہ کے وہ ایکانت میں پھر اپنا کھانا دے گھٹا

بانیوں کو بس میں کرے اور من کو دھیان میں
یوگ کے ابھیاس سے بیراگ پھر اُس کو ملے

۵۲ ، ۵۱

چھوڑ دے ابھیمان خواہش اور دشنے کو جو کوئی
مجھ میں کھو کر خود کو بھولے برہم پاتا ہے وُہی

لوبھ ، موہ ۔ غصہ خوشی ہوں جس نے بنا گئے یہ سبھی
برہم کی خوشیوں میں جس نے سب کی چنتا چھوڑ دی

موہ خواہش چھوڑ کر جو سب کو سمجھے ایک سا
سب سے اُتم بھگت میرا پھر وہی انسان بنا

۵۴ ، ۵۳

گیان اور بھگتی سے میری اُس کو ملتی ہے خوشی
جان کر وہ روپ میرا مل گیا مجھ میں سبھی !

کیا ہوں اور میں کون ہوں یہ بھید وہ جانے سبھی
یوں شرن میں آکے میری پوجتا ہے جو کوئی

کرم اُس کے سب سے اُتم اُس سے خوش ہوں میں سدا
پد جو اوناشی ہے ارجن وہ اُسے بھی پائے گا

۵۵ ، ۵۶

من سے کر دے میرے ارپن کرم اپنے تو سبھی
ایک مجھ سے لو لگا تو گیان کی لے روشنی

جان مجھ کو ایشور اِس میں ہے تیری بہتری
مجھ میں جب کھو جائے گا تو دکھ نہ پائے گا کوئی

مان میں کھو کر نہ مانے گا اگر میرا کہا
ایک دن برباد ہو کر خود بخود پچھتائے گا

۵۷ ، ۵۸

موہ اور ابھیمان میں پھنس کر ہے گر یہ ٹھان لی
تو نہ کوروں سے لڑا تو بھول ہو گی یہ بڑی

جب رجو گُن میں پھنسے گا تب کرے گا جنگ بھی
تو ہے چھتری ویر ارجن دھرم تیرا ہے یہی

یدھ تو کرنا پڑے گا یہ نہیں تو جانتا
اپنے مورکھ پن سے کیوں تو یدھ سے ہے بھاگتا

۵۹ ، ۶۰

سب میں وہ پرماتما ہے جگ یہ سنسار کا
اپنی مایا سے دیا ہر جیو کو اُس میں گھما

اُس کے دم سے چل رہا ہے اُس کو ہے سارا پتہ
ایشور کی تو شرن لے اِس میں ہے تیرا بھلا

ہر طرح کا سُکھ کبھی دے گا اور وہ تجھ کو شانتی
اور اوناشی ملے گا پھر تجھے استھان بھی

۶۱ ، ۶۲

گپت جو بھی گیان تھا ارجن تجھے سمجھا دیا
سوچ کر وہ کام کر تو جس میں ہو تیرا بھلا
گپت اُتّم راز سے جو وہ دیے تجھ کو بتا
دوست تو ہے بھگت بھی ہے اس لئے تجھ سے کہا

باتیں ہیں مطلب کی تیرے اور ہیں سب کام کی
ان میں تیری بہتری ہے ان میں ہے سکھ شانتی

۶۳ ، ۶۴

میری بھگتی میں تو کھو جا اور مجھ سے لو لگا
میرا ہی سنمان کر تو مجھ میں جائے گا سما
مجھ کو تجھ سے پیار ہے ارجن وچن یہ بول دیا
تیاگ کر دھرموں کو سارے تو شرن میں میری آ

توڑ دوں گا میں جہاں میں تیرے پاپوں کی کڑی
سوچ میں کیوں پڑ گیا؟ اب فکر ہے کس بات کی؟

۶۵ ، ۶۶

گیان جو تجھ کو دیا ہے یہ ہے اُس کے واسطے
ہو تپسوی بھگت میرا۔ میری جو سیوا کرے
میری پُوجا بھی کرے جو تجھ پہ سب کچھ چھوڑ دے
سب سے اُتّم بھگت ہے ــ یہ گیان جو میں نے دیئے

میرے بھگتوں سے کہے وہ جس طرح میں نے کہا
بھگت جو ایسا کرے گا مجھ میں جائے گا سما

۶۷ ، ۶۸

میری اِس گیتا کا جو سنسار میں اپدیش دے
کرم کرتا ہے وہ میرے جو بھی ہیں سنسار کے
سب سے اُتّم بھگت ہے وہ میرے من میں وہ بسے
وہ تو ہے جی جان میری سب سے پیارا ہے مجھے

میری تیری اِس کتھا کو اب پڑھے گا جو کوئی
گیان سے اور یگہ سے پُوجے گا ایسا آدمی

۶۹ ، ۷۰

دشمنی کو چھوڑ کر شردھا سے جو گیتا سُنے
شُدھ ہردے سے جو اُتم بگیہ ہوں گے کر رہے

موکش پاکر پھر وہ اُتم گیانیوں سے جا ملے
اب ذرا ارجن بتا اُپدیش جو ہیں نے دیئے

غور سے اُن کو سُنا ہے یا نہیں سچ سچ بتا
وہم تیرے دل میں اب بھی ہے کوئی کیا رہ گیا؟ ۷۱ ، ۷۲

تب کہا ارجن نے خوش ہو کر پتا پر ماتما
مٹ گئے سب وسوسے اور دل بھی ہے روشن ہوا

بھرم موہ سب مٹ گئے ہیں گیان اب مجھکو ملا
میں کروں گا اُس طرح سے آپ نے جیسے کہا

رونگٹے اُتم کتھا سے ہو گئے میرے کھڑے
پھر کہا سنجے نے راجہ سے یہ سنیئے غور سے ۷۳ ، ۷۴

ایسی اُتم شُدھ بانی کو سُنا جو اور کہا
مُکھ سے میں نے کرشن جی کے گیان یہ سارا سُنا

ویاس جی کی یہ دیا تھی اُن کا تھا سب آسرا
گیان ارجن کرشن کا ہے یاد مجھکو آ رہا

جس سے اے ارجن خوشی ہوتی ہے مجھکو بے شمار
میرے من اور آتما خوش ہو گئے بے اختیار ۷۵ ، ۷۶

وشوروپی شُدھ صورت یاد آتی ہے مجھے
ہے تعجب مجھ کو راجن اور خوشی بھی دیکھئے

اُس کی امرت بانیاں اُپدیش پیارے جو سُنے
جس طرف یوگیشور بھگوان ہوں یہ دل کہے

اور پھر ارجن دھنش دھاری بھی ہو جائے جدھر
پھر وجے اور لکشمی انصاف کیوں نہ ہوں ادھر ۷۷ ، ۷۸

اوم تت ست „